557
ہفت روزہ
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

ایک مہلک بیماری

اللہ تعالی نے فیصلہ فرمادیا ہے:
وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
جو بھی اپنے نفس کے حرص سے بچالیا گیا پس وہی کامیاب ہے......

اللہ تعالی حفاظت فرمائے آج ہم مسلمانوں میں "شح" کی بیماری بہت عام ہے......

اسی بیماری کی وجہ سے مسلمان جہاد سے دور ہیں...... اسی بیماری کی وجہ سے بازار آباد اور مساجد ویران ہیں...... اسی بیماری کی وجہ سے چوری، ڈاکہ اور خیانت عام ہے...... اسی بیماری کی وجہ سے بدکاری، بے حیائی اور فحاشی کا ہر طرف طوفان ہے...... آیئے دعاء مانگتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ"

یا اللہ! مجھے اپنے نفس کی لالچ اور حرص سے بچا لیجئے اور مجھے کامیاب فرمادیجئے......

"شح" کا مطلب

قرآن مجید میں دو جگہ فرمایا گیا کہ...... جو اپنے نفس کے "شح" سے بچا لیا جائے گا وہی کامیاب ہے...... معلوم ہوا کہ...... ہر آدمی کے نفس میں "شح" کی بیماری موجود ہوتی ہے...... اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس بیماری سے پاک ہونا ممکن ہے...... اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسے اللہ تعالی اس بیماری سے مکمل شفاء عطا فرمادے وہ دنیا میں بھی کامیاب ہے...... اور آخرت میں بھی...... اور یہ بھی معلوم ہوا کہ "شح" کی بیماری جب تک ہمارے اندر رہے گی ہم کامیابی سے دور دور رہیں گے......

"شح" کا معنی ہے...... البخل مع الحرص......
یعنی کنجوسی اور لالچ دونوں جمع ہو جائیں تو یہ "شح" کہلاتا ہے...... "شح" کسے کہتے ہیں...... اُمت کے فقیہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سمجھاتے ہیں......

انما الشح ان تطمع عین الرجل الی ما لیس له

"شح" کا مطلب ہے انسان اُن چیزوں کی خواہش کرے جو اُس کے لئے نہیں ہیں......

ایک بزرگ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا...... حضرت! شادی سے پہلے جب صرف منگنی اور نسبت طے ہوئی تھی تو مجھے اپنی ہونے والی بیوی...... دنیا کی ساری عورتوں سے زیادہ حسین اور پسندیدہ لگتی تھی...... مگر اب شادی کے کچھ عرصہ بعد ہر دوسری عورت مجھے اپنی بیوی سے زیادہ حسین اور مرغوب لگتی ہے...... اور میرا نفس ان کی طرف اپنی بیوی سے زیادہ مائل ہوتا ہے...... بزرگ نے فرمایا! ایک بات کہتا ہوں ناراض نہ ہونا...... اگر دنیا کی تمام خوبصورت عورتیں تمہیں دے دی جائیں اور تم ان سے نکاح اور رخصتی کرلو تو پھر تمہیں کسی گندی نالی کے پاس لیٹی ہوئی "کتیا" جو خود گندگی سے لتھڑی ہوئی ہوگی...... وہ تمہیں ان تمام عورتوں سے زیادہ مرغوب لگے گی...... وہ آدمی حیران ہوا اور کہنے لگا...... حضرت یہ کیسے؟ ایک گندی "کتیا" بھی مجھے مرغوب لگے گی؟ بزرگ نے فرمایا جی ہاں! کیونکہ آپ کے اندر ایک بیماری ہے اور وہ ہے "شح نفس"، یعنی نفس کی لالچ اور حرص...... یہ بیماری ایسی ہے کہ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا...... اور یہ انسان کو ایک ذلت کے بعد دوسری ذلت میں ڈالتی ہے...... ایک نشے کے بعد دوسرا نشہ...... ایک چوری کے بعد دوسری چوری...... ایک خیانت کے بعد دوسری خیانت ...... ایک شہوت کے بعد دوسری شہوت...... وہ لوگ جن کو عورتیں ہی عورتیں میسر ہوتی ہیں...... مگر پھر بھی ان کا دل نہیں بھرتا اور وہ مزید کسی خباثت میں جا پڑتے ہیں...... اس لئے اے بھائی! تمہاری بیوی اب بھی پہلے کی طرح ہے مگر خرابی تمہارے نفس میں ہے...... اپنے نفس کو "شح" کی بیماری سے پاک کرلو تو تمہیں پھر اپنی بیوی پہلے سے بھی زیادہ پسندیدہ اور مرغوب ہوجائے گی......

ہم نے "شح" کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان پڑھ لیا...... اب دیکھئے امت مسلمہ کے بڑے محدث حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان...... وہ فرماتے ہیں:
شح کا مرض "بخل" سے زیادہ سخت ہے......

کیونکہ جسے شح کا مرض لگ جائے وہ ان چیزوں کے بارے میں بخل کرتا ہے جو اس کے پاس ہوں...... اور ان چیزوں کی لالچ رکھتا ہے جو دوسروں کے پاس ہوں...... جبکہ بخیل صرف ان چیزوں میں بخل کرتا ہے جو اس کے پاس ہوں......

یعنی "شح" میں دو خرابیاں ہیں...... جو کچھ اپنے قبضے میں آ گیا اس میں کنجوسی اور تنگ دلی شروع کر دی اور جو کچھ دوسروں کے پاس ہے اسے دیکھ کر حرص اور لالچ کی رال ٹپکنے لگی کہ مجھے یہ سب کچھ مل جائے...... بعض مفسرین کرام نے "شح" کا عجیب مطلب لکھا ہے......

"شح" یہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالی نے روکا ان کو پانے کی کوشش کرتا ہو...... اور جن چیزوں کو اللہ تعالی نے دینے اور کرنے کا حکم دیا...... ان کو نہ دیتا ہو نہ کرتا ہو......

مطلب یہ کہ...... شح وہ خطرناک بیماری ہے جو انسان کی طبیعت اور فطرت کو اللہ تعالی کے احکامات کا مخالف بنا دیتی ہے...... اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ کام نہ کرو تو یہ بیماری نفس کو اسی کام پر اُبھارتی ہے...... اور اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ کام کرلو تو یہ بیماری نفس کو اسی کام سے روکتی ہے......

آپ آج کل کے جدت پسندوں اور غامدیوں کو دیکھ لیں...... دن رات اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے میں لگے رہتے ہیں...... اور ہر وقت اللہ تعالی کے اوامر سے رخصتیں ڈھونڈتے رہتے ہیں...... آیئے دل کی گہرائی سے دعاء مانگ لیں......

"اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ"

ایک نکتہ

یہ دعاء قرآن مجید میں نہیں ہے......
"اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ"

مصنف ابن ابی شیبہ...... اور تفسیر ابن کثیر میں یہ دعاء حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے...... حضرت سفیان ثوریؒ اور بعض دیگر سلف نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے...... یہ دعاء مسلسل مانگتے سنا......
اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ

بعد میں ان سے پوچھا کہ آپ صرف یہی ایک دعاء کیوں مانگ رہے تھے؟ یعنی دعائیں اور حاجتیں تو اور بھی بہت ہیں...... تب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ...... جو نفس کے شح یعنی حرص سے بچالیا گیا وہی کامیاب ہے...... اگر میں نفس کے "حرص" سے بچ گیا تو نہ چوری کروں گا نہ زنا کروں گا اور نہ کوئی اور برا کام...... مطلب یہ کہ یہ دعاء بہت جامع اور کامیابی کا خاص نسخہ ہے...... دیلمیؒ نے مسند فردوس میں البتہ یہ دعاء ان الفاظ کے ساتھ ایک حدیث شریف میں نقل کی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُحِّ نَفْسِیْ وَاِسْرَافِھَا وَوَسَاوِسِھَا

نکتہ اس میں یہ عرض کرنا ہے کہ...... قرآنی دعائیں دو طرح کی ہیں...... ایک وہ دعائیں جو خود قرآن مجید میں بطور دعاء آئی ہیں...... مثلاً

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور دوسری وہ دعائیں جو قرآن مجید کے مضمون اور الفاظ سے بنالی جائیں، جیسا کہ آیات مبارکہ میں آیا ہے

ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون

اور جو اپنے نفس کے حرص سے بچالیا گیا تو وہی کامیاب ہے

اب اس مضمون سے یہ دعاء بنالی گئی
"اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ"
یا اللہ! مجھے میرے نفس کے حرص سے بچالیجئے اور مجھے کامیاب فرمادیجئے......

اسی طرح ایک دوسری آیت مبارکہ کے مضمون سے یہ دعاء بنالی گئی
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قَلْبِیْ وَکَرِّہْ اِلَیَّ الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ

بہرحال جس دعاء پر آج ہم بات کر رہے ہیں...... وہ ایک بڑے صحابی جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے ان سے منقول ہے...... اور دیگر بعض احادیث مبارکہ میں بھی آئی ہے......

اللہ تعالی اس دعاء کو میرے اور آپ سب کے حق میں قبول فرمائے...... اور ہمیں "شح نفس" کی خبیث قید سے رہائی عطاء فرمائے......
اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ

"شح" سے بچو

حضور اقدس ﷺ نے کئی احادیث مبارکہ میں اپنی پیاری امت کو "شح" کی بیماری سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے...... ایک روایت میں تو یہاں تک فرمایا کہ ایک دل میں ایمان اور شح کبھی جمع نہیں ہو سکتے...... اور ساتھ "شح" کا علاج بھی ارشاد فرمادیا کہ......

جو کچھ اللہ تعالی نے تمہیں دیا ہے اسی پر راضی خوشی رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے...... حدیث شریف میں "شح" کے باب میں بہت سی روایات موجود ہیں...... ہم آج کی مجلس میں دو روایات پر اکتفا کرتے ہیں...... آپ سب سے گزارش ہے کہ اپنے خیر خواہ آقا ﷺ کے ان مبارک فرامین کو سرسری نہ پڑھیں...... بلکہ انہیں بار بار پڑھیں اور ان میں غور کریں......

(۱) ارشاد فرمایا:
شح سے بچو کیونکہ اسی شح نے تم سے پہلے والوں کو برباد کیا ہے اسی شح یعنی حرص نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی (یعنی حرص اور لالچ کی وجہ سے رشتے توڑے، زمینوں، جائیدادوں کے جھگڑوں میں اپنوں سے دشمنیاں کیں، مال کی لالچ میں قریبی رشتہ داروں سے جھگڑے اور جدائیاں کیں) اور اسی شح یعنی حرص نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اور اسی "شح" نے انہیں گناہوں کا حکم دیا تو وہ گناہوں میں جاپڑے۔ (مسند احمد)

مطلب یہ کہ...... شح کی بیماری سراسر بربادی ہی بربادی اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے...... اور یہ بیماری انسان پر ایسی مسلط ہو جاتی ہے کہ...... اسے جس برائی کا حکم دیتی ہے انسان فوراً اس میں کود پڑتا ہے...... نہ رشتہ داریاں دیکھتا ہے نہ حقوق کا خیال رکھتا ہے اور نہ اللہ تعالی کی حدود کی پرواہ کرتا ہے......

(۲) ارشاد فرمایا! "شح" سے بچو کیونکہ اسی شح (یعنی حرص وبخل) نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کیا اور انہیں خون بہانے اور حرمتوں کو حلال کرنے پر اُبھارا۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ شح یعنی حرص صرف مال میں نہیں ہوتا...... مال میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اور پھر اس کے ساتھ عہدے، منصب، شہوات، لذات اور ہر چیز میں یہ حرص آجاتا ہے اور ایک مسلمان کو خونی، قاتل اور حرمتوں کو پامال کرنے والا بنادیتا ہے...... آیئے عاجزی سے دعاء مانگ لیں......
اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ

عجیب تجربہ

"شح" یعنی حرص کی بیماری سے...... وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالی بچالے...... اور اللہ تعالی جن کو بچالیتا ہے ان کی کامیابی پکی ہو جاتی ہے...... قرآن مجید نے بطور مثال حضرات انصار کو پیش کیا...... ان کو اللہ تعالی نے "شح" کی بیماری سے بچایا تو انہوں نے...... اپنا وطن، اپنا گھر، اپنا مال اور اپنا سب کچھ...... دین اسلام اور حضرات مہاجرین کے لئے پیش کر دیا...... اور ایسی عظیم سعادتیں پا لیں کہ...... آج تک ان کے نیک اعمال جاری ہیں...... اور تا قیامت جاری رہیں گی......

اللہ تعالی جن کو شح سے بچالیتا ہے...... ان پر دنیا اور آخرت کے خزانے کھول دیتا ہے...... اور ان کے نفس کو ایک بڑی سخت قید سے بچالیتا ہے...... شح سے بچنے کی سب سے بڑی علامت یہ کہ کوئی انسان...... اپنی جان کے بارے میں بھی بخل نہ کرے...... بلکہ اسے بھی اللہ تعالی کے حکم پر قربانی کے لئے پیش کردے...... عربی کا ایک شعر ہے:

یجود بالنفس ان ضنّ البخیلُ بها
والجود بالنفس اغلی غایة الجود

خیر یہ ایک مفصل موضوع ہے...... آپ سب حضرات کو دعوت دیتا ہوں کہ...... قرآن مجید میں جہاں جہاں "شح" کا لفظ آیا ہے...... ان آیات کو الگ کریں...... اور پھر ان کی مستند تفسیر پڑھ لیں...... چند گھنٹوں اور چند دنوں کی یہ محنت...... آپ کی زندگی بدل دے گی ان شاء اللہ......

فتح الجواد کی تصنیف کے دوران...... رنگ ونور میں یہ دعاء عرض کی تھی

اللهم قنی شح نفسی

اور اس پر تفسیر ابن کثیر سے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی عرض کیا تھا...... اس کے بعد بعض بیانات میں بھی...... اس دعاء اور اس مرض کی طرف توجہ دلائی تھی...... الحمد للہ کئی افراد نے یہ دعاء اپنالی...... کوئی سجدے میں بار بار مانگتا ہے تو کوئی ہر فرض نماز کے بعد پابندی سے کم از کم اکیس بار......

عجیب تجربہ یہ ہوا کہ...... جس نے بھی اس دعاء کو اخلاص کے ساتھ اور اپنی ضرورت سمجھ کر اپنایا اس کی زندگی میں عجیب تبدیلیاں رونما ہونے لگیں...... یوں لگا کہ ہمارا نفس کچھ سخت اور ناپاک زنجیروں میں بندھا ہوا تھا...... اور اب ان میں سے کئی زنجیریں ٹوٹ گری ہیں اور کھل گئی ہیں...... کئی افراد کو جہاد پر خرچ کرنے کی توفیق ملی...... کئی کو اپنے والدین کے ساتھ ناجائز بخل کرنے سے نجات ملی...... کئی کے گھریلو مصارف کا نظام درست ہو گیا...... اور کئی کو قربانی اور دیگر عبادات میں کھلا ہاتھ نصیب ہوا...... ورنہ مال ہوتا ہے اور انسان اس کے ثمرات سے محروم رہ کر بس اسے رکھنے، چھپانے، بڑھانے اور گننے میں لگا رہتا ہے...... اور اس دوران سعادت کے کئی راستے اس کے لئے بند ہوجاتے ہیں......

اس دعاء کی برکت سے کئی افراد کو...... عہدے، منصب، اپنی عزت کرانے اور ذاتی جگا گیری کے شوق سے نجات ملی...... اور ان کا نفس اور دل آزاد ہو گیا......

اللہ تعالی ہم سب کو...... یہ دعاء اور اس کے مبارک ثمرات...... اور اس کی قبولیت عطاء فرمائے اور ہم جب قبر میں اُتارے جائیں تو...... یہ خبیث بیماری ہمارے ساتھ قبر میں نہ اُترے......

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ

آمین یا اَرحم الراحمن
لا اله الا اللّٰه، لا اله الا اللّٰه، لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه
اللهم صل علی سیدنا محمد و آله وصحبه وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه

☆......☆......☆

> نفس کی لالچ اور حرص...... یہ بیماری ایسی ہے کہ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا...... اور یہ انسان کو ایک ذلت کے بعد دوسری ذلت میں ڈالتی ہے...... ایک نشے کے بعد دوسرا نشہ...... ایک چوری کے بعد دوسری چوری...... ایک خیانت کے بعد دوسری خیانت...... ایک شہوت کے بعد دوسری شہوت......
>
> اللہ تعالی جن کو شح سے بچالیتا ہے...... ان پر دنیا اور آخرت کے خزانے کھول دیتا ہے...... اور ان کے نفس کو ایک بڑی سخت قید سے بچالیتا ہے...... شح سے بچنے کی سب سے بڑی علامت یہ کہ کوئی انسان...... اپنی جان کے بارے میں بھی بخل نہ کرے...... بلکہ اسے بھی اللہ تعالی کے حکم پر قربانی کے لئے پیش کردے......

اضافہ: اپنے نفس کو "شح" کی بیماری سے بچانے کا بہترین موقع "عیدالاضحیٰ" کی قربانی کی صورت میں آرہا ہے، دل کو حرص اور بخل سے آزاد کرکے اچھی سے اچھی اور بہترین قربانی کریں...... جماعت اس سال بھی "نفل قربانی" جمع کرکے اہل عزیمت تک پہنچانے کی مبارک مہم شروع کرچکی ہے...... آپ سب سے گذارش ہے کہ اس میں خوب بڑھ چڑھ کر "سخاوت نفس" کے ساتھ حصہ لیں...... (سعدی)

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد
i.maqsood313@yahoo.com

حضور ﷺ کی پرنور باتیں

فریضۂ حج کی ادائیگی کا وقت قریب آرہا ہے۔ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی حج کی ادائیگی کے مناظر اتنے دلکش، اتنے دلربا اور اتنے ایمان افروز ہوتے ہیں کہ ان کی خوبصورتی کو قلم سے لکھنا اور زبان سے بیان کرنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ ذرا چشم تصور سے دیکھیں اس حج کے مناظر کو جب سرور کائنات ﷺ اپنے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار جاں نثاروں کے ساتھ مکہ مکرمہ سے منیٰ اور پھر عرفات اور مزدلفہ تشریف لے گئے۔ قربان جاؤں حضرات صحابہ کرامؓ کی وفاداری پر کہ انہوں نے اس سفر کے ایک ایک لمحہ کو اتنی وضاحت کے ساتھ محفوظ فرمایا کہ آج کیمروں کے دور میں بھی شاید اس کا تصور نہیں ہوسکتا۔

اسلام کی تکمیل ہو رہی تھی اور رحمت دو عالم ﷺ کے سفر آخرت کا مرحلہ بھی قریب آرہا تھا، اس لیے اس حج کے ہر موقع پر زبان نبوت سے وہ موتی بکھیرے گئے جن کی آب وتاب قیامت تک باقی رہنی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے اپنی کتاب "جزء حجة الوداع وعمرات النبی ﷺ" میں اس سلسلے کی تمام روایات کو بڑی تفصیل کے ساتھ جمع فرما دیا ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس کتاب کو اردو کے سانچے میں بھی ڈھال دیا ہے، اس لیے اردو خواں حضرات بھی اس ایمان افروز سفر کی داستان پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر سکتے ہیں۔ ہم حصول سعادت کے لیے پیارے آقا ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ اس خطبے کا ایک ایک لفظ دل ودماغ میں بسانے اور حرزِ جان بنانے کے قابل ہے۔

"تمام تعریف اللہ تعالی کیلئے ہے، ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اسی کی جناب میں ہم توبہ کرتے ہیں، اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ جل شانہٗ کی پناہ چاہتے ہیں، جس کو اللہ تعالی ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالی سے ڈرنے کی اور تمہیں آمادہ کرتا ہوں اس کی اطاعت پر اور میں بہتر بات (حمد وثناء) سے اپنے کلام کا افتتاح کرتا ہوں۔

(حمد وستائش کے بعد) لوگو! میری بات سنو تمہیں زندگی ملے گی، میں (آج) تم لوگوں سے صاف صاف باتیں کروں گا، اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اور آپ لوگ میرے اس سال کے بعد میرے اس مقام پر آئندہ کبھی باہم جمع نہ ہوسکیں گے (یعنی میرا وصال ہوجائے گا۔)

پھر آپ ﷺ نے مسیح دجال کا طویل ذکر فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے جس نبی کو مبعوث فرمایا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، اسی طرح ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت کو اس سے خوف دلایا، بلاشبہ وہ تمہارے درمیان نکلے گا، پس تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے، پس پوشیدہ نہ رہے تم پر یہ بات کہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا کہ وہ آنکھ گردش کرنے والا انگور کا دانہ ہے خبردار! تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے، (اس کے بعد دو مرتبہ تاکیداً فرمایا) کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

لوگو! آج کون سا دن ہے؟ تمام حاضرین نے جواب دیا یوم محترم، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ سب نے کہا بلد محترم، اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے کہا کہ یہ ماہ محترم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہاری عزتیں، تمہارے ابدان اور تمہاری اولاد باہم ایک دوسرے کے لئے محترم ہیں یہاں تک کہ تم اپنے ربّ سے جاملو اسی طرح جیسے تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں واجب الاحترام ہے بلاشبہ تم عنقریب اپنے رب سے جاملوگے پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا سنو! میں نے اللہ کا پیغام پہنچادیا؟ (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے جواباً عرض کیا، ہاں پہنچادیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اسے چاہئے کہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے، عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، دودھ کیلئے ہدیہ کی ہوئی اونٹنی دودھ سے استفادہ کے بعد واپس لوٹائی جائے اور ضامن ضمانت کا ذمہ دار ہے۔

خبردار! تمام امور جاہلیت میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہیں، اور ہر سودی معاملہ کالعدم ہے، اور تمہیں اپنی اصل پونجی لینے کا حق ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا، اللہ تعالی نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ سودی معاملہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور جو سود میرے چچا حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کا وصول طلب ہے سب سے پہلے میں وہ تمام کا تمام ختم کرتا ہوں، اور عہدِ جاہلیت کے خون بہا ساقط ہیں اور جو قصاص جاہلیت اپنے خاندان کا وصول طلب ہے، یعنی ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون بہاء سب سے پہلے میں ان سے دستبردار ہوتا ہوں (ان کے خون کا انتقام نہیں لیا جائے گا) جو کہ قبیلہ بنولیث میں زیر پرورش تھے، کہ قبیلہ ہذیل کے آدمیوں نے ان کو قتل کردیا۔

اور تمام آثار جاہلیت، خوں بہا، پانی اور کسی کی طرف مال کا جھوٹا دعویٰ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے پامال ہیں، البتہ بیت اللہ شریف کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کا منصب برقرار رہے گا، اور قتل عمد پر قصاص ہے اور شبہ عمد جو لاٹھی یا پتھر سے قتل کیا جائے، اس میں سو اونٹ کی دیت ہے پس جس نے تعدی کی وہ اہل جاہلیت میں سے ہے، سنو! کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچادیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے جماعت قریش! یہ نہ ہو کہ (قیامت میں) تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھا کر لاؤ اور لوگ (سامان) آخرت لے کر آئیں میں اللہ تعالی کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

اے قریشیو! اللہ تعالی نے تم کو جاہلیت کی نخوت اور غرور نسب سے پاک کردیا ہے۔
لوگو! رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے

بقیہ صفحہ ۵ پر

اظہار تعزیت

ہم
ڈاکٹر عبد الروف (حجامہ) کے بڑے بھائی، بھائی سرفراز (لودھراں) کے والد اور جماعت کے مخلص کارکن عصابہ منتظم ڈاکٹر علی حسن کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالی مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ
و ادارہ القلم

صفحہ ہدایت

معارف سورۃ یوسف

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ

پانچ باتیں

مفسرین کرام کے مندرجہ بالا بیانات سے مندرجہ ذیل پانچ باتیں واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں:

اول: سورہ یوسف کے شان نزول کا پتہ چلتا ہے۔

دوم: حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا نام ''احسن القصص'' رکھنے کی وجوہات کا سراغ ملتا ہے۔

سوم: اس قصہ میں دو دو باتوں کا کثرت سے ذکر پایا جاتا ہے۔

چہارم: نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حیات مقدسہ آپس میں مشابہت رکھتی ہیں۔

پنجم: حضرت یوسف علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے بعض پہلو اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے بعض حالات وواقعات میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

گو پانچویں بات گذشتہ بالا بیانات سے ثابت نہیں ہوتی مگر ہے بالکل صحیح، جسے ہم آگے چل کر دلائل و براہین سے مناسب موقعوں پر اُجاگر اور منور کریں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

دو، دو باتیں

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ یوسف میں دو، دو باتوں اور کاموں کا ذکر کثرت سے ارشاد فرمایا ہے اس لئے ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورت یوسف کی دوسری آیت مبارکہ میں اپنی ذات بابرکات کی بابت دو مرتبہ ''جمع متکلم حاضر'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

اول: اِنَّا

دوم: انزلناہ

اللہ کریم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کا نام ''احسن القصص'' تجویز فرمایا ہے (آیت ۳) اور اس نام میں دو لفظ (احسن اور قصص) پائے جاتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور حیات مقدسہ سے دو باتوں کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔

رنج کے بعد راحت

غم کے بعد خوشی

دکھ کے بعد سکھ

رنج وغم اور دکھ سے نجات پانے، راحت، خوشی اور سکھ کو حاصل کرنے کا ذریعہ بھی دو باتیں ہیں:

اول: تقویٰ وطہارت

دوم: صبر واستقامت (آیت ۹۰)

چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا نام ''احسن القصص'' اور یہ دو لفظ ہیں، اس لئے اس قصہ کا آغاز بھی دو مقدس افراد سے فرمایا گیا۔ (آیت ۴)

اول: حضرت یوسف علیہ السلام

دوم: حضرت یعقوب علیہ السلام

یہ دونوں مبارک نام حرف ''ی'' سے شروع ہوتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیسو دونوں حقیقی بھائی تھے۔ (بائبل کی کتاب پیدائش باب ۲۵، ۲۶)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت بنیامین بھی دونوں حقیقی بھائی تھے۔ (آیت ۹۰)

یہ بات بھی پرلطف ہے کہ ان چاروں افراد میں سے صرف ایک ایک بھائی یعنی دو مقدس افراد ہی مقام نبوت پر فائز ہوئے۔

اول: حضرت یعقوب علیہ السلام

دوم: حضرت یوسف علیہ السلام

مبارک خواب

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں سورج چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے یہ مبارک خواب اپنے ابو جان کی خدمت عالیہ میں عرض کیا۔ اس مبارک خواب سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت و عظمت اور اوّلیت وفوقیت ان کے سوتیلے بھائیوں پر صاف دکھائی دیتی اور واضح طور پر نظر آتی تھی۔ اس حقیقت کے پیش نظر اگر حضرت یوسف علیہ السلام اپنا یہ خواب مبارک اپنے بھائیوں کے پاس بیان فرماتے تو اس سے ان کے قلوب میں فطرتی اور قدرتی طور پر آپ علیہ السلام کے متعلق بغض وحسد اور نفرت وکدورت کی آگ بھڑکتی، آپ کے ساتھ ان کے بھائیوں سے کچھ کر گزرنے کی توقع تھی اور شیطان کو حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے درمیان نفرت وکدورت اور بغض وعداوت کا بیج بونے کا موقع ہاتھ آتا تھا۔ اس حقیقت کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی دور رسی اور دور اندیشی نے خواب سنتے ہی فوراً بھانپ لیا۔ اس لئے آپ نے اپنے نور نظر اور لخت جگر سے ارشاد فرمایا کہ اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے پاس بیان نہ کرنا۔ (آیت ۵)

یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح رب العالمین نے برادران یوسف علیہ السلام کو ''تارے'' قرار دیا۔ بالکل اسی طرح رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تارے قرار دیا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (اوکما قال النبی ﷺ)

میرے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تاروں کی طرح ہیں، تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

رسول اکرم ﷺ کے مندرجہ بالا فرمان مبارک سے چار باتیں بخوبی ظاہر وثابت ہوتی ہیں۔

اول: یہ کہ گو اردو زبان میں ''نجوم'' اور ''کواکب'' کا معنیٰ ''تارے'' کردیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ''نجوم'' وہ خاص تارے ہیں جن کی رہنمائی سے بھولے بھٹکے قافلے منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں اور ''کواکب'' عام تاروں کو کہتے ہیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ ''نجوم'' ''کواکب'' سے افضل ہیں۔

جب یہ بات منظر عام پر آگئی تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برادران یوسف علیہ السلام سے یقیناً افضل ہیں۔

دوم: یہ کہ جس طرح آسمان کے سب تارے روشن ہیں بالکل اسی طرح آپ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دولت ایمان سے روشن اور منور ہیں۔

سوم: یہ کہ جس طرح آسمان پر کالا ستارہ کوئی نہیں بالکل اسی طرح آپ ﷺ کا صحابی (دل کا) کالا کوئی نہیں۔

چہارم: یہ کہ جس طرح پہلے وقتوں میں مسافر آسمان کے ستاروں سے رہنمائی حاصل کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے تھے (سورۃ النحل آیت ۱۶) بالکل اسی طرح جناب رسالت مآب ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتداء کر کے ہی دنیا میں ہدایت اور آخرت میں جنت ملے گی۔

کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سنا تو آپ سے دو فعل رونما ہوگئے:

اول: مسکرائے

دوم: رو دیئے

حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں کاموں کی وجہ دریافت کی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا:

فرمایا ہن خوشیاں جتھے اول غمی اُٹھائیں
خار گلیں، سرناگ خزانے تے ڈڑ تہنگ بلائیں
فلک جن کو عیش دیتا ہے انہیں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

کسی نہ کسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی آواز ان کے سوتیلے بھائیوں کے کانوں میں سنائی دے چکی اور ان کے علم میں آگئی تھی۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ علیہ السلام کے ساتھ جس سوہان روح اور مکروہ سلوک کا مظاہرہ کیا، اس کی بابت حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو پہلے ہی آگاہ فرما چکے تھے۔ بعد میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خود بھی اس کی تائید اور تصدیق فرمادی کہ واقعی شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فتنہ وفساد ڈالا۔ (آیت ۱۰۰)

☆......☆......☆

مُناجاتِ صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

بادل گرجنے کی دعاء

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (مؤطا)

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنّۃ

معارفِ نبوی

تشریح: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں حق تعالیٰ شانہٗ نے نقل کی ہیں، انہیں دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے ''رب انھن اضللن کثیرا من الناس'' کہ اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے اور بڑے عجیب طریقے سے، بات یہ ہے کہ ایک ہوتا ہے صریح فسق وفجور، بدکاری اور بے حیائی اس کو کرتے ہوئے تو آدمی شرماتا ہے اس کو عار آتی ہے، اس لئے شیطان خاص خاص لوگوں کو اس میں مبتلا کرتا ہے اور پھر یہ فسق وفجور خدانخواستہ کوئی شخص اس میں مبتلا ہوجائے تو اس کے لئے توبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے، جیسے ایک حدیث میں آتا ہے کہ شیطان یوں کہتا ہے: میں نے اولاد آدم کی کمر توڑ دی اس سے گناہ کروا کروا کر اور انہوں نے میری کمر توڑ دی استغفار کر کر کے، بڑی محنت کرتا ہوں لیکن ایک مرتبہ استغفار کرنے سے ساری میری محنت کا ستیاناس کردیتے ہیں، تو فسق وفجور یا بدکاریوں اور بے حیائیوں میں مبتلا کرنے کا حربہ تو صرف فساق اور بدکار پر چل سکتا تھا اور وہ بھی کارگر نہیں لیکن نیک لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بھی کوئی صورت چاہئے تھی شیطان نے تدبیر یہ سوچی کہ نیک لوگوں کو نیک لوگوں کے ذریعے گمراہ کیا جاسکتا ہے اور ان کے جو معتقد یعنی جن سے ان کو عقیدت ہے بزرگوں سے، ان بزرگوں کے راستے سے ان کو گمراہ کرو۔ روایات میں آتا ہے بت پرستی اس طرح شروع ہوئی کہ جب کسی قوم میں کوئی بزرگ فوت ہوجاتا ہے تو لوگوں کو صدمہ تو ہوتا ہی ہے، شیطان ان کے پاس آیا کہنے لگا کہ تم لوگ بہت غمگین سے معلوم ہوتے ہو، کہنے لگے: ہاں، کہا: دیکھو میں تمہیں ایک تدبیر بتاتا ہوں تمہیں وہ اپنے بزرگ یاد رہا کریں گے، تم ان کی تصویریں بنالو، مورتیاں بنالو، ان کو رکھ لو۔ کہنے لگے: بات تو بہت ٹھیک ہے۔

چنانچہ تصویری یادگار رہنے لگی، اب جو پہلی نسل تھی وہ تو جانتے تھے کہ ہم نے یہ بت تراشے ہیں یہ وہ حقیقت نہیں، بزرگوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہیں صرف۔ لیکن وہ بہرحال ان کا احترام کرتے تھے جیسے کہ ہم قائد اعظم کی تصویر کا احترام کرتے ہیں، عدالت میں جج بیٹھا ہے اور پر قائد اعظم کی تصویر لگی ہے صدر مملکت بیٹھا ہے اوپر قائد اعظم کی تصویر آویزاں ہے اور ارد گرد قرآن مجید کی آیتیں بھی لگی ہوئی ہیں تو وہ لوگ عقیدت کے ساتھ سلام کرتے جاتے، وہ نسل ختم ہوئی دوسری نسل آئی، کہنے لگے: ہمارے آباؤ اجداد ان کی بڑی تعظیم کرتے آئے ہیں، رفتہ رفتہ جب یہ بدعت شروع ہوتی ہے تو اس میں یہ غلو بڑھتا رہتا ہے اور نوبت سجدے تک پہنچ گئی تو پہلے تو سجدہ بھی تعظیم کیلئے ہوتا تھا، تعظیم کا مطلب سلام کے طور پر لیکن رفتہ رفتہ ان کو شیطان نے یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ بزرگ نفع نقصان کے بھی مالک ہیں، خدائی میں شریک ہیں، ان کی روحیں جب اس دنیا سے نکل جاتی ہیں، اگلے جہاں کو چلی جاتی ہیں، پورا تصرف تو ان کو اس وقت حاصل ہوتا ہے، دیکھو اپنی زندگی میں یہ کیسی کرامتیں دکھاتے تھے اور جب ناسوتی جسم کے ساتھ ان کی یہ کرامتیں تھیں تو مرنے کے بعد پھر ان کے تصرفات کا کیا پوچھنا؟ ملاء اعلیٰ انہی کے قبضے میں ہوتا ہے۔

یہ تھے وہ طریقے جن کے ذریعے سے شیطان نے بت پرستی کا رواج ڈالا اور کسی بندہ خدا کی عقل میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ بتوں کا حکم اور ہے اور جن بزرگوں کی یہ مورتیاں اور تصویریں بنائی گئی ہیں ان کا حکم اور ہے، وہ سمجھتے یہ تھے کہ وہ مورتیاں بعینہٖ ان بزرگوں کا حکم رکھتی ہیں، جتنی قوموں میں بت پرستی ہے مشرکین مکہ سے لے کر آج کے مشرکوں تک سب کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ تو اللہ کے نیک بندے ہیں، ہم تو ان کو قبلہ سمجھ کر کے پوجتے ہیں، مقصود تو اللہ کی عبادت ہے۔

اس کی شکایت فرمارہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ''رب انھن اضللن کثیرا من الناس'' ''اے اللہ! ان بتوں نے بہت ہی خلق خدا کو گمراہ کیا، بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، میں ان کو سمجھاتا ہوں اپنی ہمت کے ساتھ، اپنی قوت قدسیہ جتنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے عطا فرمائی تھی، پوری توجہ کے ساتھ، پوری دلسوزی کے ساتھ سمجھاتا ہوں لیکن پھر بھی مان کے نہیں چلتے، بہر حال کچھ ماننے والے بھی ہیں ''**فمن تبعنی فانہ منی**'' ''جنہوں نے پیروی کرلی وہ تو مجھ سے تعلق رکھتے ہیں'' ''**ومن عصانی**'' ''اور جنہوں نے میری پیروی نہیں کی میری نافرمانی کی'' ''**فانک غفور رحیم**'' ''(ابراہیم) تو آپ غفور رحیم ہیں، آپ چاہیں تو بخش دیں، میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ بخش دو باقی آپ کی مرضی۔

وماکان استغفار ابرھیم لابیہ الاعن موعدۃ وعدھا ایاہ (التوبہ:۱۱۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بہت ہی زیادہ نرمی کا غلبہ تھا، والد گالیاں نکال رہا ہے حتیٰ کہ یہ کہہ رہا ہے کہ میرا گھر چھوڑ کر نکل جاؤ یہاں سے ''**واھجرنی ملیا**'' (مریم) میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا لیکن ان سے بھی فرماتے ہیں ''**سلم علیک سأستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا**'' (مریم) سلام ہوں آپ پر، بہت اچھا جی میں اپنے رب سے تمہارے لئے استغفار کروں گا، بخشش کی درخواست کروں گا، وہ ہے مجھ پر بڑا شفیق اور مجھے ان کی شفقت سے اُمید ہے کہ وہ میری دعاء کو ضرور قبول فرمالیں گے، اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے ''**وماکان استغفار ابرھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ**'' (التوبہ:۱۱۴)

بہر حال یہاں استغفار کرنا ایک وعدے کی بناء پر تھا جو انہوں نے ان سے کرلیا تھا ''**فلما تبین لہ انہ عدو للہ**'' جب ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہوگیا کہ یہ اللہ کا دشمن ہے، ''**تبرأ منہ**'' (التوبہ:۱۱۴) اس سے بری ہوگئے، اس لئے مشرکین کے لئے استغفار نہیں کیا جاتا، بہر حال یہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تھوڑا سا شفاعت کا پہلو نکال ہی لیا کہ جو لوگ میرے پیروکار ہیں وہ تو میرے ہیں مجھ سے تعلق ہے، ان کے لئے تو میں آپ کی بارگاہ میں درخواست کروں گا ہی، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نہ کروں ان کے لئے، تو بہر حال جیسا بھی ہے شفاعت کا دامن پھیلاؤں گا لیکن جن لوگوں نے میری نافرمانی کی ہے ان کے لئے مجھے تو لب کشائی کی اجازت نہیں ہے لیکن آپ غفور رحیم ہیں آپ بخش سکتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق واقعہ کی حقیقت اس طرح ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک مرتبہ جہاد کی مہم پیش آئی اور انہوں نے حکم دیا کہ اصطبل سے گھوڑوں کو لایا جائے۔ گھوڑے پیش ہوئے تو ان کی دیکھ بھال میں عصر کی نماز کا وقت جاتا رہا اور سورج غروب ہوگیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب متنبہ ہوا تو فرمایا: مجھے یہ اعتراف ہے کہ مال کی محبت یاد خدا پر غالب آگئی اور اس غم وغصہ میں گھوڑوں کو واپس منگایا اور یاد خدا کی محبت کے جوش میں ان سب کو ذبح کرڈالا کہ وہی اس غفلت کا باعث بنے تھے۔

اس تفسیر کے مطابق آیت **احببت حب الخیر عن ذکر ربی** کے معنی یہ ہوئے کہ بیشک میں پروردگار کے ذکر سے غافل ہوکر مال کی محبت میں لگ گیا اور آیت **حتی توارت بالحجاب** میں توارت کی ضمیر آفتاب کی جانب راجع ہے جو عبارت میں محذوف ہے یعنی ''**توارت الشمس بالحجاب**'' اور آیت **طفق مسحا بالسوق و الاعناق** قرآن عزیز میں مسح کے معنی ''ضرب'' کے ہیں یعنی ان کی کونچیں اور گردنیں کاٹ ڈالیں۔

ابن کثیر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ اکثر سلف کی بھی یہ رائے ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ عمل قصداً نہیں تھا بلکہ اسی قسم کا معاملہ تھا جیسا کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کو پیش آیا کہ عصر کی نماز فوت ہوگئی اور آپ ﷺ نے مع صحابہ رضی اللہ عنہم آفتاب کے بعد اس کی قضا کی اور جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدا کے ذکر کی محبت میں اپنے بہترین گھوڑوں کو ذبح کردیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ عظیم الشان انعام فرمایا کہ ''ہوا'' کو ان کے لئے مسخر کردیا۔ (ایضاً)

۲)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے مطابق جو حسن بصری رحمہ اللہ کی سند سے منقول ہے حقیقت واقعہ یہ ہے کہ جہاد کی مہم کے سلسلہ میں جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا اور وہ پیش کئے گئے اور پھر وہ تمام صورت پیش آئی جو پہلی تفسیر میں ذکر ہوچکی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے واپس منگا کر گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہلکے ہلکے مارا اور فرمایا کہ آئندہ تم ذکر اللہ سے غفلت کا باعث نہ بننا۔ (فتح الباری جلد ۶ ص ۳۷۲)

گویا اس روایت کے پیش نظر ''مسح'' کے معنی آہستہ آہستہ مارنے کے ہوئے اور مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ جہاد کی مصروفیت ہی کی بناء پر غفلت کا یہ معاملہ پیش آیا تاہم حضرت سلیمان علیہ السلام نے بظاہر اسباب گھوڑوں کو اس کا باعث سمجھ کر ان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جس سے فی الجملہ رنج کا اظہار بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حیوان سمجھ کر ان کو اپنے غیظ وغضب کا شکار نہیں بنانا چاہتے بلکہ فی الجملہ اظہار رنج کرنا چاہتے ہیں۔

۳)......مسطورۂ بالا ہر دو تفاسیر سے جدا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بہ طریق علی بن ابی طلحہ جو تفسیر منقول ہے اس میں نہ نماز فوت ہونے کا ذکر ہے اور نہ سورج غروب ہونے کا مسئلہ ہے اور نہ گھوڑوں کے ذبح کردینے کا واقعہ زیر بحث آیا ہے، بلکہ واقعہ کی صورت اس طرح ذکر کی گئی ہے کہ جہاد کی ایک مہم کے موقعہ پر ایک شام کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جہاد کے گھوڑوں کو اصطبل سے لانے کا حکم دیا۔ جب وہ پیش کئے گئے تو آپ کو چونکہ گھوڑوں کی نسلوں اور ان کے ذاتی اوصاف کے علم کا کمال حاصل تھا۔ اس لئے آپ نے جب ان سب کو اصیل، سبک رو، خوش رو اور پھر بہت بڑی تعداد میں پایا تو آپ پر مسرت وانبساط کی کیفیت طاری ہوگئی اور فرمانے لگے: ان گھوڑوں سے میری یہ محبت ایسی مالی محبت میں شامل ہے جو پروردگار کے ذکر ہی کا ایک شعبہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس غور وفکر کے درمیان گھوڑے اصطبل کو روانہ ہوگئے، چنانچہ جب انہوں نے نظر اوپر اُٹھائی تو وہ نگاہ سے اوجھل ہوچکے تھے۔ آپ نے حکم دیا: ان کو واپس لاؤ جب وہ واپس لائے گئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے محبت اور آلات جہاد کی حیثیت سے عزت وتوقیر کی خاطر ان کی پنڈلیوں اور گردن پر ہاتھ پھیرنا اور تھپتھپانا شروع کردیا اور ایک ماہر فن کی طرح ان کو مانوس کرنے لگے۔

گویا اس تفسیر کے مطابق آیت ''**انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی**'' کا ترجمہ یہ ہوا ''بے شبہ میری محبت مال (جہاد کے گھوڑوں کی محبت) ذکر خدا ہی میں سے ہے اور ''**توارت بالحجاب**'' میں توارت کی ضمیر **صافنات الجیاد** ہی کی طرف ہے یعنی جب گھوڑے آنکھ سے اوجھل ہوگئے اور اس طرح ''شمس'' کے محذوف ماننے کی ضرورت نہیں رہتی اور ''**طفق مسحا بالسوق والاعناق**'' میں مسح کے ''چھونے اور ہاتھ پھیرنے کے'' وہی عام معنی ہیں جو لغت میں بہت مشہور ہیں۔

ابن جریر طبریؒ ور امام رازیؒ اسی تفسیر کو راجح اور قرین صواب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب گھوڑوں کی تعداد ہزاروں تھی اور وہ جہاد کے لئے تیار کئے گئے تھے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز فوت ہوگئی تھی تو اس میں ان حیوانوں کا کوئی قصور نہ تھا جو ان کو عذاب دیا جائے، پس ان امور کے پیش نظر آیات کی وہ تفسیر صحیح نہیں ہوسکتی جس کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب کی جاتی ہے۔

☆......☆......☆

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں ''الفقہ'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی......سے ماخوذ ہیں

فیملی پلاننگ کی مروّجہ شکلیں اوران کا حکم

سوال: میں فیملی پلاننگ (نس بندی) کے بارے میں جاننا چاہوں گا، اسلام میں ممنوع ہے یا گناہ ہے؟

(۲) اگر میرے پاس دو سے زیادہ بچے ہوں اور میں آج کے حساب سے ان بچوں کی ضروریات جیسے اسلامی تعلیم وتربیت پوری نہیں کر پارہا ہوں یا میرے صرف دو بچے ہوں اور میں مذہب اسلام کے مطابق ان بچوں کی ضروریات پوری کرسکتا ہوں تو کیا بہتر ہے؟ براہ کرم اس پر روشنی ڈالیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:

ضبط ولادت کی دو شکل ہوتی ہے:

۱)......کلی طور پر قوت تولید ختم کردی جائے، جس کو نس بندی سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲)......منع حمل کی ایسی تدبیر اختیار کرنا جس میں صلاحیت تو ختم نہ ہو مگر اولاد کا امکان کم ہوجائے مثلاً نرودھ لوپ استعمال کر کے رحم میں نطفہ نہ پہنچے دیا جائے، استقرار حمل سے مانع ادویات کا استعمال کیا جائے یا استقرار کے بعد ساقط کرادیا جائے یا ان خاص ایام میں جن میں طبی تحقیق کے مطابق حمل ٹھہرنے کا امکان غالب ہو، بیوی سے صحبت نہ کی جائے۔

پہلی شکل یعنی نس بندی، اس سے قریب جو صورت قرنِ اول میں معروف تھی وہ ''اختصاء'' (خصیتین کا نکال دینا) تھی، نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق بعض صحابہ نے استفسار کیا کہ آپ ہمیں اختصاء کی اجازت دیں تا کہ جنسی خواہشات یکسر ختم ہوجائیں اور ہم اللہ کی عبادت یکسوئی سے کرسکیں اور فریضۂ جہاد بہ حسن وخوبی انجام دیا جاسکے۔ آپ ﷺ نے ان کو اس عمل سے سختی کے ساتھ منع کیا اور اس فعل کے حرام ہونے کے متعلق یہ آیت پڑھی: **یاایھا الذین امنوا لاتحرموا طیبت مااحل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین** (المائدۃ:۸۷)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں، ان میں لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

قرآن پاک میں ہے: **ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ** (شیطان کہتا ہے کہ میں انہیں تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت بگاڑیں گے) اس آیت کی تفسیر میں حضرت انس اور عکرمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تغییر خلق اللہ کے معنی خصی کرانا اور کان کٹوانا ہے: **روی عن انس وعکرمۃ ان معنی تغییر خلق اللہ ھو الاختصاء و قطع الاذان** (تفسیر کبیر: ۱۱/۳۹: بیروت) بخاری شریف ''**باب مایکرہ من التبتل والخصاء**'' میں ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس قسم کی روایات موجود ہیں، جن سے معلوم ہوا کہ نس بندی اور اختصاء کے ذریعہ قوت تولید کو ختم کردینا، تغییر خلق اللہ کے زمرہ میں آتا ہے، جو ناجائز وحرام ہے، علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ قطع نسل کا یہ عمل باتفاق حرام ہے۔ **وھو محرم بالاتفاق** (عمدۃ القاری: ۲/۷۲)

درمختار میں بھی ایسا ہی لکھا ہے: **اما خصاء الادمی فحرام** بہرحال آدمی کا خصی کرنا تو وہ حرام ہے (الدرمع الرد: ۹/۵۵۷) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ایسی صورت اختیار کرنا جس سے جنسی خواہش ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے تولید کی قابلیت باقی نہ رہے، مطلقاً ناجائز وحرام ہے، خواہ اس میں کتنے ہی فائدے نظر آئیں۔

ضبط ولادت کی دوسری شکل یہ ہے کہ صلاحیت تولید ختم نہ کی جائے باقی رہے، مگر کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے ولادت نہ ہوسکے، قرون اولیٰ میں اس کے لیے عزل کا طریقہ اختیار کیا جاتا تھا، مجموعہ احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت عزل کرنا مختلف اغراض کے تحت ہوتا تھا مثلاً: باندی سے اولاد نہ ہو تا کہ گھر کے کام کاج میں سہولت رہے یا اس لیے تا کہ باندی اُم ولد نہ بن جائے، کیونکہ پھر اس کو فروخت کرنا جائز نہ ہوگا یا یہ کہ زمانۂ رضاعت میں حمل نہ ٹھہرے، تا کہ شیر خوار بچہ کی صحت متاثر نہ ہو، عزل سے صحابہ کرام کے پیش نظر کوئی غیر شرعی یا ناجائز مقصد نہیں ہوتا تھا، اس لیے آنحضرت ﷺ نے سختی کے ساتھ انہیں اس سے منع نہیں فرمایا، اگر ان کا مقصد کوئی ناجائز یا خلاف شرع امر ہوتا یا عزل کرنا ناجائز ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سختی کے ساتھ منع فرمادیتے، عزل کے متعلق احادیث مسلم: ۱/۴۶۵، بخاری: ۲/۷۸۴ وغیرہ میں مذکور ہیں، ان روایات کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو واضح ہوگا کہ صحابہ کرام نے جہاں عزل کی اجازت طلب کی ہے یا عزل کیا ہے، وہ انہیں مذکورہ وجوہات کی بناء پر ہے، اس میں کہیں بھی رزق کی تنگی کے پیش نظر نہ اجازت طلب کی گئی ہے اور نہ آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے، بلکہ بنظر انصاف اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ نے مذکورہ حالات میں بھی عزل کی ہمت افزائی کہیں نہیں فرمائی بلکہ ناپسندیدگی یا اس کے فضول ہونے کا ارشاد فرمایا ہے، یہی وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ اور ابن عمر، ابن مسعود، ابو امامہ باہلی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کی کراہت کے قائل تھے اور فقہائے کرام نے عام حالات میں اسے مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور اگر رزق ومعاش کی تنگی کے پیش نظر ہو تو پھر اس کے عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ نکاح کا مقصد اصلی توالد وتناسل ہے، جسے قرآن نے استعارہ میں یوں ذکر کیا ہے: ''**فاتوا حرثکم انی شئتم**'' اور حضور اکرم ﷺ نے اس کی توضیح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''**تناکحوا تناسلوا**'' (احیاء علوم الدین: ۲/۲۵، ط: لبنان) نیز امام غزالی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں صرف بچوں کے لیے شادی کرتا ہوں۔ (حوالۂ سابق)

دوسری طرف ضبط ولادت کے جو مہلک اثرات معاشرہ پر پڑتے ہیں، وہ انتہائی تباہ کن، مہلک اور خطرناک ہیں، زنا فاشی کی کثرت، شرح طلاق میں اضافہ، خود غرضی اور ہوس رانی کا فروغ وغیرہ، یہ معاشرتی جرائم ایک پاکیزہ معاشرہ اور پر امن ماحول کو گندہ اور پراگندہ کرتے ہیں، اس تناظر میں ضبط ولادت کے مکروہ اور ناپسندیدہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں، البتہ عذر اور ضرورت کی حالت مستثنیٰ ہے، چنانچہ عذر کی حالت میں بھی یہ کراہت رفع ہو سکتی ہے، چنانچہ ضبطِ ولادت کی پہلی شکل جس میں نطفہ رحم میں پہنچنے سے روک دیا جائے اور عزل کی طرح کنڈوم کو پرٹی یا انجکشن، نرودھ وغیرہ کا استعمال کیا جائے اس کی اجازت درج اعذار کی بنا پر ہوسکتی ہے۔

عورت اتنی کمزور ہو کہ دوبارہ حمل کا تحمل نہ کرسکتی ہو یا پہلا بچہ ایام رضاعت میں ہو اور حمل ٹھہرنے کی وجہ سے اس بچے کے لیے ماں کا دودھ مضر ہو رہا ہو، جس کی بنا پر بچہ کے بدن ومزاج میں فطری ضعف اور کمزوری پیدا ہوسکتی ہو اور اس قسم کا خطرہ واقعی یا ظنِ غالب کے درجہ میں ہو یا مسلم ماہر طبیب اس کا مشورہ دے، ایسے وقت میں منع حمل کی کوئی تدبیر عارضی طور پر اختیار کرنے کی گنجائش ہے، اس طرح کے عذر شرعی کے بغیر منع حمل کی تدبیر اختیار کرنا مکروہ ہے۔

استقرار حمل کے بعد اعضاء بننے سے پہلے اسقاط کرانا عام حالات میں شرعاً ناجائز ہے، البتہ چند ایسے قوی اعذار ہیں جن سے صاحب عذر کو تخلیق اعضاء (جس کی مدت فقہاء نے ایک سو بیس دن مقرر کی ہے) سے قبل (ایک سو بیس دن کے اندر) اسقاط حمل کی اجازت ہوسکتی ہے۔ ایسے اعذار تین ہیں:

(۱) ماہر تجربہ کار مسلم ڈاکٹر عورت کا معائنہ کر کے یہ بتادے کہ اگر یہ حمل باقی رہا تو عورت کی جان یا اس کے کسی عضو کے تلف ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

(۲) حمل کی وجہ سے عورت کا دودھ خشک ہو گیا ہو اور دوسرے ذرائع سے بچے کی پرورش کا انتظام ممکن نہ ہو۔

(۳) زنا سے حمل ٹھہر گیا ہو۔

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۲۳۳: غنیمت مال طیب (پاک) ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے غنیمت کے مال حلال کردیئے گئے ہیں۔

حدیث ۲۳۴: مجاہد کیلئے ہر حال میں فائدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے گھر سے نکلے اور اس کا مقصد صرف جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق کرنا ہو، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اس امر کا ضامن ہے کہ اسے شہادت سے سرفراز فرما کر اسے جنت میں داخل کرے یا اسے اجر وغنیمت دے کر واپس گھر لوٹائے۔

حدیث ۲۳۵: امت محمدیہ کیلئے مال غنیمت حلال کردیا گیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہلے انبیاء میں سے ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو لیکن ابھی تک رخصتی نہ ہوئی ہو جبکہ وہ رخصتی کا خواہاں ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے گھر کی چار دیواری تو کی ہو لیکن ابھی تک چھت نہ ڈالی ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے حاملہ بکریاں اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچے جننے کا منتظر ہو (یہ کہہ کر) پھر وہ جہاد کے لیے روانہ ہوئے اور ایک گاؤں کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت قریب تھا یا ہو چکا تھا۔ انہوں نے آفتاب سے کہا: تو بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اللہ کا تابع فرمان ہوں، پھر یوں دعاء کی: اے اللہ! اسے ہمارے لیے غروب ہونے سے روک دے، چنانچہ اسے روک لیا گیا حتیٰ کہ اللہ نے ان کو فتح سے سرفراز فرمایا۔ پھر انہوں نے مال غنیمت کو اکٹھا کیا اور آگ آئی تا کہ اسے کھائے (بھسم کردے) لیکن آگ نے اسے نہ کھایا (نہ جلایا) اس نبی علیہ السلام نے کہا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، لہٰذا اب ہر قبیلے کا ایک ایک شخص مجھ سے بیعت کرے، چنانچہ ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا: تیرے قبیلے والوں نے چوری کی ہے۔ اب تمہارے قبیلے کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں۔ اس کے بعد دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ اس کے بعد نبی نے فرمایا کہ تم نے ہی خیانت کا ارتکاب کیا ہے، چنانچہ وہ سونے کا سر لائے جو گائے کے سر جیسا تھا۔ اس کو انہوں نے رکھا تو آگ نے آکر مال غنیمت کھالیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مال غنیمت حلال کردیا۔ اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا اس لیے ہماری خاطر مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا۔

مشعل

ترجمہ: صحیح بخاری

کتاب الجہاد

حدیث ۲۳۶: غنیمت اس کا حق ہے جو معرکے میں حاضر ہو

حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا مجھے خیال نہ ہوتا تو میں جو علاقہ فتح کرتا اسے مجاہدین میں تقسیم کردیتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

حدیث ۲۳۷: اگر کوئی حصول غنیمت کے لیے جہاد کرے تو کیا اس کے ثواب میں کمی ہوگی؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ایک شخص حصول غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا شہرت ناموری کے لیے میدان جنگ میں آتا ہے، تیسرا اس لیے لڑتا ہے کہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لیے جنگ میں شرکت کرتا ہے تا کہ اللہ کا دین سربلند ہو، صرف وہ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے۔

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	22 تا 28 ذیقعدہ 1437ھ بمطابق 26 اگست تا 2 ستمبر 2016ء	39

اللّٰھم

حساب میں آسانی کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ:

اے اللہ میرے حساب کو آسان کرنا۔

قندوز کے صوبائی مرکز خان آباد اور ضلع حصارک پر طالبان کا قبضہ، 100 سے زائد اتحادی ہلاک

عمری آپریشن میں تیزی

لشکرگاہ بچانے کے لئے امریکہ نے 300 کمانڈوز اتار دیئے، صوبائی دارالحکومت جانے والے تمام راستوں پر طالبان کا کنٹرول، امریکی فوج ہلمند نہیں بچاسکتی

ایک ہزار سے زائد تازہ دم مجاہدین ہلمند پہنچ گئے، طالبان ترجمان، بادغیس، قندھار میں بھی فورسز پر حملے، 40 اہلکار ہلاک، امریکی بمباری سے متعدد شہری شہید

کمانڈوز کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اتارا گیا، امریکی فوج نے تاخیر کردی، گرم سیر، نوازادہ اور موسیٰ قلعہ کے اضلاع طالبان کے پاس جاچکے، صوبائی انتظامیہ کا اعتراف

مزار شریف، کابل، بغلان میں بھی کئی چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ، کابل ولغمان میں کاروان پر حملہ، 7 ٹینک تباہ، 26 ہلاک وزخمی، قندھار میں 5 اہلکار کام آئے

کابل(نیٹ نیوز) افغانستان میں طالبان نے عمری آپریشن میں زبردست تیزی پیدا کردی، اتحادی فورسز پر پے در پے حملے، فدائی اور دیگر حملوں میں 100 سے زائد اتحادی فوجیوں کو ٹھکانے لگا دیا گیا جبکہ طالبان نے قندوز کے صوبائی مرکز خان آباد، ضلع حصارک پر قبضہ بھی کرلیا، امارت اسلامیہ کے مختلف صوبوں میں طالبان نے مختلف کارروائیوں میں اتحادیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے، کئی چوکیاں فتح، بھاری مقدار میں فوجی اسلحہ اور ساز وسامان بھی غنیمت کرلیا، ایک ہزار سے زائد تازہ دم مجاہدین ہلمند پہنچ گئے، بادغیس، قندھار میں بھی فورسز پر حملے کئے گئے جن میں 40 اہلکار ہلاک ہوگئے، امریکی بمباری سے متعدد شہری شہید ہوگئے، لشکرگاہ کو بچنے کے لئے امریکہ نے 300 کمانڈوز اتار لئے، کمانڈوز کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اتارا گیا، صوبائی انتظامیہ کا اعتراف کیا کہ امریکی فوج نے تاخیر کردی، گرم سیر، نوازادہ اور موسیٰ قلعہ کے اضلاع طالبان کے پاس جاچکے، لشکرگاہ بچانے کے لئے امریکہ نے 300 کمانڈوز اتار دیئے، صوبائی دارالحکومت جانے والے تمام راستوں پر طالبان کا کنٹرول، امریکی فوج ہلمند نہیں بچاسکتی۔ کابل ولغمان، کاروان پر حملہ، 7 ٹینک وگاڑیاں تباہ، 26 ہلاک وزخمی، قندھار میں 5 اہلکار کام آئے۔ مزار شریف، کابل، بغلان میں بھی کئی چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ۔ تفصیلات کے (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

اسرائیلی طیاروں کی غزہ پر بمباری، 3 شہید، امریکہ اور کینیڈا سے مزید 233 یہودی فلسطین منتقل

بیت حانون، بیت لاہیا، شمالی غزہ اور جنوبی و وسطی غزہ میں کم سے کم 60 فضائی اور زمینی حملے، صہیونی پولیس نے تعاقب کر کے فلسطینی شہری جیپ تلے روند ڈالا

اسرائیلی فوجیوں کے غرب اردن میں گھروں پر چھاپے، خواتین اور بچوں پر وحشیانہ تشدد، العراقیب قصبہ 102 ویں مرتبہ منہدم، الفوار کیمپ میں اسرائیلی دہشتگردی میں ایک شہید

مقبوضہ بیت المقدس(نیٹ نیوز) اسرائیلی طیاروں نے غزہ کے مختلف علاقوں پر بمباری کا سلسلہ دوبارہ شروع کردیا، 60 کے قریب زمینی اور فضائی حملے کئے گئے، حملوں میں 3 فلسطینی شہید اور درجنوں زخمی ہوگئے دوسری جانب امریکا اور کینیڈا سے مزید 233 یہودی فلسطین منتقل کردیئے گئے ہیں، اسرائیلی فوجیوں نے غرب اردن میں گھروں پر چھاپے مار کر خواتین اور بچوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا، العراقیب قصبہ 102 ویں مرتبہ منہدم کیا گیا، الفوار کیمپ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہید ہوگیا۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے شہروں میں گھر گھر تلاشی کے دوران 34 افراد کو حراست میں لے لیا گیا صہیونی (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

ایرانی اڈوں سے شامیوں پر روسی طیاروں کی بمباری، 200 افراد شہید، درجنوں زخمی

بمباری حلب کے علاقوں طارق الباب اور الشکور میں کی گئی، شامیوں کو عارضی طبی مراکز میں امداد دی گئی، ایران کا روسی طیاروں کو اڈے دینے کا اعتراف

اردن کے شاہ عبداللہ دوم نے شام کیساتھ سرحدی علاقے میں قائم مہاجر کیمپ تک رسائی دینے کے مطالبے کو مسترد کردیا، روسی بحریہ کے حلب پر میزائل حملے، حسکا میں نقل مکانی

صنعاء(نیٹ نیوز) ایرانی اڈوں سے مسلسل تین روز سے شامیوں پر روسی طیاروں کی بمباری میں 200 افراد شہید اور درجنوں زخمی ہوگئے، شہید ہونے والوں میں عام شہری تھے اور مرنے والے افراد میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، بمباری حلب کے علاقوں طارق الباب اور الشکور میں کی گئی، شامی زخمیوں کو عارضی طبی امدادی مراکز میں طبی امداد دی گئی، ایران نے روسی طیاروں کو اڈے دینے کا اعتراف بھی کیا ہے۔ ادھر روسی بحریہ نے حلب پر حملے سے حسکا سے نقل مکانی شروع ہوگئی۔ ایرانی ایئربیس ہمدان سے روسی طیاروں نے دوسرے روز بھی شامی علاقوں پر بمباری جاری رکھی۔ اس بمباری کے نتیجے میں (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

شام میں روسی طیاروں کی وحشیانہ بمباری کے بعد دھوئیں کے خوفناک بادل بلند ہورہے ہیں

مودی سرکار نے کشمیر کی غذائی ناکہ بندی کردی، اشیاء خورد ونوش ناپید، لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا، مارچ روکنے کیلئے سڑکیں سیل کر کے کرفیو مزید سخت کردیا گیا، وادی ایک بڑی جیل میں تبدیل

بھارتی فوج کی براہ راست فائرنگ، 18 شہید، زخمیوں سے ہسپتال بھر گئے

مودی سرکار کی ہٹ دھرمی برقرار

جھڑپ میں 4 فوجی جہنم واصل

6 افراد کو بڈگام، اننت ناگ میں احتجاج کے دوران، 5 کو ایل او سی پر نشانہ بنایا گیا، 40 سے زائد شدید زخمی، بٹ بالو کی ایس ڈی کالونی میں بھارتی فورسز نے دسویں کے طالبعلم کا سینہ گولیوں سے چھلنی کردیا

برہان وانی کے چہلم میں ہزاروں امڈ آئے، فوجی قافلے پر حملہ، 3 ہلاک، احتجاجی جلوس روکنے کے لئے سڑکوں پر ناکے، علی گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق ایک بار پھر نظر بند، قابض فورسز کے زیر حراست لیکچرار شہید

مسلسل 45 ویں روز بھی کرفیو، کاروباری مراکز، تعلیمی ادارے، پٹرول پمپ بدستور بند، ظالم فوجیوں نے سرینگر میں 7 سالہ بچے پر پیلٹ گن چلادی، پیرامیڈیکل سٹاف کا پیلٹ کے استعمال پر احتجاج

تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے 40 ہزار اضافی نفری تعینات، مسلسل ڈیوٹی دیتے دیتے قابض فوجی حواس باختہ ہونے لگے، بھارتی فوجی نے اپنے ہی ساتھی پر گولیاں برسا دیں، سوپور میں امام مسجد پر تشدد

سرینگر(نیٹ نیوز) مقبوضہ وادی میں مودی سرکار کی ہٹ دھرمی بدستور جاری، مظالم انتہاء کو پہنچ گئے، بھارتی فورسز نے براہ راست فائرنگ کر کے 18 کشمیریوں کو شہید کردیا جبکہ پیلٹ گن کے بے جا استعمال کے باعث زخمیوں سے ہسپتال بھر گئے، بھارتی حکومت نے کشمیر کی ناکہ بندی کردی جس کے باعث اشیاء خوردنی ناپید ہوگئی، لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا، برہان وانی کے چہلم میں ہزاروں افراد امڈ آئے، احتجاجی جلوس کو روکنے کے لئے سڑکوں پر ناکے، سید گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق کو ایک بار پھر نظر بند کردیا گیا، مسلسل 45 ویں روز بھی کرفیو جاری، کاروباری مراکز، تعلیمی ادارے، پٹرول پمپ بدستور بند، ظالم فوجیوں نے سرینگر میں 7 سالہ بچے پر پیلٹ گن چلادی، پیرامیڈیکل سٹاف کا پیلٹ کے استعمال پر احتجاج، مودی حکومت نے تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے مزید 40 ہزار اضافی نفری تعینات کردی، دوسری جانب مسلسل ڈیوٹی دیتے دیتے قابض فوجی حواس اور ذہنی طور پر پاگل پن کا شکار ہونے لگے، بھارتی فوجی نے اپنے ہی ایک ساتھی پر گولیاں برسا دیں، سوپور میں امام مسجد پر تشدد کیا گیا، قابض فوج نے زیر حراست لیکچرار کو شہید کردیا، فورسز نے 6 افراد کو بڈگام، اننت ناگ میں احتجاج کے دوران، 5 کو ایل او سی پر نشانہ بنایا، رواں ہفتے ہزاروں افراد زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی حکومت نے مقبوضہ وادی کو ایک بڑی جیل میں تبدیل کردیا (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

کشمیر ہاتھ سے نکل رہا ہے، بھارتی تجزیہ کار کا اعتراف

کشمیر میں بھارت کیخلاف شدید غصہ - واحد راستہ انہیں آزادی دینا ہے - پریم شنکر

ممبئی(نیٹ نیوز) بھارتی تجزیہ کار کا کہنا ہے کہ کشمیر بھارت کے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ مقبوضہ وادی کو مکمل آزادی دی جائے۔ کشمیریوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ کشمیر کی موجودہ صورتحال سے مرکزی حکومت لاعلم ہے جبکہ کشمیر کے حالات پر پاکستان کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ بھارتی تجزیہ کار اور کالمسٹ پریم شنکر جیہا نے کشمیر کی موجودہ صورتحال کے حوالے سے اپنی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ مقبوضہ وادی کے حالات سے بے خبر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کشمیر بھارتی کنٹرول سے نکالنے کے دھانے پر ہے۔ اگر وزیراعظم مودی نے اقدامات نہ اٹھائے تو کشمیر بھارت کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ بھارت آرٹیکل 370 کو دوبارہ اصل حالت میں لائے جو کہ کشمیر کو دفاع، مواصلات اور خارجہ امور کے ذریعے بھارت سے ملاتا ہے۔ پریم شنکر کا کہنا تھا کہ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ حکومت کو نہتے کشمیریوں پر چھرے اور گولیاں برسا کر کیا حاصل ہو رہا ہے۔ مودی حکومت کشمیر کے حالات سے بے خبر ہے اور وہ نہیں جانتی کہ مقبوضہ وادی کے حالات کو (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

او آئی سی مظالم روکنے کیلئے بھارت پر دباؤ ڈالے، سید علی گیلانی

مودی سرکار کو کشمیریوں کی نسل کشی سے روکنا اقوام متحدہ کی اخلاقی ذمہ داری ہے، مسئلے کے حل کے بغیر خطے امن خطرے میں ہے

سرینگر(نیٹ نیوز) بزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ او آئی سی جرائم روکنے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالے، ان کا کہنا تھا کہ او آئی سی کو کشمیر میں بھارت کی جانب سے ڈھائے جانے والے مظالم کا فوری طور پر نوٹس لینا چاہئے اور کشمیریوں پر بھارتی مظالم رکوانے کے لئے اقدامات کرے، انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کی منصبی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ بھارت کو کشمیریوں کی نسل کشی سے روکے اور محکوم کشمیری عوام کو ان کا پیدائشی حق، حق خود ارادیت دلانے کے لئے عملی

بنگلور میں ایمنسٹی دفتر پر جنونی ہندو انتہاء پسندوں کا دھاوا

لاہور(نمائندہ امت) بھارتی شہر بنگلور میں ایمنسٹی انٹرنیشنل انڈیا کے دفتر ہندو انتہاپسند تنظیم بی جے پی کے طلباء ونگ اے بی وی پی نے دھاوا بول دیا اور اندر گھسنے کی کوشش کی جس پر پولیس سے جھڑپ میں چار طلباء زخمی ہوگئے جبکہ چالیس کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ انتہا پسند طلباء ایمنسٹی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام چند دن قبل ہونے والے پروگرام میں کشمیریوں کے حق میں نعرے لگائے جانے کیخلاف احتجاج کررہے تھے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق اے بی وی پی کے کارکن غیر سرکاری تنظیم کے دفتر کو بند کرنے اور گزشتہ 13 اگست کو یونائیٹڈ تھیولوجیکل سوسائٹی میں منعقدہ ایک پروگرام کے دوران بھارتی فوج کے خلاف مبینہ نعرے بازی کرنے والے افراد کو گرفتار کرنے کے مطالبے پر مظاہرہ کررہے تھے۔ پولیس نے ایمنسٹی انٹرنیشنل انڈیا کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے

عراق: 1700 اہلکاروں کے قتل کا الزام، 36 افراد کو پھانسی

2014ء میں فوجیوں کو مارا گیا تھا، قتل عام کی تصاویر اور ویڈیو جاری ہوچکیں، بعد میں ان افراد کی اجتماعی قبریں بھی ملیں

تکریت(نیٹ نیوز) عراق میں حکام نے سابق امریکی اڈے میں زیر تربیت 1700 فوجیوں کو قتل کرنے کے الزام میں دولت اسلامیہ سے وابستہ 36 افراد کو پھانسی دی ہے۔ فوجیوں کا قتل عام سنہ 2014 میں عراق کے شہر تکریت کے نزدیک کے ایک کیمپ میں اُس وقت ہوا جب تنظیم دولت اسلامیہ نے عراق کے شمالی علاقے پر قبضہ کیا تھا۔ اس قتل عام میں زیادہ تر شیعہ فوجیوں کو مارا گیا جس کے بعد عراق میں غم و غصہ بڑھا اور عراق کی شیعہ ملیشیا (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

اقوام متحدہ انسانی حقوق کا رونا رونے کی بجائے بھارت پر رائے شماری کیلئے دباؤ ڈالا جائے، آسیہ اندرابی

لاہور(نیٹ نیوز) دختران ملت کی سربراہ سیدہ آسیہ اندرابی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا ہے کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا رونا رونے کی (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

شامی جیلوں میں 4 برس میں 18 ہزار افراد تشدد سے جاں بحق ہوئے، ایمنسٹی انٹرنیشنل

لندن(نیٹ نیوز) انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق 2011 سے 2015 کے دوران شام کی جیلوں میں قید 18 ہزار افراد تشدد کے باعث ہلاک ہوچکے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے 'اٹ بریکس دا ہیومن' کے نام سے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

میکسیکو، میں مسلح افراد نے 8 افراد اغواء کے بعد قتل کردیئے

میکسیکو(نیٹ نیو) امریکی ریاست میکسیکو میں مسلح حملہ آوروں نے آٹھ افراد کو اغوا کے بعد موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مسلح حملہ آوروں نے پہلے متعدد گھروں میں لوٹ مار کی 12 گاڑیوں میں سوار حملہ آور علاقے میں خوف اور دہشت کی علامت بنے رہے۔ متعدد گھروں میں لوٹ مار کے بعد آٹھ افراد کو اغوا کر کے لے گئے۔ جن میں 7 مردوں اور ایک خاتون کی لاشیں ملیں۔ میکسیکو تیل کی پیداوار کے ساتھ ساتھ جرائم کا گڑھ بنتا جارہا ہے۔ جہاں منشیات بیچنے کے لیے بھی کئی گروہ سرگرم ہیں۔ میکسیکن آرمی نے مسلح افراد کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن شروع کردیا۔

سعودی عرب میں یمنی باغیوں کا راکٹ حملہ، ایک شخص شہید

متعدد عمارتیں، دکانیں اور گاڑیاں تباہ، ایک پاکستانی بھی زخمی، نجران حملہ باغیوں تیسری کارروائی

ریاض(مانیٹرنگ ڈیسک) یمن سے سعودی عرب کے سرحدی شہر نجران پر حوثی باغیوں کی جانب سے راکٹ حملے میں ایک سعودی شہری شہید جبکہ پاکستانی شہری سمیت 5 یمنی زخمی ہوگئے، سعودی سرکاری میڈیا کے مطابق جاں بحق سعودی اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کردیا گیا ہے، سیکیورٹی فورسز نے علاقے پہنچ کر کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ راکٹ حملے کے باعث متعدد عمارتیں، دکانیں اور گاڑیاں تباہ ہوگئیں ہیں۔ واضح رہے کہ حوثی باغیوں کی جانب سے سرحدی علاقے میں رواں ہفتے کے دوران یہ تیسری کارروائی ہے۔ گزشتہ منگل کو بھی راکٹ حملہ کیا گیا تھا جس میں 7 افراد شہید اور 3 شدید زخمی ہوگئے تھے۔

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

دورکنی علماء وفد کا دورہ ڈیرہ اسماعیل خان، 12 بیانات فرمائے

3500 افراد نے شرکت، نماز باجماعت، قرآن کی تلاوت کے وعدے لئے

ڈیرہ اسماعیل خان(القلم نیوز) شعبہ تبلیغ کے 2 رکنی وفد نے ڈیرہ اسماعیل خان سٹی کلاچی اور پہاڑپور کا تین روزہ دورہ کیا۔ وفد میں مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا ممتاز قادری صاحب شامل تھے۔ علماء حضرات نے 12 بیانات فرمائے، تقریباً 3500 شریک ہو کر مستفید ہوئے۔ علماء کرام نے بیانات (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

مودی سرکار کو منہ کی کھانی پڑے گی، مولوی قمرالزمان کا بھمبر میں خطاب

بھمبر(القلم نیوز) کشمیریوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، مودی سرکار کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ ان خیالات کا اظہار مولوی قمرالزمان نے بھمبر میں منعقدہ آزادی کشمیر کانفرنس سے خطاب (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

شعبہ تبلیغ کے دورکنی وفد کا دورہ لکی مروت، 9 بیانات ہوئے

لکی مروت(القلم نیوز) شعبہ تبلیغ کے دورکنی وفد نے ضلع لکی مروت کا دورہ کیا، دورے کے دوران 9 بیانات ہوئے اور کئی ساتھیوں نے تربیہ، وقف قربانی اور چرم کے ارادے کیے۔

"تحریک کشمیر قرآن مجید کی گستاخی سے شروع ہوئی"

جہاد میں ایمان کی حفاظت ہے، مولانا استاد عبدالرشید، مولانا عمیر کا بنوں میں خطاب

بنوں(القلم نیوز) تحریک کشمیر قرآن مجید کی گستاخی سے شروع ہوئی ہے اور قرآن مجید کے لائے ہوئے احکام ونظام کا نفاذ کر کے دم لیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا استاد عبدالرشید صاحب اور مولانا عمیر صاحب نے بنوں میں اپنے میں خطاب فرمایا۔ شعبہ تبلیغ کے وفد نے ضلع بنوں کا سہ روزہ دورہ کیا۔ اس (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

جامع مسجد ملیر کراچی میں ماہانہ اجتماع، 300 افراد کی شرکت

مولانا محمد الیاس قاسمی نے بیان فرمایا، بھائی عارف عیدالاضحیٰ کے اہداف لئے

کراچی(القلم نیوز) صوبہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ کراچی میں بعد نماز ظہر جامع مسجد رشیدیہ ملیر شکی میں ماہانہ اجتماع ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اسیر ہند شعبہ دعوت کے منتظم حضرت مولانا محمد الیاس قاسمی نے جماعتی سہ نکاتی نصاب کلمہ، نماز اور جہاد کے موضوع پر بیان فرمایا۔ اس (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

مولانا الیاس قاسمی کا چشتیاں میں جمعہ پر کلمہ، نماز اور جہاد پر مفصل بیان

چشتیاں(القلم نیوز) مولانا الیاس قاسمی صاحب نے چشتیاں میں کلمہ، نماز اور جہاد پر مفصل بیان فرمایا جبکہ چک مدرسہ میں سب بھائیوں نے دورات کے وعدے کئے۔ تفصیلات کے مطابق چشتیاں (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

بھارت میں ڈاکٹر نے زہریلے انجکشن لگا کر 6 افراد کو ہلاک کردیا

ڈاکٹر اور معاون نرس کی گرفتاری ایک مریض کے لاپتہ ہونے کے بعد عمل میں آئی

ممبئی(نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مہاراشٹرا میں پولیس نے مہلک انجکشن لگا کر 5 خواتین اور ایک مرد کو اگلے جہان پہنچانے والے ڈاکٹر اور اس کی معاون نرس کو گرفتار کرلیا، ان افراد کی لاشیں بھی ڈاکٹر کے فارم ہاؤس سے برآمد کرلی گئیں جس کے بعد علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔ ریاست مہاراشٹرا میں ڈاکٹر کی گرفتاری اس کے ایک مریض کے لاپتہ ہونے کے بعد عمل میں آئی، پولیس نے ڈاکٹر سے لاپتہ شخص کے حوالے سے پوچھ گچھ کی تو وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکا جس پر اسے باقاعدہ طور پر گرفتار کر کے تفتیش کی گئی، (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

امریکا میں خواتین قیدیوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ

وجہ غربت، وسائل کی کمی قرار، جیلوں میں قیدی خواتین کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگئیں

واشنگٹن(نیٹ نیوز) امریکی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہوگیا، آج امریکہ کی کوئی ایسی کاؤنٹی نہیں جہاں خاتون قیدی نہ ہو جبکہ 1970ء میں ہر چار میں سے صرف ایک جیل میں خاتون قیدی تھی۔ امریکی اخبار کے مطابق امریکی جیلوں میں مردوں کے مقابلے میں خواتین قیدیوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے، جس کی وجہ غربت، وسائل کی کمی، بے روزگاری اور تعلیم کی کمی ہے۔ امریکی تھنک ٹینک کے مطابق امریکہ میں 1970ء کے مقابلے میں جیلوں میں خواتین قیدی 14 گنا زیادہ ہیں۔ یہ شرح مردوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

لال چوک میں کشمیریوں کا داخلہ بند کردیا گیا

سرینگر(نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں سرینگر کے مرکزی علاقے لال چوک میں لوگوں کا داخلہ بند کردیا گیا ہے۔ قابض بھارتی فوج نے مرکزی علاقے کو جانے والے سارے راستوں پر مورچہ بندی کر کے اور رکاوٹیں رکھ کر بند کردیا ہے۔ بھارتی فوجیوں نے علاقے کو گھیر رکھا ہے جبکہ مسافروں اور راہ گیروں کو متبادل راستے اختیار کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا تھا کہ آج ہڑتال کی کال نہیں دی گئی تھی بلکہ لوگ ادویات، ضروری گھریلو اشیا اور مریضوں کو ہسپتال لے جانے کیلئے گھروں سے باہر نکلے لیکن پھر بھی قابض (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

ترکی دھماکوں سے لرز اٹھا، 58 افراد جاں بحق، 384 زخمی

صوبہ غازی عنتاب میں شادی کی تقریب میں بم دھماکے میں 52 افراد جاں بحق ہوئے، بیشتر کی حالت نازک، ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ

صوبے وان اور الازیغ میں چند گھنٹوں کے دوران 2 دھماکوں میں پولیس افسران، اہلکاروں سمیت 6 افراد ہلاک اور 290 زخمی ہوئے

انقرہ(نیٹ نیوز) ترکی رواں ہفتے بم دھماکوں سے لرز اٹھا مختلف دھماکوں کے دوران 58 افراد جاں بحق جبکہ 384 سے زائد زخمی ہوگئے، بیشتر زخمیوں کی حالت تشویشناک ہونے کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے، مشرقی صوبہ غازی عنتاب میں دھماکے میں 52 افراد جاں بحق جبکہ 94 زخمی ہوئے جبکہ مشرقی صوبے وان اور الازیغ میں چند گھنٹوں کے دوران 2 دھماکوں میں پولیس افسران، اہلکاروں سمیت 6 افراد ہلاک اور 290 زخمی ہوئے۔ بیشتر زخمیوں کی (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

پاکستانیوں سمیت چھ سو پناہ گزین جرمن بدری سے بچ گئے

برلن(نیٹ نیوز) جرمنی میں پاکستانی باشندوں سمیت سیکڑوں پناہ گزین ملک بدری سے بچ گئے۔ 2015 سے لیکر جون 2016 کے دوران 33 ہزار تارکین وطن کو جرمنی سے واپس ان کے آبائی وطن بھیجا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جرمنی میں موجود تارکین وطن آخری وقت تک ملک بدری کے فیصلے کیخلاف ڈٹے رہے اور بعض کو طبی مسائل پیش آئے، جس کی وجہ سے وہ فضائی سفر نہیں کرسکتے تھے۔ جرمن حکومت ان سیکڑوں پناہ گزینوں کو ملک بدر نہ کرسکی۔ جرمن وزارت داخلہ کے مطابق جن ملکوں سے تعلق رکھنے والے غیر ملکیوں نے اپنی ملک بدری کیخلاف مزاحمت کی کوششیں کی ہیں، ان میں پاکستان، صومالیہ، عراق اور کیمرون کے باشندے شامل ہیں۔

چین، چونے کی کان میں آتشزدگی سے 12 افراد ہلاک

واقعہ چین کے صوبے گانسو کے شہر ژانگی میں پیش آیا، مرنیوالوں 3 رضا کار بھی شامل

بیجنگ(نیٹ نیوز) چین میں چونے کی کان میں آتشزدگی کے باعث 12 افراد ہلاک ہو گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق واقعہ چین کے صوبے گانسو کے شہر ژانگی میں پیش آیا جہاں چونے کی ایک کان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس سے 9 افراد کان میں پھنس گئے۔ حکام کے مطابق امدادی کارروائیوں کے دوران کان میں پھنسے افراد کو مردہ حالت میں نکال لیا گیا جبکہ امدادی کارروائیوں کے دوران 3 امدادی (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

یمن: سعودی اتحادی طیاروں کی بمباری سے 70 حوثی باغی ہلاک

حوثی نجران میں سعودی عرب پر حملے کی منصوبہ بندی کررہے تھے، آپریشن میں توپخانے اور اپاچی ہیلی کاپٹروں نے حصہ لیا

صنعاء(نیٹ نیوز) یمن میں آئینی حکومت کی بحالی کے لیے فوجی آپریشن میں شامل عرب اتحادی فوج نے کی بمباری سے 70 حوثی باغی ہلاک ہوگئے ہیں، میڈیا رپورٹس کے مطابق یمن اور سعودی عرب کے درمیان سرحدی شہر نجران میں حملے کی منصوبہ بندی کرنے والے حوثیوں پر بمباری کی (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

نائیجریا کے شمال میں لوگوں کو خوراک کی قلت کا سامنا

نائیجریا(نیٹ نیوز) ریاست بورنو تشدد سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے اور اب خوراک کی بڑھتی ہوئی قلت کے مسائل سر اٹھا رہے ہیں، سات سال سے جاری جنگ نے نائیجریا کے شمال مشرقی علاقے میں انسانی ہمدردی کے حوالے سے ہنگامی صورت حال پیدا کردی ہے۔ ریاست بورنو تشدد سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے اور اب خوراک کی بڑھتی ہوئی قلت کے مسائل سر اٹھا رہے ہیں۔ نائیجریا کی شمال (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

چینی مسلمان سائیکل پر حج ادائیگی کیلئے حجاز مقدس پہنچ گیا

مکہ مکرمہ(نیٹ نیوز) چین سے تعلق رکھنے والا ایک مسلمان سائیکل پر ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کر کے حج بیت اللہ کے لیے سعودی عرب پہنچ گیا۔ سعودی ذرائع ابلاغ نے چین کے اس منفرد عازم حج محمد ماپاؤ چین کے سفر کو غیر معمولی کوریج دی۔ پاؤ چین نے 3 ماہ قبل سفر کا آغاز چین کے علاقے شین جیانگ سے کیا۔ موسم اور سفری صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے وہ آخر کار اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ چین سے پاکستان میں داخل ہو کر حج کے لئے سعودی ویزہ لیا۔ پاکستان سے افغانستان، ایران اور عراق سے ہوتے ہوئے سعودی عرب پہنچا۔ چائینہ سے سعودیہ تک 8 ہزار 150 کلومیٹر (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
ہفت روزہ
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

او، آئی، سی کا قابل تعریف بیان اور عملی اِقدامات کی ضرورت

انسانیت کا ذرہ سا درد بھی اگر کسی انسان کے دل میں ہو تو اسے اہل کشمیر کی حالت زار پر ضرور افسوس اور رنج والم ہوگا، ایسے میں کون نہیں چاہتا ہوگا کہ اس مسئلے کا حل نکالا جائے اور اہل کشمیر کو ان کا حق دیا جائے جس کے لیے وہ نسل در نسل قربانی دیتے چلے آرہے ہیں۔ عالم اسلام سے اسلامی وایمانی رشتہ اور ماضی کی اسلامی سرزمین کا حصہ ہونے کے ناطے تمام عالم اسلام سے ان کا تقاضا بنتا ہے کہ وہ ان کی مدد کریں، چنانچہ حال ہی میں پاکستان کے دورے پر آئے اسلامی سربراہی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل عیاد امین مدنی نے جو بیان دیا ہے وہ بہت ہی خوش آئند ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی صورتحال بھارت کا اندرونی معاملہ نہیں ہے، بھارت کو کشمیر میں ریفرنڈم سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کر کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔ مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں نہتے عوام کے خلاف بھارتی فورسز وحشیانہ طاقت کا استعمال کررہی ہیں، خطے کے امن واستحکام کے لیے کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کا پیدائشی حق دے کر مسئلہ کشمیر کا پرامن حل نکالا جانا چاہیے۔ مشیر خارجہ سرتاج عزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی سربراہی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل عیاد امین مدنی نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بگڑتی ہوئی انسانی حقوق کی صورتحال پر آواز بلند کرے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی صورتحال بھارت کا اندرونی مسئلہ نہیں ہے۔ عیاد امین مدنی نے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کے لیے او آئی سی کے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے کے لیے وقت قریب ہے۔ بھارت کو کشمیر میں ریفرنڈم سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے پاکستان کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے پر آمادگی ظاہر کرنے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کر کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔

عالم اسلام کے تمام ملکوں کو اس بیان کی روشنی میں اب واشگاف طور پر دنیا کو بتانا چاہیے کہ کشمیر جب بھارت کا اندرونی معاملہ نہیں ہے تو اسے حل کرانے میں عالم اسلام کا ساتھ دیں بصورت دیگر عالم اسلام خود عملی اقدامات کا آغاز کرے اور اس بارے میں عالمی طاقتوں کے دباؤ کی کوئی پروا نہ کرے۔ اس قضیے کا حل صرف اہل کشمیر کے لیے ضروری نہیں بلکہ پورے خطے کے امن وامان کے لیے نہایت ضروری ہے۔

آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

دامن تھام صحابہؓ کا
پروفیسر حمزہ نعیم

صیغہ ندا سے ایمان والوں کو خطاب ہے۔ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۷ تک اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے چوتھی یعنی اقرار کلمہ توحید، نماز اور زکوۃ کے بعد روزہ کا ذکر ہے۔ ایک حدیث پاک میں چوتھے نمبر پر حج اور پانچویں نمبر پر روزے کا ذکر ہے......

نماز بدنی عبادت ہے، زکوۃ مالی عبادت ہے، روزہ بھی بدنی عبادت ہے، جبکہ حج کے سفر میں مال اور جان دونوں خرچ ہوتے ہیں تو اس طرح حج بدنی اور مالی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے......اور حج کی ادائیگی میں وسعت مال کی شرط کے ساتھ زندگی بھر میں بس ایک بار بیت اللہ کی حاضری (حج) کا حکم ہے جبکہ زکوۃ مقرر مالی نصاب ہونے پر سال میں ایک دفعہ چالیسواں حصہ اور روزے ہر بالغ عاقل مسلمان پر ہر سال ایک ماہ (رمضان المبارک) میں فرض ہیں۔ ان کے ساتھ علماء نے جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کو بھی ارکان اسلام میں شمار کیا ہے۔ زمین وزمان کا مالک اللہ ہے، لہٰذا اللہ جل جلالہ چاہتے ہیں کہ عملاً حکمرانی اسی کی ہو و کلمة الله هی العلیا......

اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ ”پدرم سلطان بود نہیں“......نحن ابناء اللہ واحباءہ کا نعرہ بھی غلط ہے اور یہ کہنا کہ ہم فرعونوں اور نمرودوں کی اولاد ہیں یا اہل یورپ واہل امریکہ کا اپنا نسلی برتری کا نعرہ یا ایران و برطانیہ کا اپنے کو Devine Rights of Kings کا حامل کہہ کر دوسری انسانیت کو گھٹیا قرار دینا۔ اسی طرح اہل ہند کا برہموں کو بلند ترین نسل اور شودروں کو گھٹیا گرداننا۔ یہ سب گھٹیا ذہنیت کی دلیل ہے۔ بلند ترین اور معزز ترین خاندان قریش سے ہونے کے باوجود رسول دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں“ یعنی خاندانوں قبیلوں اور رنگ ونسل کے امتیاز کی اللہ اور رسول کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں۔ فرمایا کہ الا بالتقوی، ہاں جو کوئی تقوی وطہارت میں آگے ہے وہی افضل ہے......نبی کریم ﷺ نے بھی فرمادیا:

”من بطاء به عمله لم یسرع به نسبه“ (جس کا عمل اسے پیچھے کھینچ لے جائے اس کا خاندانی اعزاز اسے آگے نہیں بڑھا سکتا)

اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اس کا کلمہ بلند ہو اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنادی کہ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ......ایمان والو! اگر تم سچے ایمان والے ہو تو تمہی بلند و برتر رہو گے۔ ایمان شرط ہے بلند مرتبہ ہونا اس کا نتیجہ ہے۔ آج مسلمان کہلانے والے تقریباً پانچ درجن ممالک ہیں جہاں حکمران مسلمان کہلاتے ہیں۔ کم وبیش ڈیڑھ ارب لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ پوری آباد دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ ان کے مقابلے میں یہودی، نصرانی، مجوسی، ہندو اور دوسرے تمام مذاہب کوئی ایک بھی مذہب ایسا نہیں جو مسلمانوں سے تعداد میں زیادہ ہو......لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ مظلوم یہی مسلمان قوم ہے۔ عیسائی، یہودی پوری قوم مسلم ممالک کو غلام بنائے ہوئے ہیں اور مسلمان حکمران یہود و نصاری یعنی امریکہ و یورپ کی اجازت کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھاتے۔ گویا مسلمان عوام اور مسلم حکمران کہیں بھی ”انتم الاعلون“ میں شامل نہیں ہر جگہ اس کے الٹ مسئلہ ہے۔ یعنی ”انتم الاسفلون“ کی تصویر بنے ہوئے ہیں یعنی ”اعلیٰ“ ہونا مشروط تھا مگر وہ شرط ان میں نہیں۔ شرط تھی مومن ہونے کی اور آج مسلم اکثریت مسلم اور مومن کہلاتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہے......

علامہ اقبال مرحوم اہل اسلام کو قومی اور ملی غیرت پیدا کرنے کی دعوت دیتے رہے وہی خودی اور اسلامی انا پیدا کرنے کی دعوت دیتے رہے وہ خودی نہ بیچنے اور شاہین وعقاب بننے کی دعوت دیتے رہے۔ مگر حضرت تھانوی اور علامہ اقبال کے دیے ہوئے نظریہ پاکستان اور تصور پاکستان کو اہل پاکستان نے بھلا دیا۔ بانی پاکستان جگہ جگہ قرآن کو آئین کہتے رہے۔ پاکستان میں آئین قرآن فلاحی نظام نافذ کرنے کی بات کرتے رہے مگر ان کی جلد وفات کے بعد پاکستان کی حکمرانی پر انہی لوگوں نے قبضہ کرلیا جو پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کی بجائے مسلمانوں کی مالی اور دنیوی ترقی کا نعرہ لگا کر وسائل اور ذرائع پر خود قابض ہو گئے۔ عملی طور پر وہ فرنگ بدرنگ کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے۔

انہوں نے ”خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر“ کو چھوڑا اور یورپ وامریکہ کی ذہنی غلامی کو اپنایا۔ اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا، بیرون ملک خزانے بھرے، یورپ اور امریکہ سے ڈکٹیشن لی اور عوام کو لڑاؤ اور حکومت کرو“ کی عوام دشمن پالیسی پر چل کر یہود وہنود کا غلام بنادیا۔ عوام کو دین دشمن جمہوریت کا کھلونا دے دیا اور پھر مار دھاڑ کی سیاست کے ساتھ عوام پر مسلط ہو گئے۔ علامہ اقبال فرما گئے تھے دو سو گدھوں کی سوچ اور فکر کسی مرد پختہ کار کی انسان دوست فکر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسلام کا اپنا ایک نظام ہے جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی نظام نہیں کرسکتا۔ انسانی بہبود اور تہذیب وتمدن نبی آخر الزمان کے عہد سے لے کر آج تک اسلام کا یقین اور عمل اور معاملات بے مثل امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ کیا خوب کہا تھا

ہو جو آج ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

قتال فی سبیل اللہ تو ایک ذہنی کیفیت کے بعد عملی شکل میں آتی ہے اور اللہ کے نبی نے فرمایا تھا ”سنامہ الجہاد“ جہاد تو اونٹ کی آخری چوٹی کوہان ہے اس سے پہلے زکوۃ، روزہ اور حج جیسے اعمال آئیں گے۔ افسوس آج مسلمان نماز کی پابندی میں حد درجہ پیچھے چلے گئے۔ زکوۃ اگر اسلام ممالک میں ہر علاقے والے ادا کریں تو یہ اللہ کی صفات کے خلاف ہے کہ کسی جگہ غربت زیادہ ہو اور زکوۃ تھوڑی۔

ایسا تصور ہی گناہ ہے۔ پھر روزہ کا نمبر ہے کہ یہ روحانی علاج کا ذریعہ ہے۔ اللہ نے فرمایا: ”امید ہے تم متقی بن جاؤ گے یعنی حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتے رہو گے“......

☆......☆......☆

زہریلی تقریر

ابوامامہ

پہلے ذرا ایک تقریر کے کچھ اقتباسات پڑھ لیجئے!

”پاکستان پوری دنیا کے لئے ایک ناسور ہے......

پاکستان پوری دنیا کے لئے ایک عذاب ہے......

پاکستان پوری دنیا کے لئے دہشت گردی کا ٹریننگ سینٹر ہے......

کون سا پاکستان زندہ باد؟

پاکستان مردہ باد......“

یہ تقریر مودی کی بھی نہیں اور اشرف غنی کی بھی نہیں......

نہ یہ برہمداغ بگٹی نے کہا اور حربیار مری نے یہ تقریر نہ دہلی میں ہوئی ہے اور نہ کابل میں......

نہ یہ افغانستان کے کیمپوں میں پناہ گزین کسی شدت پسند نے کی

اور نہ ہی یہ بلوچستان کے فراری کیمپوں میں ہوئی......

یہ تقریر پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کے ایک مجمع سے برسرعام کی گئی......

تقریر کرنے والا پاکستان کی ایک (مبینہ) سیاسی تنظیم کا قائد ہے......

لندن سے ٹیلیفون پر کیے گئے اس خطاب میں جو کچھ کہا گیا اس کا نمونہ آپ نے کالم کے شروع میں دیکھ لیا۔

صرف اتنا بتایئے کہ اگر ان الفاظ کا دسواں یا بیسواں حصہ بھی کسی عالم دین نے کہہ دیا ہوتا تو اب تک کیا قیامت گزر گئی ہوتی؟

اگر کسی اسلام پسند مذہبی یا جہادی تنظیم نے یہ سٹیٹمنٹ دی ہوتی تو اب تک کسی نام سے آپریشن کا آغاز ہو چکا ہوتا؟......

اگر یہ صدا کسی مدرسے سے بلند ہوتی تو اب تک مدارس کے خلاف میڈیا پر کیسا طوفان بدتمیزی برپا ہوتا اور کیسی مہم چھڑ چکی ہوتی......

ہمارے میڈیائی دانشور تو ان لوگوں کو آج تک محب وطن تسلیم کرنے سے انکاری ہیں جن کے آباؤ واجداد واکابر نے پاکستان بننے سے سیاسی اختلاف کیا تھا اگرچہ بعد میں اپنے خون جگر سے اس وطن کی حفاظت اور اس کی آبیاری کرتے رہے......

اس تقریر پر نہ تو پارٹی کالعدم ہوئی......

نہ اس کے ارکان اسمبلی معطل ہوئے......

نہ اثاثے منجمد ہوئے اور نہ اکاؤنٹ سیل......

نہ کوئی آپریشن لانچ ہوا اور نہ قانون حرکت میں آیا......

جو پھرتی اور تیزی دکھائی بھی گئی تو اس عنوان سے کہ حالات خراب کرنے کی کوشش، توڑ پھوڑ، نجی ٹی وی اسٹیشن پر حملہ اور جلاؤ گھیراؤ کی کوشش......

میڈیا یہی بتا رہا ہے کہ بدامنی کے ذمہ داروں کو پکڑا جا رہا ہے مگر اس موضوع پر بات کرنے سے زبانوں پر تالے لگے ہیں......

کیا یہ تقریر محض اتفاق ہے؟......

کیا وقتی اشتعال کا نتیجہ ہے؟......

یا کسی ”دوائی“ کاری ایکشن ہے؟......

ایسا ہرگز نہیں ہے

بھارتی یوم آزادی پر نریندر مودی کی تقریر......

بلوچستان میں گڑبڑی کی ذمہ داری قبول کرنا

افغانستان میں دوستی بارڈر پر نفرت کا پرچار...... پاکستانی پرچم جلانا اور مخالفانہ نعرے بازی

اور پھر آج یہ تقریر اور کراچی کے حالات میں یکدم تلاطم کا برپا ہونا......

یہ سب کچھ آپس میں ملا ہوا ہے......

افغانستان کے ساتھ لگنے والا چمن کا بارڈر اگر قوم کا حافظہ درست کام کررہا ہو تو آج سے ۱۵ سال قبل یہاں سیکیورٹی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی تھی نہ باڑ کی۔ یہ صحیح معنوں میں دوستی بارڈر تھا جہاں ہر وقت دوستی کے مناظر ہی نظر آتے تھے۔ دوستوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر ہم وہاں خود اپنے کندھوں پر بٹھا کر ایسے لوگوں کو لائے جو اب دن رات نفرت کے شعلے برساتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ اس بارڈر کے آرپار ایک ہی قبیلہ آباد ہے۔ ہر خاندان دونوں جانب منقسم ہے۔ پاکستانی پرچم جلانے والے بھی اسی قوم کے فرد ہیں جن کے آدھے خاندان اس طرف آباد ہیں۔ اس قوم کے ”مشر“ صاحب اُس دن افغان سفیر کے ساتھ محو رقص تھے جس دن بارڈر پر پاکستان کے پرچم جلائے جا رہے تھے۔ وہ بھی ہمارے ملک کے ایک اہم سیاسی رہنما ہیں۔ یہ حرکت کرنے سے بھی ان کی پاکستانیت پر کوئی حرف نہیں آیا اور نہ وہ مشکوک ہوئے۔ تو کیا یہاں قانون اور جزاء وسزا صرف دینداروں کی نسبت رکھنے والوں کے لئے رہ گئی ہے؟......

بے دین لوگ سیاست کی آڑ میں، انسانی حقوق کی آڑ میں، میڈیا کی آڑ میں، این جی اوز کی آڑ میں اور قومیت کی آڑ میں اس ملک کو جو گالی چاہے دے دیں، جو نقصان چاہے پہنچالیں ان کے خلاف کوئی ”کامنگ“ آپریشن نہیں ہوتے بلکہ ان کے شنیع جرائم کو دوسرے نام دے کر پردہ داری کی جاتی ہے......

الطاف حسین کی اس تقریر کے بعد کیا اب کوئی شک رہ گیا ہے اس امر میں کہ پاکستان کے حقیقی دشمن کون لوگ ہیں؟

وہ کون سے عناصر ہیں جن کی شہ پر مودی جیسے دشمن پاکستان کو تباہ کرنے کی باتیں کرتے ہیں؟

وہ کون لوگ ہیں جو اس ملک میں غیروں کے ایجنڈے کے نگہبان ہیں؟......

اب بھی اگر اپنے دماغ اور اپنی آنکھوں سے فیصلہ کرنے کی بجائے مغرب کے سوچے ہوئے ایجنڈے کے مطابق ہی دوست دشمن کا تعین کیا جاتا رہے گا اور حقیقی دشمنوں کو نہ پہچانا جائے گا تو شاید اس کا خمیازہ ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر بھگتنا پڑے۔

☆......☆......☆

قربانی کی تاریخ اور فضیلت

سنگِ میل
amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیرپوری

سورۃ المائدہ کی ایک آیت کی تفسیر میں معروف مفسر امام ابن کثیرؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی۔ قربانی کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں یہ تھی کہ جس قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتے تو ایک آگ آسمان سے آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ اسی طریقے کے مطابق آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔

پھر امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وسلاما) پر حق تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت اور مال غنیمت اس کے لئے حلال کردیے گئے۔

قربانی کا سلسلہ انسانیت کے ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں چلتا رہا لیکن قربانی کی ایک خاص شان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعے سے شروع ہوتی ہے اور اسی کی یادگار کی حیثیت سے شریعتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وسلاما) میں قربانی کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ تاریخ انسانیت کا ایک بے مثال اور سبق آموز واقعہ ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کو سورۃ صافات میں کچھ تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اسلام میں مسئلہ قربانی کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے بنیادی یہی واقعہ ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ”جب یہ بچہ اس قابل ہوگیا کہ باپ کے ساتھ چل کر ان کے کاموں میں مددگار بن سکے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتاؤ اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟“

مطلب یہ تھا کہ انبیاء کا خواب بھی بحکم وحی ہوتا ہے، اس طرح خواب میں ذبح کرتے ہوئے دیکھنا حکم ذبح کے مترادف ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم اس حکم خداوندی کی تعمیل کیلئے تیار ہو؟

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم خداوندی کے بعد کسی سے مشورہ لینے کی نہ ضرورت تھی اور نہ ان کے نزدیک تعمیل حکم اس پر موقوف تھی۔ لیکن یہاں صاحب زادے سے مشورہ لینے میں حکمت یہ تھی کہ اوّل تو ان کے عزم وہمت اور اطاعتِ خداوندی کے جذبے کا امتحان ہو جائے، دوسرے اگر وہ اطاعت اختیار کریں تو مستحق ثواب ہو جائیں، کیونکہ ثواب کا مدار قصد ونیت پر ہے۔

تاریخی روایات کے مطابق اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر نو سال ہو چکی تھی۔ (روح البیان)

ان حالات نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قربانی کو کتنا صبر آزما کردیا تھا، اس کا اندازہ لگانا بھی آسان نہیں۔ والد بزرگوار نے سعادت مند بیٹے سے مشورہ لیا تو وہ بھی خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحب زادے تھے، والد بزرگوار کا خواب سن کر فرمایا:

ترجمہ: ”ابا جان! آپ وہ کام کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، مجھے آپ ان شاء اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔“

یہاں جس طرح حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لئے بڑھاپے میں اکلوتے اور ہونہار بیٹے کو قربان کرنے کا حکم ایک انتہائی سخت امتحان تھا۔ اسی طرح صاحبزادے کے لئے اطاعت شعاری میں جان کی بازی لگا دینا بھی کوئی معمولی بات نہ تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس پورے خاندان ہی کو اپنے لئے بنایا تھا، اسی کے آثار ظاہر ہوئے۔

یہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا جذبہ اطاعت تو قابل دید ہے ہی، یہ بات بھی سبق آموز ہے کہ انہوں نے اپنے ارادے اور عزم وہمت پر بھروسا نہیں کیا بلکہ اللہ کے سپرد کر کے ان شاء اللہ فرمایا اور پھر یہ نہیں کہا کہ میں صبر کروں گا بلکہ فرمایا کہ مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے، یہ بھی تواضع کا اظہار ہے کہ صبر واستقلال تنہا میرا کمال نہیں، اللہ کے ہزاروں بندے صابر ہیں، میں بھی ان میں داخل ہو جاؤں گا، اسی تواضع کی برکت تھی کہ اس دشوار گزار منزل کے کسی مرحلے میں بھی ان کے قدم کو لغزش نہیں ہوئی اور یہ یگانہ روزگار باپ اور بیٹے طبعی تقاضوں اور زندگی کی امنگوں کو کچلتے ہوئے اپنے آپ کو قربان کرنے اور کرانے کیلئے قربان گاہ کی طرف چل پڑے۔ خلیل اللہ علیہ السلام کیلئے جو کٹھن منزل سامنے تھی، فرمانبردار صاحب زادے کے اس جواب نے اس کو کسی قدر آسان کردیا، اب یہ یگانہ روزگار باپ اور بیٹے حکم خداوندی کی تعمیل کے لئے گھر سے چل کھڑے ہوئے۔

قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: ”جب باپ اور بیٹے اس عظیم قربانی کے لئے تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے چہرے کے بل کروٹ پر لٹا دیا۔“

اس طرح گرانے میں تواضع بھی تھی اور یہ حکمت بھی کہ اکلوتے بیٹے کا چہرہ سامنے آکر کہیں ہاتھ میں غیر اختیاری لغزش نہ آجائے، بعض روایات میں ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے نزدیک ذبح کی تکمیل کے لئے پوری قوت سے چھری چلائی، لیکن قدرت خداوندی چھری کے عمل میں حائل ہوگئی۔ اسی حالت میں غیبی آواز نے انقلاب برپا کردیا:

ترجمہ: ”ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم آپ نے خواب سچا کر دکھایا۔“

اس کے ساتھ ہی ایک دنبہ حضرت اسمٰعیل کے بجائے قربانی کے لئے نازل کر دیا گیا۔

ترجمہ: ”ہم نے اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ ایک عظیم قربانی بنادیا۔“

اس کو عظیم اس لئے کہا گیا کہ اوّل تو یہ ایک عظیم الشان پیغمبر کا فدیہ تھا، دوسرے اس لئے کہ اس طرح کی قربانی کو قیامت تک جاری رکھنے کا قانون الٰہی بن گیا۔ (روح البیان)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ سب سے زیادہ سخت اور غالباً آخری امتحان تھا، جس میں وہ کوہ استقلال ثابت ہوئے، اس سے پہلے باپ کو اور اعزہ واحباب کو وطن اور مکان کو اور عظیم الشان مال و دولت کو اللہ کے لئے قربان کر چکے تھے اور خود ہی اپنی جان کو قربانی کیلئے پیش کر چکے تھے۔ اب لخت جگر، اکلوتے صاحب زادے کی قربانی میں انتہائی ثابت قدمی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کو سچا کر دکھایا کہ میری موت اور حیات سب اللہ کے لئے ہے۔ (ملخص از کتب تفسیر)

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سنت ابراہیمی کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ہجرت مدینہ کے بعد ہر سال، مسلسل دس سال تک قربانی فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل سینگوں والے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب آپ ﷺ نے ان کا رخ قبلے کی طرف کردیا تو یہ دعا پڑھی:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: ”میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کرلیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر، ہر طرف سے یکسو ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز وعبادت، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سے ہوں۔

اے اللہ یہ قربانی تیری ہی توفیق سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے، محمد (ﷺ) اور اس کی امت کی طرف سے۔ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَکْبَرُ

پھر آپ ﷺ نے انہیں ذبح کر دیا۔ (جابر بن عبداللہؓ: ابوداؤد)

ایک اور حدیث پاک میں قربانی کی فضیلت کا اظہار یوں کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحابؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور کیا تاریخ ہے؟ آپ ﷺ! نے فرمایا: یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے (یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا اور وہ کیا کرتے تھے، ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو اور میری امت کو بھی دیا گیا ہے) ان صحابہؓ نے عرض کیا: پھر ہمارے لئے یا رسول اللہ ﷺ! ان قربانیوں میں کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا: تو کیا اون کا بھی یارسول اللہ ﷺ یہی حساب ہے؟ (اس سوال کا مطلب تھا کہ بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، اونٹ جیسے جانور جن کی کھال پر گائے، بیل یا بکری کی طرح کے بال نہیں ہوتے بلکہ اون ہوتا ہے، اور یقیناً ان میں سے ایک ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں بال ہوتے ہیں، تو کیا ان اون والے جانوروں کی قربانی کا ثواب بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی کی شرح سے ملے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح اور اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی۔ (مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہمیں اپنے دین کی سربلندی کے لیے جذبہ قربانی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بڑے مشن کا آغاز (۲)

زنداں کے مسافر
ابوجندل شفیق

گزشتہ سے پیوستہ

کوٹ بھلوال جیل کا علاقہ گول مٹول، پتھروں اور ریتلی مٹی والا ہے۔ اسیران ساتھیوں نے اپنے سیلوں کے پیچھے چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنا رکھیں تھیں۔ پتھر نکال نکال کر کیاریوں کے باہر کناروں پر لگا رکھے تھے۔ پتھر بڑے بڑے سائز کے تھے۔ کٹوچ روزانہ آکر ہمارے سیلوں کے پیچھے نظر گاڑے پتھروں کو یوں دیکھتا گویا گنتی کررہا ہے پھر ہماری بنائی کیاریاں دیکھ کر مطمئن ہو جاتا (جن میں کسی نے پودینہ تو کسی نے ٹماٹر لگا رکھے تھے) کہ یہ وقت پاس کرنے کو قیدیوں نے لگا رکھا ہوگا۔ وقت گزرتا رہا اس دوران کئی دیگر جیلوں سے پاکستانی اسیران کو بھی اسی جیل میں منتقل کیا جانے لگا جس کی سیکیورٹی حکومت ہند نے اپنے زعم کے مطابق ناقابل تسخیر بنا دی تھی۔

سی آر پی ایف (سینٹرل ریزرو پولیس فورس) کی نفری کافی تعداد میں بڑھا دی گئی تھی۔ کچھ جدید طرز کی مخصوص گاڑیاں جیل کی بڑی دیوار کے ساتھ راؤنڈ لگاتی رہتی تھیں۔ اس کے علاوہ مورچوں میں بھی باہر اضافہ کر دیا گیا تھا۔ ہمارے دو بلاک یعنی بلاک نمبر۱۲ اور بلاک نمبر۱۳ کو تو جیل کے اندر جیل بنایا ہوا تھا، ان دونوں بلاکوں کے گرد ہر وقت مسلح فورس کا پہرہ اور گشت تھا۔

وہ جو مشہور مقولہ ہے نا کہ ”چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی“، گویا اسی جیل کے بارے میں کہا گیا ہو۔ شروع میں تو پاکستانی مجاہد قیدی اس جیل میں کم تھے رفتہ رفتہ تعداد بڑھتی گئی۔ سیل کم بندے زیادہ ہو گئے۔ ایک ایک سیل میں دو دو تین۔ تعداد بڑھی تو جیل حکام نے ساتھ والا بلاک نمبر۱۲ بھی کھولا اور کچھ ہمارے قیدی بھائیوں کو اس بلاک میں منتقل کر دیا گیا۔ سرنگ لگانے کا مشورہ چونکہ بلاک نمبر۱۳ میں ہی ہو چکا تھا لہٰذا فیصلہ برقرار تھا۔ اس بلاک میں جو بیرونی دیوار سے قریب بھی تھا، مناسب جگہ سرنگ کے لئے مل گئی۔ وہ تھی گٹر لائن۔ تھی بھی بے استعمال۔ کام شروع ہو گیا۔ مشینوں اور اوزاروں کی ضرورت تو پڑتی تھی۔ تو اس کی بھی تفصیلات سنیے:

کوہ کن لوگوں کے پاس آپ نے دیکھا ہوگا کیسے کیسے آلات اور اوزار پھر ساتھ میں مشینری ہوتی ہے۔ یہاں تو جیل ہے کسی مارکیٹ تک بھی رسائی نہیں کہ مرضی کی چیز خرید لائیں۔ ہاں پر یہ تو مومن سپاہی تھے:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

جو میسر ہوا کام شروع، چھوٹے چھوٹے سریوں کے ٹکڑے، چوب دار لکڑی کے ٹکڑے، کہیں سے ایک دو مستریوں والی تیسی ہاتھ لگ گئی۔ آدمی کے قد کے برابر ایک لکڑی جس کے آگے چپٹے قدرے موٹے لوہے کا ٹکڑا لگا کر بنایا گیا ایک اوزار جسے آپ کوئی بھی نام دے سکتے۔

اور ایک کھوکھلی اینٹیں بنانے والی مشین۔ پتھر کھینچنے والی خود ساختہ چیز، سرنگ قریباً ۱۵ فٹ لمبی کھودی گئی تھی تو زیرزمین آکسیجن کا مسئلہ تھا۔ سرنگ میں تھوڑا آگے جا کر سانسیں اکھڑنے لگتی تھیں اس کا انتظام تاکہ سانسیں بحال رہ سکیں۔ سانسوں پر بہرکیف اثرات آجاتے تھے۔ اس کے علاج کا انتظام سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کام کی ترتیب القاء فرمادیتے۔ کسی موقع پر مشکل پیش آتی تو سورہ یٰس شریف والے عمل اور دعاؤں سے مدد لی جاتی جو الحمدللہ تیر بہدف نسخہ تھا۔ ویسے تو روزانہ کا الحمدللہ اجتماعی معمول تھا۔ سورۃ یٰس شریف کا ۴۱ بار ورد، جب مشکل پیش آتی تو حضرت امیر محترم تمام اپنے ساتھیوں کو جمع فرما کر یہ عمل کروا کر دعا فرماتے۔ بفضلہٖ مسئلہ حل ہو جاتا۔ ایسے کئی بار پریشانی کے اس دوران مرحلے پیش آئے۔ ان میں ایک کا ذکر فی الحال باقی موقع بموقع۔ (باقی آئندہ)

مجاہدین کرام کیلئے ایک حدیث سے خوشخبری

مولانا محمد عارف

مشکوۃ شریف کی کئی احادیث میں لمبی عمر کی فضیلت آئی ہے جب کہ لمبی عمر نیکی کے ساتھ گزارے ورنہ تباہی و بربادی کا باعث ہوگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا کہ سب سے بہترین آدمی کون ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من طال عمره، وحسن عمله جس کی لمبی عمر ہو اور اعمال نیک ہوں، پھر پوچھا گیا بدترین آدمی کون ہے تو فرمایا من طال عمره، وساء عمله، جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہو (بعض لوگ جب بڑے بڑے بدمعاش کافر، فاسق جہاد میں مجاہدین کرام کے نشانے پر نہیں آتے تو کہتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں مارے جاتے تو اس حدیث میں جواب ہے کہ ایسے بدبختوں کو اللہ پاک کی طرف سے لمبی عمر ملی ہوتی ہے جو ان کی تباہی و بربادی اور جہنم میں خوب سزا کا باعث ہوگا)۔

اسی طرح مشکوۃ میں اسی باب کے تحت دو حدیثیں مذکور ہیں پہلی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ دو افراد نے اکٹھے اسلام قبول کیا ایک لڑائی میں ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور ایک غازی بنا اور ایک کچھ عرصہ بعد اپنے گھر میں وفات پاگئے تو وفات پانے والے اس شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگئے تو صحابہ کرامؓ کے سوال کرنے پر کہ شہید بعد میں کیوں جنت میں داخل ہوئے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے تہلیل (لا الہ الا اللہ)، تسبیح، نماز وغیرہ کی وجہ سے جو اس شہید کے مقابلے میں عمر کی زیادتی کی زیادہ نیکیاں کرگئے۔ اس وجہ سے اپنے ساتھی سے جنت میں پہلے چلے گئے اور شہید بعد میں۔ ایک اور حدیث جو اس باب میں ہے، جس سے تین صحابہ کرامؓ کا تذکرہ ہے ایک صحابی نے تینوں کو اپنے ہاں ٹھہرایا جنگ کے دوران ان میں سے ایک شہید ہوگئے سال بعد دوسرے وفات پاگئے گھر میں پھر سال بعد تیسرے اپنے گھر میں وفات پاگئے تو اس صحابی نے جس نے ٹھکانہ دیا تھا تینوں صحابہ کرامؓ کو خواب میں دیکھا کہ جس میں سب سے بعد میں وفات پانے والے پہلے ساتھی سے جو شہید ہوئے تھے اور جو گھر میں وفات پاگئے تھے ان سے درجہ بڑھ گئے تھے اور ان سے پہلے جنت میں داخل ہوگئے پھر اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوئے جو ان سے قبل گھر میں وفات پاگئے تھے پھر آخر میں شہید جنت میں داخل ہوگے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کو اشکال ہوا کہ شہید کا بڑا درجہ ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضور سید المجاہدین اور گھمسان کی جنگوں والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی تہلیل و تسبیح وروزے نمازیں جو اضافہ تھا ان کی نیکیوں کے مقابلے عمر کی لمبے ہونے کی وجہ سے وہ کہاں جائیں گے، یعنی کلمہ طیبہ کا ورد، تسبیحات، نمازوں اور روزوں و دیگر عبادات جو عمر کی زیادتی کی وجہ سے بڑھ گئے تھے اس وجہ سے وہ جنت میں پہلے داخل ہوئے، پھر دوسرے ساتھی ایک سالہ عبادت کی زیادہ کی وجہ سے جنگ میں شہید ہونے والوں میں پہلے جنت میں داخل ہوگئے۔

اب ان احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ نیک انسان کیلئے عمر کی زیادتی جنت میں ترقی کا باعث ہے تو جو مجاہدین کرام عرصہ دراز سے جہاد میں مسلسل مصروف ہیں اور شوق شہادت سے سرشار ہیں اور بار بار محاذوں کا رخ کرتے ہیں تاکہ ہمیں محبوب اللہ پاک کی ملاقات، حوروں سے شادی، جنت کی دائمی نعمتیں نصیب ہوں بذریعہ جام شہادت ان کے لئے خوشخبری ہے کہ نماز، روزوں، کلمہ طیبہ کا ورد اور تسبیحات جنت میں درجات کا باعث ہوتے ہیں لمبی عمر کی وجہ سے۔ تو ذرا سوچئے جہاد فی سبیل اللہ جو افضل ترین عمل ہے اس پر آپ کی عمر جتنی زیادہ ہوگی لمبی ہوگی تو خوب درجات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ ان احادیث میں آنے والے فضائل کے آپ مجاہدین کرام خوب خوب مستحق ہوں گے۔ اس لئے دیر سے ملنے والی شہادت... جنت میں اعلیٰ مقامات کی طرف ترقی کا ذریعہ ہے۔

اب ایک اور بات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ان احادیث سے صرف لمبی عمر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے نیک مومن مسلمان کیلئے۔ اور یہ احادیث آپ کو مشکوۃ کتاب الجہاد میں نہیں ملیں گی بلکہ صاحب مشکوۃ نے اس کو الگ کتاب میں ذکر کیا ہے اور الگ باب باندھا ہے مگر بعض نادان اس کا ایک غلط مطلب لیتے اور ان احادیث سے جہاد فی سبیل اللہ اور شہادت کی اہمیت کم کر کے اپنے آپ کو گناہگار کرتے ہیں، اپنا نقصان کرتے نہ کہ جہاد کا اور نہ ہی شہید کا۔ اپنی مجلسوں میں کہتے ہیں دیکھو مجاہد شہید بعد میں جنت میں گیا اور جو گھر میں وفات پاگئے پہلے شہید ہونے والے سے بڑھ گئے۔ لوگوں کے دماغ میں غیر محسوس طریقے سے شہادت اور جہاد کے اعلیٰ درجات کم کر کے بتلاتے ہیں، اللہ کی پناہ۔ حالانکہ اس سے قطعاً یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے۔ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا زبردست جواب اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ میں دیا ہے کہ شہید سے پہلے کیوں جنت میں داخل ہوئے بعد میں گھر میں وفات پانے والے؟

”خلاصہ“ جواب، تمام صحابہ کرام، مرابطین مجاہدین تھے ان کی نیت کی وجہ سے ان کو گھر بیٹھے بھی شہادت کا اجر ملتا تھی کونکہ وہ شہادت کی تمنا کرتے تھے۔ ظاہر ہے ان احادیث میں جو صحابہ بعد میں اپنے گھر میں وفات پاگئے وہ بھی شہادت کا درجہ پاگئے۔ تو جنگ جہاد کا شہید اور یہ شہداء جو گھر میں وفات پاگئے ان کو سب کو شہادت میں برابر کا درجہ ملا۔ ہاں عمر کی زیادتی نیکیوں کی زیادتی کا باعث بنا اس لئے کثرت نیکیوں کی وجہ سے بعد میں شہید ہونے والے (بلحاظ نیت وجذبہٴ جہاد وشوق شہادت سے) دوسرے ساتھیوں سے بڑھ گئے۔ سب مجاہد تھے اور غازی اور سب شہید۔ ان احادیث سے لوگ غلط مطلب، نکالتے ہیں ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اس سے جہاد کو نقصان تو نہ ہوگا کیونکہ جہاد تو جب تک قرآن کریم ہے اس وقت تک جاری رہے گا۔ عادل کا عدل، ظالم کا ظلم اور گمراہ نام نہاد صوفی ازم کے علمبرداروں کی صوفیت جہاد کا خاتمہ نہیں کرسکتے۔

یا اللہ یہ چند سطر میں نے صرف اصلاح کیلئے لکھی ہیں اور اس وقت بعد نماز عصر جمعہ کے دن متہ سنگ کی مسجد میں بیٹھا ہوں محض تیرے فضل وکرم سے تیرے راستے جہاد کے لئے افضل عبادت، افضل ترین عمل کیلئے، شہادت پانے کیلئے تیری ملاقات کیلئے نکلا ہوں۔ یا اللہ یہ تمام باتیں دیگر سب مضامین اور کتاب، محاذ جنگ، مسلمان بھائیوں کے اصلاح کا ذریعہ بنا۔ آمین ثم آمین۔

اور اہل حق کے مجاہدین، تبلیغی جماعت، دینی مدارس اور اہل خانقاہ وتصوف و تزکیہ کے ذریعہ کافروں، منافقوں، فاسقوں ظالموں کی اصلاح فرما۔ آمین ثم آمین۔

حج بیت اللہ کی فرضیت وبرکات (۱)

امیر افضل اعوان

اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں دین حق پر پیدا کیا اور امت محمدی پر اجر وثواب، رحمت، بخشش، برکت وفضیلت کے در کھول دیئے، اسلام کی عمارت جن ستونوں پر استوار ہے حج اس میں چوتھے درجہ پر فائز اور تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان عاقل بالغ شخص پر فرض ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی کشادگی دی ہو کہ وہ حرمین شریفین آنے جانے پر نہ صرف قادر ہو بلکہ واپسی تک اپنے اہل وعیال کے مصارف بھی برداشت کرسکتا ہو، لغوی اعتبار سے کسی عظمت والی جگہ یا چیز کا بار بار بکثرت قصد و ارادے کو کہتے ہیں جب کہ شریعت کی اصطلاح میں مخصوص اعمال کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت وقصد کو حج کہا جاتا ہے، تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ حج کا رواج اگرچہ سیدنا حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے ہے مگر اس وقت فرضیت کا حکم نہ تھا، حج کی فرضیت امت محمدی کے لئے خاص تحفہ خداوندی ہے، خانہ کعبہ کی تعمیر بھی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کی اور قرآن کریم میں ذکر ہے کہ جب آپؑ دونوں خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو آپؑ نے اللہ پاک سے دعا کی کہ ”اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے“ سورہ البقرہ، آیت128، خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران یہ دونوں پیغمبرؑ ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کر رہے تھے کہ الٰہی! ہماری یہ خدمت قبول فرما اور اپنا مسلم (مطیع فرماں) بنا، اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلم قوم پیدا کر، مسلم وہ ہوتا ہے جو اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کردے اور اپنے آپ کو کلیتاً اللہ کے سپرد کردے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے، اس عقیدے اور طرز عمل کا نام اسلام ہے اور یہی تمام انبیاء کا دین رہا ہے۔

مسلمانوں پر حج ہجرت کے بعد 9 ہجری کے آخر میں فرض ہوا اس وقت حج کا زمانہ نہ ہونے کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے اگلے سال دس ہجری کو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع بھی کہتے ہیں اس کے بعد آپ ﷺ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے، حج کی فرضیت قرآن مجید احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے، قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر موجود ہے کہ ”اللہ نے کعبہ کو جو بزرگی والا گھر ہے لوگوں کے لیے قیام کا باعث کردیا ہے، عزت والے مہینے، حرم میں قربانی والے جانور کو اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کو لے جائیں یہ اس لیے ہے کہ تم جان لو کہ بیشک اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے“ سورہ المائدہ، آیت 97، اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے کہ ”اس میں ظاہر نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے“ سورہ آل عمران، آیت 97، یہاں واضح کردیا گیا کہ حج کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور جو مالی لحاظ سے کشادگی کے باوجود حج نہ کرے تو اس کا وبال اسی کے سر ہوگا۔

قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ میں بھی حج کی فرضیت بارے تاکید کی گئی، ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے ”ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام (کا قصر پانچ ستونوں) پر بنایا گیا ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ﷺ ہیں، نماز پڑھنا، زکواۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا“ صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 7، یہاں آپ ﷺ نے بیان فرمادیا کہ کلمہ، نماز، روزہ اور زکواۃ کے ساتھ ساتھ حج اسلام کا بنیادی رکن ہے کہ جس پر دین کی عمارت قائم ہے، حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے سے انسان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں گویا وہ آج ہی دنیا میں آیا ہو، اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا تو اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) ہوگا جس دن سے اس کی ماں نے جنا تھا“ صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 1461، اس حدیث میں حج کرنے والے انسان کے ماں کے پیٹ سے جنے جانے کی نسبت دی گئی مگر یہاں یہ امر قابل توجہ ہے کہ اس کے بعد وہ کوئی گناہ نہ کرے، ایک اور حدیث میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ”حضرت منصورؓ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور ان ساری حدیثوں میں ہے کہ جس آدمی نے حج کیا اور پھر نہ تو کوئی بیہودہ باتیں کیں اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا“ صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 799، ہمارے معاشرہ میں یہ سوچ تیزی سے پروان چڑھ رہی ہے کہ حج کرلیا تو پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور اب ہم آئندہ کے لئے آزاد ہیں متذکرہ بالا احادیث کی روشنی میں بخوبی علم ہوتا کہ ہماری یہ سوچ دراصل ہمارے بیمار معاشرے کی عکاس ہے اس کا حقیقت اور دین سے کوئی تعلق نہیں۔

حج کی فرضیت بارے بنیادی طور پر جو شرائط بیان کی جاتی ہیں ان میں اول مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ مالی استطاعت رکھنا، اس کے بعد ذی شعور، آزاد، بالغ اور حج کی فرضیت سے باخبر ہونا شامل ہے، مالی طور پر استطاعت کا مطلب یہاں یہ ہے کہ یہ سرمایہ اہل وعیال کے حج سے واپسی تک کے اخراجات سمیت دوا دارو، سواری، اپنے پیشے کے آلات، مرمت مکان و دیگر ضروریات سے فاضل و زائد ہو لہٰذا اگر مکان، زمین، مال، تجارت اور آلات پیشہ وغیرہ ضرورت سے زائد ہوں تو ان کو فروخت کر کے حج کا ادا کرنا ضروری ہے (باقی آئندہ)

☆......☆......☆

آبِ زمزم

تاریخ، فضائل، فوائد، احکام، آداب

3

محمد عبیدالرحمٰن

آب زمزم کے فضائل، خصائص اور برکات

آب زمزم کے فضائل اور برکات بہت زیادہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں؟...... آخر یہ جنت کا پانی ہے اور اس میں سرکار دوعالم ﷺ کا لعاب مبارک ملا ہوا ہے...... یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے کے اولیاء، صلحاء، علماء، اتقیاء سب اس کے عاشق اور حریص رہے ہیں۔ ذیل میں ہم ان فضائل وخصائص کی ایک اجمالی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک کی ضروری تشریح اور تفصیل عرض کر دی جائے گی، اور اس بارے میں جو روایات وآثار مروی ہیں ان کو بھی ساتھ، ساتھ نقل کر دیا جائے گا، انشاء اللہ۔

(۱) آب زمزم: جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔

(۲) آب زمزم: ان ثمرات میں سے پہلے ثمرہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطاء فرمائے۔

(۳) آب زمزم: مکۃ المکرمہ کی آبادی اور زندگی کا سبب بنا۔

(۴) آب زمزم: حرم شریف میں موجود اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

(۵) آب زمزم: بیت اللہ شریف کے پاس موجود نعمتوں اور منافع میں سے ایک اعظم ترین منافع اور نعمت ہے۔

(۶) آب زمزم: روئے ارض پر موجود پانیوں میں سب سے بہترین پانی ہے۔

(۷) آب زمزم: جس کا ظہور سید الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے ہوا۔

(۸) آب زمزم: زمین کے سب سے مقدس ومطہر مقام پر جاری ہوا۔

(۹) آب زمزم: وہ پانی، جس سے سرتاج دوجہاں ﷺ کے قلب اطہر کو کئی بار غسل دیا گیا۔

(۱۰) آب زمزم: وہ پانی، جس میں سرور کائنات ﷺ نے اپنا لعاب مبارک شامل فرما کر اس کی برکت کو چار چاند لگا دیے۔

(۱۱) آب زمزم: پانی کا پانی اور طعام کا طعام۔

(۱۲) آب زمزم: جس میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔

(۱۳) آب زمزم: جس میں خصوصیت کے ساتھ بخار سے شفاء رکھی گئی ہے۔

(۱۴) آب زمزم: سر کے درد کو ختم کرتا ہے اور اسے دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

(۱۵) آب زمزم: جس بھی (جائز) مقصد کے لیے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔

(۱۶) آب زمزم: جس کو پیٹ بھر کر اتنا پی لینا کہ پسلیاں تن جائیں، ایمان کی علامت اور نفاق سے براءت ہے۔

(۱۷) آب زمزم: نیک لوگوں کا مشروب ہے۔

(۱۸) آب زمزم: جس کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

(۱۹) آب زمزم: سب سے بہترین تحفہ اور اعلیٰ ترین ضیافت ہے۔

(۲۰) آب زمزم: بہت زیادہ پیے جانے کے باوجود ختم نہ ہونے والا پانی۔

(۲۱) آب زمزم: جسم کو بہت زیادہ قوت دیتا ہے۔

(۲۲) آب زمزم: اہل کتاب کے علماء کے ہاں سونے سے زیادہ قیمتی اور محبوب ہے۔

(۲۳) آب زمزم: جس کی اہل کتاب کی کتابوں میں یوں مدح سرائی کی گئی: "جس نے زمزم کا ایک چلو سر پر ڈال لیا وہ کبھی رسوانہ ہوگا۔"

آئیے! اب ان میں سے ہر ایک خصوصیت پر ترتیب وار کچھ تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں اور اس بارے میں منقول روایات وآثار پڑھتے ہیں۔

(۱) آب زمزم: جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (ایک اثر) مروی ہے (جس کا مفہوم یہ ہے) کہ:

"ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر کر مرگیا۔ ایک شخص کنویں میں اترا اور اسے باہر نکال لیا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حکم فرمایا کہ کنویں میں جتنا پانی ہے سارا نکال لیا جائے (تاکہ کنواں پاک ہو جائے)۔ اور آپ رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے جو کنویں میں تھا، فرمایا:

"اپنا ڈول اس چشمے کی جانب رکھو جو بیت اللہ شریف کی طرف سے آرہا ہے، کیونکہ وہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۱۶۲، وسندہٗ صحیح)

یہ اثر اگرچہ موقوف ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، لیکن چونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے، جس کے بارے میں اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی بات نہیں کی جاسکتی، اس لیے یہ حدیثِ مرفوع کے حکم میں ہے۔ اور یہ اصول حدیث کا ایک مسلّم ضابطہ ہے۔

امام قرطبیؒ نے "الجامع لاحکام القرآن" میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"زمزم میں رکن حجر اسود کی طرف سے آنے والا چشمہ جنت کا چشمہ ہے"۔ (اخبار مکہ، ۹/۳۰ح)

باقی رہی یہ بات کہ جنت کا چشمہ دنیا میں کیسے؟؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی اور دلیل ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے جنت کا چشمہ زمین پر جاری فرما دیا، جیسا کہ "ریاض الجنۃ" کی شکل میں جنت کا ٹکڑا زمین پر رکھ دیا۔

(۲) آب زمزم: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو عطاء ہونے والا پہلا ثمرہ

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت حاجر اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو بیت اللہ شریف کے پاس بے آب وگیاہ ویرانے میں چھوڑ کر واپس ہوئے اور پہاڑ کے درے کے پاس پہنچے تو بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوگئے اور ہاتھ بلند کر کے ان الفاظ میں دعاء مانگی:

﴿رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ﴾

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو حرمت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے، جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی۔ ہمارے پروردگار! (یہ میں نے اس لیے کیا) تاکہ یہ نماز قائم کریں، لہٰذا لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے کشش پیدا کیجیے، اور ان کو پھلوں کا رزق عطاء فرمائیے، تاکہ وہ شکر گزار بنیں۔" (سورۃ ابراہیم/آیت رقم ۳۷)

اس دعاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ" فرما کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے "ثمرات" یعنی پھل اور ہر نعمت الٰہی کا نچوڑ اور اعلیٰ ترین حصہ عطاء فرمانے کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعاء قبول فرمائی اور سب سے پہلے جو "ثمرہ" عطاء فرمایا، وہ "آب زمزم" تھا۔

(۳) آب زمزم: مکۃ المکرمہ کی آبادی کا سبب

آب زمزم کے مناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مکۃ المکرمہ کی آبادی اور اس میں انسانی زندگی کے وجود اور نشو ونما کا سبب آب زمزم بنا۔ کیونکہ زمزم کے ظہور سے پہلے یہ جگہ بالکل بے آباد اور ویران تھی۔ دور، دور تک انسانی زندگی کا تصور ہی نہ تھا۔ کیونکہ یہ سارا علاقہ خشک اور بنجر تھا اور ظاہر ہے کہ پانی کے بغیر کوئی ذی روح چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب زمزم کا ظہور ہوا، تو یمن کا قبیلہ "جرہم" یہاں آکر آباد ہوا اور رفتہ رفتہ مکہ مکرمہ ایک شہر کی صورت اختیار کر گیا۔ تفصیلی قصہ گذر چکا ہے۔

(۴) آب زمزم: حرم شریف میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ. فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾

ترجمہ: "حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا یقینی طور پر وہ ہے جو مکہ میں واقع ہے (اور بنانے کے وقت ہی سے) برکتوں والا اور دنیا جہان کے لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے۔ اس میں روشن نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوتا ہے امن پاتا ہے۔ اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔ اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔" (آیت رقم/۹۶، ۹۷)

مشہور امام، فقیہ، محدث محمد بن عمر المعروف "بحرق" اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"حرم میں موجود "آیات بینات" میں سے چند آیات (نشانیاں) یہ ہیں۔ حجر اسود، حطیم کعبہ، جبریل علیہ السلام کی ایڑی کی ضرب سے زمزم کا جاری ہونا، جس کا پینا بیماریوں سے شفاء اور جسموں کے لیے غذاء ہے اور وہ ایسا پانی ہے جو کھانے پینے سے مستغنی کر دیتا ہے۔"

(تبصرۃ الحضرۃ الأحمدیہ الشاهیہ بسیرۃ الحضرۃ الأحمدیہ النبویہ، ۱/۸۳، طبعۃ الانصاری/ ص ۸۱، طبعۃ دار الحاوی)

علاوہ ازیں! علامہ قرطبیؒ نے "الجامع لأحکام القرآن" (۴/ ۱۳۹) میں اور دیگر کئی مفسرین کرام نے زمزم کو "آیات بینات" میں شمار فرمایا ہے۔ اور یہ بھی آب زمزم کی ایک بہت بڑی فضیلت اور خصوصیت ہے۔

(۵) آب زمزم: بیت اللہ کے منافع میں سے ایک بڑا نفع

سورۃ الحج میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ م بَهِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ. فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ﴾

ترجمہ: "اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے راستوں سے سفر کرنے والی ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو (لمبے سفر سے) دبلی ہو گئیں ہوں۔ تاکہ وہ ان فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں اور متعین دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطاء کیے ہیں۔ چنانچہ (مسلمانو) ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔" (آیت رقم/۲۷، ۲۸)

وہ بڑے بڑے منافع جن کو حاجی اور عمرہ کرنے والے "حرم مکی" میں پاتے ہیں، ان میں سے ایک عظیم ترین نفع "آب زمزم" ہے۔ لوگ یہ بابرکت پانی پیتے ہیں اور اس کی برکت سے نفاق سے براءت حاصل کرتے ہیں، صحت اور قوت پاتے ہیں، بیماریوں سے نجات حاصل کرتے ہیں، اس میں شامل حضور ﷺ کے لعاب مبارک کے مزے لوٹتے ہیں اور اپنے دلِ عاشق کی پیاس بجھاتے ہیں اور زمزم پیتے وقت مقبول دعاؤں کے خزانے لوٹتے ہیں، کیونکہ زمزم پیتے وقت جو دعاء کی جائے اسے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور ایسے ہی دنیا و آخرت کی کوئی بھی حاجت اس کے ذریعے پوری کراتے ہیں، کیونکہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آب زمزم جس بھی (جائز) مقصد کے لیے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ بالخصوص اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو شفاء کی تاثیر رکھی ہے وہ بہت عجیب، حیرت انگیز اور طاقتور ہے۔ کتنے ہی ایسے لاعلاج مریض تھے کہ جن کے علاج سے دنیا بھر کے ڈاکٹر اور اطباء عاجز آگئے تھے اور کوئی بھی علاج بارآور نہ ہو رہا تھا، لیکن جب انہوں نے آب زمزم شفاء کی نیت سے پیا، یا اس سے غسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء یاب فرما دیا۔ سو سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے "خیر عظیم" کا یہ دروازہ ایمان والوں کے لیے کھول دیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ پوری امت مسلمہ، اولین وآخرین کی طرف سے سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ کو بہترین جزاء عطاء فرمائیں اور ان پر کروڑوں رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرمائیں کہ انہوں نے اس "خیر عظیم" کی طرف اپنی امت کی رہنمائی فرمائی۔

(۶) آب زمزم: زمین پر موجود سب سے بہترین پانی

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روئے ارض پر موجود پانیوں میں سب سے بہترین پانی زمزم کا ہے۔ اس میں کھانے کا کھانا ہے اور بیماری سے شفاء ہے۔"

(الترغیب والترہیب، ۲/ ۲۰۹: الطبرانی فی الکبیر ۱۱/ ۹۸ ورواتہ ثقات)

اس حدیث مبارکہ میں نبی صادق و مصدوق ﷺ جو کہ اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے، جو بھی فرماتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے، صاف صاف اعلان فرمارہے ہیں کہ زمین کے پانیوں میں علی الاطلاق سب سے افضل، اشرف اور بہترین پانی آب زمزم ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی زمزم کی فضیلت اور برتری کو نہ سمجھ پائے اور اس کو اس کا صحیح مقام نہ دے، یا دوسری چیزوں یا مشروبات کو فضیلت دیتا پھرے تو اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ یا تو اس کا ایمان کمزور ہے یا پھر وہ زمزم کی حقیقت اور فضیلت سے جاہل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب مسلمانوں کو اس بابرکت پانی کی قدر کرنے اور اس سے دنیا وآخرت کے منافع اور فوائد سمیٹنے کی سمجھ اور توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔ (ملخص از: فضل ماء زمزم، ص/۸۱ تا ۹۲)

(جاری ہے)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

((مشاہدات ایران وتاثرات))

کاروان از زاهدان سوي بجستان شد روان
مولد بُو داوَ و وهم خواجهٔ اجمیردان
درمدرسه زائل احبابم ضیافت خوب کرد
درمجالس علم احقر هم نصیحت خوب کرد
از بجستان سوي نیشا پور شد یاران کرام
مَرقدِ عطّار شیخ و مَولِد مُسلمِ امام
ازرهِ بیهق و سفرائن بسطام آمدیم
برمزار با یزید از بهر اکرام آمدیم
قائد و سَر اولیاء در وقت خود شد با یزید
هم مربي سالکان و عارفان بُد بایزید
مست و مخمور از شرابِ عشق گشته با یزید
رحمت حق بر مزارش باد دایم بر مزید
بعده خرقان کو مسکن براي بُوالحسن
مرشدِ محمود غزني شیخ کامل در زمن
پس ازین جُرجانِ رفته کاروان عاشقان
در مدرسه گش ضیافت کرد مارا دلبران
بعد ازین رفتیم سوي‌طوس و هم مشهدرضا
مسکن و مرقد غزالي هم علي پیشوا
طوس مسکن بود شاهان قدیم و شاعران
تربیت گاهي براي عالمان و عارفان

باب الفیض

10

حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالقیس محمد امیرؒ (فاضل دارالعلوم دیوبند)

خدائے قدوس کی ذات وصفات وافعال وحکمت دنیا وآخرت کی تخلیق سے اور یہ وضاحت بطور امثال کے ہوتی ہے اسی لیے اہل معرفت نے اپنے عجز کا اقرار کر کے کہا ہے:

"**ماعرفناک حق معرفتک**"

ترجمہ: الٰہی ہم نے تجھے حق طور پر نہیں پہچانا۔

اسی واسطے عارفین نے کہا ہے: "**ان منتهی معرفة الله الاعتراف بالعجز من معرفته**"

ترجمہ: اللہ کی معرفت کی انتہاء یہ ہے کہ اس کی معرفت سے عجز کا اعتراف کرے۔ (قطب الارشاد)

اور علم مکاشفہ صدیقین ومقربین کا علم ہے۔ بعض عارفین نے کہا ہے: "**من لم يكن له نصيب من هذاالعلم اخاف عليه سوء الخاتمة وادنیٰ النصيب منه التصديق به وتسليمه لا صله**"

ترجمہ: جو کوئی علم مکاشفہ سے محروم ہو اس کا برا خاتمہ ہونے کا خوف ہے اور ادنیٰ حصہ مکاشفہ کا یہ ہے کہ اہل مکاشفہ کی تصدیق کی جائے اور اسے درست مانا جائے۔ (قطب الارشاد)

وقال لاخير من كان فيه خصلتان لم يفتح له شئی من هذاالعلم بدعة وكبر

ترجمہ: اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں یہ دو خصلتیں ہوں: تکبر وغرور اور ساتھ بدعت بھی اور اس کو کشف بھی نہیں ہوتا۔ (قطب الارشاد)

(۲) دوسرا علم مقصود لغیب ہے وہ بھی دو قسم پر ہے:

(۱) محمود یعنی پسندیدہ (۲) مذموم یعنی برا۔

علم محمود قرآن پاک واحادیث اور فقہ کا ہے اور علم مذموم منطق، علم نجوم، علم سحر، علم رمل، علم فال اور علم شعبدہ وغیرہ کا ہے۔

اسرار لفظ اللہ

صوفیائے عظام دل سے "اللہ، اللہ" کرتے ہیں یا "اللہ ھو" کرتے ہیں۔ بیعت کرتے وقت بھی مریدین کو اسی کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ باقی صفاتی نام ہیں اور یہی اسم اعظم ہے بشرطیکہ اس کا ذکر اور اس کا فکر اور اس کی طرز صحیح ہو۔ اگر ہم لفظ "اللہ" سے الف کو گرا دیں، تو "للہ" رہ جاتا ہے یعنی اللہ کے لیے اور اگر الف اور لام دونوں کو گرا دیں تو "لہ" رہ جاتا ہے یعنی اس کے لیے اور اگر یہ لام بھی گرا دیں تو "ہ" رہ جائے گا یعنی وہ، پس معلوم ہوا کہ لفظ "اللہ" قطب الاسماء ہے اس کے سب حروف بالذات قائم ہیں۔ یہ بات کسی اور اسم میں نہیں ہے۔

اسم اللہ کے چار حرف ہیں ایک الف اور دولام اور ایک ھا اور طبعیتیں بھی چار ہیں۔ آبی، آتشی، خاکی اور بادی اور سمتیں بھی چار ہیں۔ شمال، جنوب، مشرق، مغرب اور ملائکہ تسبیح بھی چار ہیں۔ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزازیل (علیہم السلام)۔

کلمہ طیبہ میں بھی اسم ذات لفظ "اللہ" مذکور ہے۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے معنی یہ ہوئے **لامقصود الا اللہ. لامعبود الا اللہ. لامطلوب الا اللہ. لاموجود الا اللہ** ۔ کہ صرف خدا تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے۔ وہی معبود ہے وہی مطلوب ہے وہی موجود۔ جب ذاکر کے دل میں یہ معانی منکشف ہو جائیں اور یہ ذکر غالب ہو جائے تو عجائبات کا مشاہدہ کرے۔

بعض فقراء اس طرح ذکر کرتے ہیں:

حسبی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ. یعنی مجھے میرا رب کافی وافی بزرگ اللہ تعالیٰ ہی ہے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اللہ پاک کا درود سلام ہو خدا تعالیٰ کے سوا میرا معبود میرا مقصود میرا مطلوب کوئی بھی نہیں ہے۔

اولیاء اللہ واصل بمقام مشاہدہ اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہوتے ہیں جن کی زیارت سے دل کو فائدہ ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ "**ھم جلساء الله**" وہ اللہ پاک کے جلیس ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا۔ "**ھم قوم لایشقی جلیسھم**" اولیاء اللہ کی مجلس اور صحبت سے دنیا اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متعلق ہو جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی صحبت اکسیر اعظم ہے۔

دل کے اوپر کا دروازہ ذکر جلی (ذکر بالجہر) سے کھلتا ہے اور نیچے کا دروازہ ذکر خفی سے کھلتا ہے۔ اوپر والا دروازہ جسم سے ملا ہوا ہے اور دل کے نیچے والا دروازہ روح سے ملا ہوا ہے اور دل بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے ہے۔ جب ذکر قلبی اور ذکر خفی کر کے دل کو جھاڑ دیں دل سے گندگی اور نجاست کو نکالیں یعنی دل سے کینہ، بغض، حسد، غرور، تکبر، خیالات غیر، توجہ الی الغیر کو جڑ سے اکھیڑ دیں پھر "اللہ اللہ" یا "اللہ ھو" خفی دل دل میں کرتے جائیں یہاں تک کہ ذکر کا غلبہ حاصل ہو جائے اسی طرح سے دل کی مشق کرتے رہیں تاکہ انوارات وتجلیات کا نزول وظہور ہو جائے۔

عرش اور دل

حدیث شریف میں وارد ہے: "**قلب المؤمن عرش الله تعالیٰ**" "مؤمن کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہے۔"

عرش کا وجود بدلتا نہیں اور علم اختراعات میں اول چیز ہے اور وہی عالم ابد ہے اور اسی کی طرف روحوں کو عروج ہوتا ہے اور اسی میں عقلوں کے مرتبے ہیں اور رحمت کے انوار بھی اسی میں ہیں۔ بعض عارفین کو اس عرش کا مکاشفہ اسی طور سے ہوا ہے جس طرح کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہوا تھا۔ جب کہ رسول خدا ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ: اے حارثہ! تم نے کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں نے ایمان کے ساتھ صبح کی یعنی صبح کو میں نے اپنے تئیں (یعنی آپنے آپ کو مومن دیکھا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ایمان کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے اپنے نفس کو دنیا کے سامنے پیش کیا مگر میں نے دیکھا کہ اس کے نزدیک سونا اور پتھر اور زندہ اور مردہ اور فقیر اور غنی سب برابر تھے اور گویا کہ میں خدا تعالیٰ کا عرش اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں اور لوگ حساب کے واسطے لے جائے جارہے ہیں اور دوزخ اور جنت بھی میرے سامنے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارثہ تم نے پہچان لیا۔ اس کو لازم پکڑے رہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب روح پاک حالت میں سوتی ہے تو وہ عرش کے نیچے رات گزارتی ہے۔

دل کے اندر تین جوف ہیں:

(۱) اوپر کی طرف جہاں سے کہ وہ موٹائی میں ہے۔ اس جوف کے اندر ایک نور روشن ہے اور وہی جگہ اسلام کی ہے۔

(۲) دوسرا جوف وسط قلب میں ہے۔ اس میں بھی ایک نور روشن ہے اور وہ ذکر وفکر کا مقام ہے۔ یعنی اطمینان روح کے خیالات کا محل ہے۔

(۳) تیسرا جوف قلب کے آخر میں ہے اور یہ حصہ سارے قلب میں نرم ولطیف ہے اور اسی کا نام فواد ہے۔ ایمان اور عقل، نور اور تصوف اور اسرار کی جگہ بھی اسی میں ہے۔ یہی عقل کی میزان اور حکمتوں کا منبع ہے۔ اسی فواد کی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے یہ عالم ملکوت کے حقائق کو اور عالم علوی کلی جزئی اسرار اور موازین حقائق کو ادراک کرتا ہے یہی فواد انوار وہبی اور اسرار علوی کا محل ہے اسی چشم بصیرت کی شان میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: "**فانها لاتعمی الابصار ولكن تعمی القلوب التی فی الصدور**"

دل کے تینوں جوفوں کی نورانی آنکھیں ہیں۔ روحیں تین ہیں۔ روح الامین، روح القدس، روح الامر۔

روح الامین کی وحی دل کے جوف اول پر دلالت کرتی ہے۔ روح القدس کی جوف دوئم پر۔ روح الامر کی جوف سوئم پر۔ دل کا نقشہ اور اس کی نورانی آنکھوں کا نقشہ یہ ہے:

جگہ/اسلام
مقام ذکر وفکر
ایمان واسرار کی جگہ

پس اپنے دل کو تمام کدورتوں سے اور کینہ وبغض وحسد سے اور عداوت سے خالی کر کے صرف اللہ کے ذکر سے معمور کیا جائے۔ دل کی درستگی سے ایمان درست اور دل کی کجی سے ایمان کی کجی ہے۔ دل کی درستگی سے تمام اعضائے بنی آدم درست ہیں۔ دل کی کجی سے تمام اعضائے بنی آدم کج ہیں۔ نجات اسی کے لیے ہے جس کا دل سلیم ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں: "**الامن اتی الله بقلب سلیم**" "مگر جو خدا تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔ عرش الٰہی کے انوار کا نزول بھی سلیم اور ایمان دار انسان پر ہوتا ہے اور یہی باعث نجات ہے۔

☆......☆......☆

بقیہ: کلمہ حق

سب کے سب آدم علیہ السلام (کی اولاد ہو) اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے (پیدا کیا گیا ہے) (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی) اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ وحواؑ) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا دانا اور بڑا باخبر ہے، نہ کسی عربی کو عجمی پر برتری حاصل ہے اور نہ کوئی عجمی کسی عربی پر فضیلت رکھتا ہے، نہ سیاہ فام سرخ فام پر فوقیت رکھتا ہے نہ سرخ فام سیاہ فام پر، فضیلت وبرتری کا معیار صرف تقویٰ پر ہے، کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہ، حاضرین نے جواب دیا! ہاں۔

لوگو! حقیقت یہ ہے کہ شیطان قطعی مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ کبھی اس کی تمہاری اس سرزمین عرب میں پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات پر راضی ہے کہ عبادت کے سوا دوسرے ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم (گناہ کے اعتبار سے) معمولی خیال کرتے ہو، اپنے دین کے معاملہ میں اس سے چوکنا رہو۔

لوگو! امن کے مہینہ کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں کہ ایک سال تو اس (مہینے) کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام، تاکہ ادب کے مہینوں کی جو خدا نے مقرر کئے ہیں گنتی پوری کر لیں، پس اس طرح جسے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حلال کرتے ہیں اور جسے اللہ نے حلال کیا ہے اسے حرام کر لیتے ہیں (چنانچہ) وہ ایک سال ماہ صفر کو حلال کر لیتے ہیں (اور دوسرے سال حرام) اور ماہ محرم کو ایک سال حرام سمجھتے ہیں (اور دوسرے سال حلال۔)

زمانہ چکر کاٹ کر اسی ہیئت پر آگیا ہے جس ہیئت پر کہ اسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن بنایا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے (جن کا ذکر) کتاب اللہ میں ہے، آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں تین یکے بعد دیگرے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں، اور ایک الگ رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان میں ہے، یہ دین قیم ہے، پس آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو، سنو کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا فرش تمہارے غیر سے نہ روندوائیں اور کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر میں میں داخل نہ ہونے دیں، جس کو تم ناگوار سمجھتے ہو، الا یہ کہ تمہاری اجازت ہو، اور وہ کوئی کھلی بے حیائی کی بات نہ کریں اور کسی امر خیر میں نافرمانی نہ کریں، پس اگر تمہیں ان کی طرف سے سرکشی کا خوف ہو تو اللہ رب العزت کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان کو نصیحت کرو، اور مجبور کرو، اور ان کی خوابگاہوں سے علیحدگی اختیار کرلو، اور انہیں مارو، ایسی مار جو شدید نہ ہو، کہ جس سے نشان پڑ جائے، پھر اگر وہ (کسی مرحلہ میں) باز آجائیں اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تو وہ شرعی قاعدہ کے مطابق نان ونفقہ کی حقدار ہیں۔

بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کیلئے کسی چیز پر قادر نہیں، (یعنی محکوم ہیں) اور بلاشبہ تم نے ان کو بامان اللہ حاصل کیا ہے (یعنی حق تعالیٰ کا ان سے عہد امان ہے) اور ان کو اپنے اوپر اللہ کے کلمات (احکام) کے ساتھ حلال کیا ہے۔ لہٰذا خواتین کے باب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو (یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔

آپ ﷺ نے (دو مرتبہ تاکیداً ارشاد فرمایا) اپنے غلاموں سے اچھا سلوک کرو، ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو، اگر وہ ایسا گناہ کر بیٹھیں، جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو اللہ کے بندو! انہیں فروخت کر دو، اور ان کو عذاب نہ دو، سنو کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

لوگو! اپنے امیر کی بات سنو، اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو جو مقطوع الانف ہو امیر بنا دیا جائے، جبکہ وہ تمہارے معاملات میں کتاب اللہ کو نافذ کرے۔

سمجھ سے کام لو، لوگو! اور میری بات سنو میں نے تم لوگوں تک حق تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا، اور میں تمہارے درمیان روشن چیز چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، یعنی کتاب اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پس تم اس پر عمل پیرا رہو۔

لوگو! بات سنو بلاشبہ میں نے پیغام رسانی کا فرض ادا کر دیا۔ اسے سمجھو تاکہ تم جان لو، کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کیلئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے الا یہ کہ وہ خوش دلی سے اس کو کچھ دیدے، خبردار! کسی عورت کیلئے یہ روا نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دیدے، سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

خبردار! میرے بعد کفر کی طرف نہ پلٹ جانا، اس طرح کہ تم میں سے بعض مسلمان بعض دوسرے مسلمانوں کی گردن کاٹنے لگیں، سنو کیا میں نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے بنی آدم! اللہ جل شانہٗ نے ہر حقدار کا حق رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے میراث کا حصہ مقرر فرمایا ہے اب کسی وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں (یعنی اب کوئی شخص اپنے وارث کے لئے میراث کے معاملہ میں کوئی وصیت نہ کرے، ورثاء کو ان کے مقررہ حصہ شرعی کے مطابق حصہ ملے گا) اور (کسی شخص کیلئے کسی غیر وارث کے حق میں) اپنے تہائی مال کی مقدار سے زائد کی وصیت جائز نہیں۔

خبردار! بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، اور زانی کیلئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

سنو! جس نے نفرت کے باعث اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب خود کو منسوب کیا (یعنی قوم نسبت تبدیل کی) یا کسی غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا بنایا، اس پر خدائے تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فدیہ قبول نہیں فرمائیں گے۔

غور سے سنو! کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اس کی اپنی ذات پر ہے، خبردار! مجرم جرم نہیں کرتا ہے کہ جس کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر ہو اور نہ کوئی بیٹا جرم کرتا ہے جس کی ذمہ داری اس کے والد پر ہو۔

لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت وجود میں آئے گی، سنو! بلاشبہ میری دعوت کے سوا ہر نبی کی دعوت ختم ہو چکی کہ میں نے اس کو اپنے پروردگار کے پاس قیامت تک کیلئے جمع فرما دیا ہے (یعنی اب کسی اور کو عطا نہ ہوگی) یہ حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام (قیامت کے دن) کثرت تعداد پر فخر کریں گے، پس تم مجھ کو (اپنی بداعمالی سے) رسوا مت کرنا، میں حوض کوثر کے دروازے پر تمہارے انتظار میں رہوں گا۔

سنو! اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو، (اور ایک روایت میں ہے) اور اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرو، اور سربراہوں کی اطاعت کرو، اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے فرمایا کہ (اسی خطبہ میں) آپ ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم فرمایا، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کرو اس لئے کہ ...... شاید تم مجھ کو میرے اس سال کے بعد ...... نہ دیکھ سکو (میرے ہی سامنے صدقہ کر دو تاکہ میں تمہارا گواہ بن جاؤں۔)

اور آپ ﷺ نے اہل یمن کیلئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا، کہ وہ اس مقام سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر چلیں، اور اہل عراق کیلئے ذات عرق کو میقات قرار دیا، یا اہل مشرق کیلئے، (راوی کو اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ آپ ﷺ نے اہل عراق فرمایا یا اہل مشرق۔)

میں تم کو آگاہ کرتا ہوں، مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں، میں تم کو خبر دیتا ہوں مؤمن کون ہے؟ مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان ومال کے باب میں مامون رہیں، اور میں تم کو بتاتا ہوں مہاجر کون ہے؟ مہاجر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ برائیوں کو ترک کر دے، اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی راہ میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

اور مومن کی ذات (جان ومال) مومن پر حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت، اس پر اس کا گوشت حرام ہے کہ وہ جسے غیبت کے ذریعہ کھاتا ہے، اور مومن کی عزت اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو خراب کرے، اور مومن کا چہرہ اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو طمانچہ مارے، اور مومن کی ایذا، اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو ایذا دے، اور حرام ہے اس پر کہ وہ مومن کو تکلیف رسانی کیلئے دھکا دے۔

اللہ تعالیٰ کے ذمہ ڈال کر قسمیں نہ کھاؤ (مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی وہ ضرور فلاں کام کرے گا) اس لئے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ قسم کھائی اللہ تعالیٰ اس کا جھوٹ ظاہر کر دے گا۔)

اور حق تعالیٰ کے حضور مجھ سے بھی باز پرس ہوگی اور تم سے بھی اور تم سے میرے (پیغام رسانی کے) بارے میں سوال کیا جائے گا، بتاؤ کیا جواب دو گے؟ سامعین نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے، کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام پہنچا دیے، اور تبلیغ کا (رسالت کا) حق ادا کر دیا۔ اور نصیحت وخیر خواہی کی تکمیل فرما دی، پس آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے (پھر) سوال فرمایا: کیا تم اس بات کے گواہ نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے، اور موت برحق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، جس میں کوئی شبہ نہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو زندہ کرے گا، حاضرین نے جواب دیا کہ ہاں ہم ان باتوں کے گواہ ہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور تم بھی اس حوض پر پہنچو گے، وہ ایسا حوض ہے کہ اس کی وسعت بصرہ سے مقام صنعاء کے مابین مسافت کے برابر ہے، اس پر ستاروں کی مقدار کے برابر چاندی کے گلاس ہیں، اور جس وقت تم حوض کوثر پر آؤ گے تو میں ثقلین (کتاب وسنت) کے متعلق تم سے سوال کروں گا، پس سوچ لو کہ تم ان دونوں کے باب میں کیسی جانشینی کرو گے، ثقل اکبر، کتاب اللہ ہے اور اس کے ایک کنارہ کا سرشتہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے، پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو، راہ راست سے نہ ہٹو، اور نہ اس کو تبدیل کرو، اور میرے عترت میرے اہل بیت ہیں اور خدائے لطیف وخبیر نے مجھے آگاہ فرما دیا ہے کہ وہ دونوں (کتاب وعترت) کبھی جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوں۔

بلاشبہ صدقہ (وزکوٰۃ) نہ میرے لئے حلال اور نہ میرے اہل بیت کے لئے (اور بطور مثال وتاکید) آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کی گردن کے متصل پیٹھ سے ایک بال پکڑا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس بال کے برابر ہم وزن زکوٰۃ بھی ان کیلئے جائز نہیں۔

اور ارشاد فرمایا! کہ جو اس وقت موجود ہے وہ میرا پیغام ان تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے ممکن ہے وہ شخص جسے بات پہنچائی جائے وہ بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو، سنو! کیا میں نے خدائے تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟

تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ پر اس وقت قیام عرفہ کے دوران یہ آیت نازل ہوئی:

(ترجمہ) "آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمہارے لئے بطور طریق زندگی اسلام سے راضی ہو گیا"

اس وقت عالم یہ تھا کہ شرک مضمحل ہو چکا تھا، اور کسی شخص نے (زمانہ جاہلیت کی روش پر) کعبۃ اللہ کا برہنہ ہو کر طواف نہیں کیا۔

۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچ کر آپ ﷺ نے ۶۳ اونٹ خود اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے۔ ۳۷ اونٹ حضرت علیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربان کیے۔ پھر منیٰ میں بھی عرفات کی طرح کا خطبہ دیا اور سر مبارک منڈوانے کے بعد بال مبارک بطور تبرک صحابہ میں تقسیم فرمائے۔ پھر آخر میں طواف وداع کر کے ذی الحجہ کے آخر میں واپس مدینہ کی طرف سفر فرمایا۔ آخری آیت نازل ہونے کے بعد تقریباً اکیاسی دن دنیا میں رہنے کے بعد اپنی امت سے رخصت ہوئے...... **صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم**۔

☆......☆......☆

کیلیفورنیا جنگل کی آگ آبادی تک آپہنچی، سینکڑوں عمارتیں تباہ، 82ہزار افراد کا انخلاء

جنگل راکھ کا ڈھیر، ہر سال موسم کی تبدیلی کے دوران خشک ہوا سے آگ لگ جاتی ہے، سالانہ تین ارب ڈالر اخراجات

کیلیفورنیا(نیٹ نیوز) کیلی فورنیا میں جنگل کی آگ آبادی تک آپہنچی، سینکڑوں عمارتیں تباہ ہوگئیں، 82ہزار افراد انخلاء پر مجبور ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ ہفتے بھڑکنے والی آگ اب تک 105 مکانات اور 213 عمارتوں کو تباہ کرچکی ہے۔ امریکا کی ریاست کیلیفورنیا کے جنگلات میں ہر سال کی طرح رواں برس بھی شدید آگ نے بڑے حصے کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اس امریکی ریاست کے جنگل میں ہر سال آگ کی لپیٹ میں ہزاروں ایکڑ زمین آجاتی ہے، جس سے مالی نقصان تو ہوتا ہی ہے۔ کیلیفورنیا میں موسم کی تبدیلی کے دوران خشک ہوا سے جنگل یا درختوں میں آگ لگ جاتی ہے۔ 1990 کے بعد آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے دورانیے میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے جبکہ ایک اندازے کے مطابق اس پر سالانہ 3 ارب ڈالر کا سرمایہ بھی خرچ ہورہا ہے۔

کیلیفورنیا میں جنگل کی آگ نے 26 مربع میل کے علاقے کو اپنی لپیٹ لے رکھا ہے جس سے سینکڑوں مکان تباہ ہوگئے

کنٹرول لائن پر اسرائیلی ریڈار سسٹم نصب کرنے کا بھارتی فیصلہ

سسٹم کی تنصیب سے کشمیری مجاہدین کی مبینہ دراندازی پر قابو پایا جاسکتا ہے، فوجی حکام

لاہور(نیٹ نیوز) بھارتی فوج نے کشمیری مجاہدین کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں پر قابو پانے میں ناکامی پر کنٹرول لائن پر اسرائیلی ریڈار سسٹم نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں بھارتی بارڈر سکیورٹی فورس کے اعلیٰ افسروں کی ایک ٹیم اگلے ماہ اسرائیل کا دورہ کررہی ہے۔ بھارتی فوجی افسران اپنے دورہ اسرائیل کے دوران اسرائیلی ماہرین سے ریڈار سسٹم کے آپریشن کی ٹریننگ بھی حاصل کریں گے۔ ان ریڈاروں کو کنٹرول لائن پر ان علاقوں میں نصب کیا جائے گا جہاں سے بھارتی فوج سمجھتی ہے کہ ان راستوں کو کشمیری مجاہدین آسان گزرگاہ کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ بھارتی میڈیا کی طرف سے ایک اعلیٰ سکیورٹی افسر کی فراہم کردہ معلومات کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی سے بنائے گئے ان راڈاروں میں ایسے حساس سنسر لگے ہوئے ہیں جن سے کسی بھی موسم اور کسی بھی وقت انسانوں کی نقل وحرکت کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اس راڈار پر آنے والی سگنلوں کی مانیٹرنگ کے لئے ایک ایسا کنٹرول روم قائم کیا جارہا ہے جو دن رات یعنی چوبیس گھنٹے کام کرتا رہے گا اور ان سے حاصل ہونے والے سگنلوں کو مدنظر رکھ کر اگلے اقدامات کئے جائیںگے۔ امت کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی راڈار سسٹم خریدنے کی منظور ہندوستان کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت دوول کی طرف سے دی گئی ہے۔

جرمنی میں برقعے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا فیصلہ

برلن(نیٹ نیوز) جرمنی میں برقعے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا فیصلہ، جرمن وزیرداخلہ نے ملک میں سکیورٹی خدشات کی آڑ میں برقعے اور نقاب پر پابندی کا مطالبہ کردیا۔ جرمنی میں سیکورٹی خدشات کے بعد مرکل کی حکمران کرسچن ڈیموکریٹس اور ان کی اتحادی کرسچن سوشل یونین پارٹی سے تعلق رکھنے والے علاقائی وزراء داخلہ نے عوامی مقامات پر سخت سیکورٹی انتظامات کا مطالبہ کیا ہے جس میں نگرانی کو بڑھانے کے لئے مزید پولیس اہلکاروں کی شمولیت پر زور دیا گیا ہے۔ جرمن وزیرداخلہ نے کہا کہ ہم مکمل برقعے کو مسترد کرتے ہیں، نہ صرف برقعے کو بلکہ کسی بھی قسم کے پردے کو جس میں صرف آپ کی آنکھیں نظر آتی ہوں۔ اس کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں چہرہ دکھانا گفتگو کرنے کا ایک آئینی جزو ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جو بھی حکومتی اداروں میں کام کرنا چاہتا ہے وہ برقعے میں کام نہیں کرسکتا۔

کشمیریوں کی شہادتوں پر عالمی پراداروں کی خاموشی افسوسناک ہے، یاسین ملک

سرینگر(نیٹ نیوز) چیئرمین لبریشن فرنٹ محمد یاسین ملک نے بھارتی فورسز کی جانب سے کشمیری معصوموں کا قتل عام جاری رکھنے کی کارروائیوں کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیریوں کا قتل عام جاری ہے لیکن دنیا کے ایوان مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ بندماؤ میں فورسز نے معصوم کو قتل عام کیا جس کے نتیجے میں وہ رات بھر سڑکوں پر نکل کر احتجاجی مظاہرے کررہے تھے اور کہا کہ کشمیریوں کو براہ راست فائرنگ کرکے قتل عام کیا جارہا ہے لیکن دنیا بھارت کے ساتھ ہے تجارتی مفادات کی رکھوالی کے لئے خاموش تماشائی بنا بیٹھے ہیں۔ بڈگام اور اسلام آباد میں اس بات کا بین ثبوت ہے کہ پارٹی حکمرانوں ان کے کشمیری گماشتوں اور خون کے خوگر فورسز کے سامنے کشمیریوں کی جان کوئی معنی نہیں رکھتی ہے یاسین ملک نے کہا کہ معصوموں کا یہ قتل عام بہر صورت ظالموں کو قانون مکافات کے تحت انسانیت کے خلاف ان جرائم کا جواب ضرور دینا پڑے گا یاسین ملک نے شہید ہونے والے لوگوں کے لواحقین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے زخمی جن میں اکثر سروں میں گولیاں لگنے سے مجروح ہوئے ہیں ان کی فوری صحت یابی کے لئے دعا کی۔

چین نے پہلا کوانٹم سیٹلائیٹ خلا میں بھیج دیا

بیجنگ(نیٹ نیوز) چین نے دنیا کا پہلا کوانٹم سیٹلائٹ خلا میں بھیج دیا جس کی معلومات اور رابطوں کو ہیک کرنا قریباً ناممکن ہے۔ اس سیٹلائٹ پر ہیکرز اپنی کارروائیاں نہیں کرسکتے۔ یہ سیٹلائٹ صحرائے گوبی میں واقع جیوقوان لانچ سینٹر سے مدار میں بھیجا گیا۔ اس کے ذریعے چینی ماہرین تجرباتی پیغامات بھیج کر اس کی افادیت کی جانچ کریں گے۔ سیٹلائٹ کو ''میکیس'' کا نام دیا گیا ہے جو ذیلی ایٹمی ذرات کے ذریعے 2 نکات کے درمیان معلومات بھیجتا ہے۔

کیپ ٹاؤن میں فوجیوں کی بس کو حادثہ، 10افراد ہلاک، 40زخمی

کیپ ٹاؤن(نیٹ نیوز) فوجیوں کی بس کو حادثہ، 10 افراد ہلاک، 40 زخمی، جنوبی افریقا کے دارالخلافہ کیپ ٹاؤن میں فوجیوں کی بس حادثے کا شکار ہوگئی، جبکہ واقعہ میں دس افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہوگئے۔ غیرملکی خبر ایجنسی کے مطابق فوجی اہلکاروں کو لیے جانے والی بس موڑ کاٹتے ہوئے حادثے کا شکار ہوگئی، جبکہ واقعہ کے بعد ریسکیو کے اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد فراہم کرنے کے لئے قریبی اسپتال منتقل کردیا ہے۔ ادھر اسپتال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ زخمیوں میں سے کچھ کی حالت تشویشناک ہے۔ جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے۔

انسانی سمگلروں کا قادیانی نیٹ ورک بے نقاب، 5قادیانی مسافر پکڑے گئے

پاکستان میں غیرمسلموں پر ظلم کے الزامات لگا کر یورپ میں پناہ دلوانے کا انکشاف، بے نقاب کرنے میں ترک امیگریشن نے اہم کردار ادا کیا

بیرون ملک پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہوتی تھی، قادیانی ایجنٹ پاکستان سے درست سفری دستاویزات کی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے تھے

کراچی (نیٹ نیوز) پاکستان کو بدنام کرنے والے قادیانی اسمگلروں کا نیٹ ورک توڑنے میں پاکستانی ادارے نے کامیابی حاصل کر لی ہے، عرصہ دراز سے قادیانیوں کو دبئی سے ترکی اور پھر یورپ لے جاکر سیاسی پناہ دلوائی جاتی تھی۔ پناہ کی درخواست کرنے والے قادیانی پاکستان میں غیرمسلموں پر ظلم وزیادتی کے جھوٹے الزامات لگاتے تھے۔ انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی نے نیٹ ورک کا سراغ لگا کر چند روز میں مقدمات درج کرکے 5افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر اور دیگر شہروں میں موجود قادیانی ایجنٹوں نے ملک بھر کے قادیانیوں کو فرانس، جرمنی، اٹلی اور دیگر مغربی یورپی ممالک میں شہریت دلانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے وصول کرنے کا سلسلہ برسوں سے جاری رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بیرون ملک پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہو رہی تھی اور مذکورہ نیٹ ورک چلانے والے ایجنٹ پاکستان سے درست سفری دستاویزات کی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے تھے، تاہم اس نیٹ ورک کو ختم کرنے میں ترک امیگریشن نے اہم کردار ادا کیا۔

بھارت میں بیکری میں دھماکہ-3ہلاک

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں ایک بیکری میں دھماکے کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق نئی دہلی کے مشرقی علاقے فورنجی میں واقع ایک بیکری میں ہوا۔ دھماکے کے وقت متعدد افراد بیکری میں موجود تھے۔

حجاب پہننا جرم بن گیا، شگاگو میں مسلمان ماں بیٹی پر تشدد

شگاگو(نیٹ نیوز) امریکا میں نفرت پر مبنی جرائم کے ایک اور واقعے میں حجاب پوش مسلمان خاتون اور اس کی بیٹی کو جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق شگاگو میں ایک امریکی خاتون اور 2 مردوں نے حجاب پوش خاتون اور اس کی بیٹی کا ان کی کار تک پیچھا کیا اور ان کے حجاب کھینچے، اس دوران ان کو دہشتی کہتے ہوئے برا بھلا کہا اور انہیں مارنے کی کوشش کی۔ مذکورہ خاتون کے مطابق حجاب پہننے کی وجہ سے ان کیساتھ اس قسم کا پانچواں نفرت انگیز واقعہ پیش آیا ہے۔ واقعے کی شکایت متعلقہ تھانے میں درج کردی گئی ہے۔

سعودیہ پر ایرانی بیلسٹک میزائلوں سے حملوں کا انکشاف

زلزال 3 نامی میزائل نجران- مآرب کی فضا میں تباہ کردیئے گئے تھے-سعودی عرب

تہران (نیٹ نیوز) ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا نے ایک رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ حال ہی میں یمن میں حوثیوں کی طرف سے سعودی عرب پر زلزال 3 نامی جن میزائلوں سے حملہ کیا گیا تھا، وہ ایرانی ساختہ تھے۔ سعودی فوج نے یمن سے داغے گئے دونوں بیلسٹک میزائل نجران اور مآرب کی فضا میں تباہ کردیے تھے۔ رپورٹ کے مطابق یہ دونوں میزائل یمن کے حوثی باغیوں اور صالح ملیشیا کی طرف سے سعودی عرب پر داغے گئے تھے، تاہم انہیں ہدف تک پہنچنے سے قبل ہی تباہ کردیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ گزشتہ مئی میں امریکی حکام نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے ایک بحری جہاز پکڑا ہے، جو ایرانی اسلحہ و گولہ بارود حوثیوں کیلئے لیکر جا رہا تھا۔ یہ اعتراف ایک ایسے وقت کیا گیا ہے، جب ایران یمنی باغیوں کو اسلحہ فراہمی کی خبروں کی تردید کرتا رہا ہے۔

صومالیہ میں مقامی حکومت کا دفتر دھماکوں سے اُڑا دیا گیا، 10ہلاک

گال کائیکو میں پہلے بارود سے بھرے ٹرک کا دھماکا کیا گیا پھر کچھ دیر بعد دوسرا دھماکہ ہوا

موغادیشو (نیٹرنگ ڈیسک) صومالیہ میں الشباب کے حملوں میں مقامی حکومت کے دفاتر خودکش دھماکوں سے تباہ ہوگئے، حملے میں 10افراد ہلاک ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق خودکش بمبار نے بارود سے بھرا ٹرک دھماکے سے اُڑایا اور اس کے کچھ ہی دیر بعد ایک اور زوردار دھماکہ ہوا، وسطی علاقے گال کائیکو کو نشانہ بنایا اور یکے بعد دیگرے 2 دھماکے کئے۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق دونوں دھماکے خودکش تھے اور دوسرا دھماکہ بارود سے بھری کار کے ذریعے کیا گیا۔

ترکی میں بم دھماکوں سے تباہ ہونے والی عمارت

جتنا ہمیں دباؤ گے اتنی زیادہ مزاحمت کرینگے میرواعظ کا بھارت کو انتباہ

دن رات مسلسل کرفیو کے نفاذ کو قابض انتظامیہ کی انتقامی کارروائیاں ہیں، مظالم سے کشمیریوں کے عزم نہیں توڑے جاسکتے

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں حریت فورم کے چیئرمین میرواعظ عمر فاروق نے بھارتی فورسز کی طرف سے ترال میں 85سالہ بزرگ عبدالقیوم اور ان کی اہلیہ پر فائرنگ کے واقعے پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کو سفاکانہ عمل قرار دیا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق میرواعظ عمر فاروق نے سرینگر سے جاری ایک بیان میں مختلف اضلاع کے درمیان طبی سامان، سبزیوں اور دودھ جیسی اشیائے ضروریہ کی ترسیل میں مصروف گاڑیوں کو روکنے پر افسوس اور غصے کا اظہار کیا اور دن رات مسلسل کرفیو کے نفاذ کو قابض انتظامیہ کی انتقامی کارروائیاں قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قابض حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے کشمیریوں کے عزم توڑا جائے گا، ان کو جھکایا جائے گا یا وہ اپنے حق سے دستبردار ہوجائیں گے تو وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ جتنا ہمیں دبائیں گے اتنی ہی زیادہ ہم مزاحمت کریں گے۔

تائیوان میں فوجی ٹینک دریا میں گرنے سے 4فوجی ہلاک

(نیٹ نیوز) جنوبی تائیوان میں فوجی ٹینک پھسل کر دریا میں گر گیا جس کے نتیجے میں 4فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ ڈرائیو معجزانہ طور پر بچ گیا۔ حادثہ شدید بارشوں کی وجہ سے پیدا ہونیوالی پھسلن کی وجہ سے پیش آیا۔ سی ایم 11 نامی ٹینک مشقوں میں حصہ لینے کے بعد پانچ فوجیوں کو لے کر جنوبی پنگ تنگ کاؤنٹی کی طرف واپس آرہا تھا کہ اس دوران ایک پل پر سے گزرتے ہوئے پھسل گیا اور دریائے وانگ شا میں الٹا گر گیا۔ امدادی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں لیکن وہ فوجیوں کو نہ بچا سکیں۔ ڈرائیور کو ہسپتال میں طبی امداد فراہم کردی گئی۔

کشمیر پر مودی کی یلغار سے بھارت میں اندرونی انتشار

بیانات سے بحران سنگین ہوتا جارہا ہے، کانگریس، بحران کی ذمہ داری بھارتی جنتی پارٹی قرار

نئی دہلی (نیٹ نیوز) مودی کی کشمیر پالیسی پر بھارت کے اندر انتشار بڑھنے لگا ہے۔ کانگریس سے تعلق رکھنے سابق وزرائے خارجہ وداخلہ نے کشمیر میں بڑھتی شورش کا ذمہ دار بی جے پی کو قرار دے دیا۔ پی چدمبرم کا کہنا تھا کہ وزیراعظم مودی، وزیرداخلہ راج ناتھ سنگھ اور وزیر دفاع کے بیانات بحران کو سنگین بنا رہے ہیں جب کہ سابق وزیر خارجہ سلمان خورشید کا خیال ہے کہ بلوچستان کا معاملہ اٹھا کر مودی نے کشمیر پر اپنا کیس کمزور کردیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں میں پایا جانے والا ایک مستند بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ جو گزشتہ ستر برس سے یو۔این ایجنڈے پر موجود ہے۔ یہ دو ملکوں کے درمیان کا تنازعہ ہے۔ اور اس پر تین جنگیں ہوچکی ہیں۔ جبکہ بلوچستان کا ایسا کوئی عالمی اسٹیٹس نہیں۔ کشمیر کا ابال دیگر بھارتی ریاستوں کو اپنی لپیٹ میں کب لے گا۔ اس بارے میں وقت کا تعین تو مشکل ہے۔ لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ آسام۔ مشرقی پنجاب اور راجستھان میں سب اچھا نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہ کافی کچھ اچھا نہیں ہے۔

خون میں لت پت شامی بچے کی ویڈیو سامنے آگئی

اومران کے والدین کا کچھ پتہ نہیں-خوف وہراس کا شکار بچہ سکتے کا شکار

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں جاری خانہ جنگی اور اس دوران غیرملکی طیاروں کی بمباری نے ملک کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا، جب کہ بمباری کے نتیجے میں زخمی ہونے والے 5سالہ کمسن بچے کی تصاویر اور ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئیں۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کمسن بچہ ایمبولینس میں بیٹھا ہے، جو مٹی اور خون میں لت پت ہے اور خوف کے باعث سکتے کا شکار ہے اور اسے اپنے زخموں کا بھی کچھ نہیں پتہ۔ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے بال سہلاتا اور ایک ہی سوال کرتا ہے کہ اسے نشانہ کیوں بنایا گیا۔ زخمی بچے کی شناخت اومران کے نام سے ہوئی ہے، لیکن بچے کے والدین کے بارے میں کچھ معلوم نہیں اور خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ بمباری کے نتیجے میں اومران کے والدین دنیا سے چل بسے ہیں۔ شامی باغیوں کے حامی میڈیا سینٹر نے کہا ہے کہ زخمی بچے کی تصاویر بدھ کے روز باغیوں کے زیر قبضہ علاقے قطرجی میں بنائی گئیں، جہاں ایک فضائی حملے میں 3افراد ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے تھے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک ڈاکٹر گرد اور خون میں لپٹے ہوئے بچے کو تباہ شدہ عمارت سے اٹھا کر ایمبولینس کی پچھلی سیٹ پر بٹھاتا ہے، ڈاکٹر پھر بچے کو ایمبولینس میں چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور خوفزدہ بچہ خاموشی سے سیٹ پر بیٹھا رہتا ہے۔ بچہ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر لے کر جاتا ہے اور اپنے ہاتھ پر خون کو دیکھتا ہے، پھر اپنے ہاتھوں کو سیٹ پر ہی صاف کرتا ہے۔ اس کے بعد 2 اور بچے اور ایک زخمی آدمی بھی ایمبولینس میں آجاتے ہیں۔

کشمیر کے خراب حالات، سیاچن میں بھارتی فوج کو ایندھن فراہمی رکنے کا امکان

ٹرانسپورٹ تنظیموں کی غیر معینہ مدت ہڑتال-دیگر فوجی تنصیبات کو بھی سپلائی بند-تحفظ کی فراہمی تک ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان

راولپنڈی (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر کے خراب حالات کی وجہ سے وادی کی ٹرانسپورٹ تنظیمیں بھی ہڑتال میں شامل ہوگئی ہیں۔ اہم اور ضروری سپلائی کرنے والی ٹرانسپورٹ تنظیموں نے ٹرکوں پر حملوں کے بعد غیرمعینہ مدت تک ہڑتال شروع کردی ہے، جس سے سیاچن میں بھارتی فوج کو ایندھن فراہمی رکنے کا امکان ہے۔ ٹرکوں پر حملوں کے بعد ٹرانسپورٹ تنظیموں نے ریاست میں اور بھارتی فوج کو اشیا کی فراہمی روک دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے ٹرک ڈرائیور ایسوسی ایشن کے صدر خیرالدین وانی کا کہنا ہے کہ ہم نے آج سے غیرمعینہ مدت تک ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے۔ 14 آئل ٹینکروں پر حملوں کے بعد مقبوضہ وادی کی آئل ٹینکر ایسوسی ایشن بھی اس غیرمعینہ مدت ہڑتال میں شامل ہوگئی ہے۔ ٹرانسپورٹ تنظیموں نے وادی اور لداخ کے علاقوں میں قائم فوجی چھاؤنیوں کو سپلائی روکنے کا ارادہ ظاہر کیا جس سے سیاچن میں بھارتی فوج کو ایندھن کی فراہمی رکنے کا امکان ہے۔ صدر آئل ٹینکر ایسوسی ایشن آنند شرما کا کہنا تھا کہ پیٹرول، ڈیزل اور مٹی کے تیل کی سپلائی روک دی گئی ہے، جس سے وادی کے پیٹرول پمپس اور فوجی تنصیبات متاثر ہونگی۔ ان کا کہنا تھا ہمارے 14 آئل ٹینکروں پر حملہ کیا گیا جس سے دو ڈرائیور بھی شدید زخمی ہوئے۔ ٹرانسپورٹ تنظیم کے صدر کا کہنا تھا کہ تحفظ کی فراہمی تک یہ ہڑتال جاری رہے گی۔ اس وقت مقبوضہ وادی میں 1800 آئل ٹینکر موجود ہیں جو پیٹرول پمپس اور فوجی تنصیبات کو ایندھن فراہم کرتے ہیں جبکہ یہ پہلی دفعہ ہے کہ وادی میں ٹرکوں اور آئل ٹینکر مالکان نے فوج کو اہم اشیا کی فراہمی روکی ہے۔ دوسری جانب قابض بھارتی فوج اور انتظامیہ نے عوام کیلئے اشیا خوردونوش اور ایندھن کی فراہمی پر مسلسل تیسرے روز بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

حریت کانفرنس نے مقبوضہ کشمیر میں پھر بندوق اٹھانے کا عندیہ دیا

تحریک طویل عرصے تک چلانے کی منصوبہ بندی کرلی، آنے والے دنوں میں تیزی پیدا ہوگی، حریت رہنما غلام محمد صفی کی گفتگو

سرینگر(نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس نے ایک بار پھر مقبوضہ کشمیر میں مسلح جدوجہد کا عندیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ تحریک لمبے عرصے تک چلانے کی منصوبہ بندی کرلی گئی ہے، آنے والے دنوں میں تحریک میں مزید تیزی پیدا ہوگی، پاکستان نے عالمی سطح پر سیاسی وسفارتی محاذ پر کشمیر کا مقدمہ لڑا تو بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ بزرگ حریت قائد سید علی گیلانی کے ترجمان اور کل جماعتی حریت کانفرنس آزاد کشمیر کے رہنما غلام محمد صفی کا کہنا ہے کہ حریت قائدین نے کئی برس قبل اقوام متحدہ کے حکام اور یورپی یونین، امریکہ و کئی دیگر ممالک کے سفارت کاروں کے مشورے پر سیاسی جدوجہد کا راستہ اپنایا تھا، اس وقت عالمی برادری نے یقین دلایا تھا کہ اس طریقے سے مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کی آواز زیادہ بہتر طریقے سے سنی جاسکے گی، اس مشورے پر عمل کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کشمیری مجاہدین نے مسلح سرگرمیاں بالکل ختم کردی ہیں۔ بندوق اب بھی ہمارے اور بھارت کے درمیان موجود ہے۔ اگر اس موقع پر دنیا نے وعدے کے مطابق ساتھ نہ دیا تو کشمیری دوبارہ مسلح تحریک کی طرف جاسکتے ہیں، جس کی ذمہ داری اقوام عالم پر ہوگی۔ کشمیریوں کے عزم و حوصلے میں کوئی کمی نہیں آئی، موجودہ تحریک نئی نسل نے شروع کی، جس کا بانی بلاشبہ برہان مظفر وانی شہید ہے، جس نے انٹرنیٹ و سوشل میڈیا کو تحریک کیلئے استعمال کرکے ہزاروں نوجوانوں کے دلوں میں جگہ بنائی۔ اب جو تحریک شروع ہوئی ہے، وہ منطقی انجام تک پہنچنے سے قبل ختم نہیں ہوگی۔ مقبوضہ کشمیر کی نوجوان نسل عملاً میدان میں ہے اور ان کی قیادت حریت کانفرنس کررہی ہے، نوجوان نسل آزادی سے کم کسی فیصلے پر تیار نہیں، حریت کانفرنس بھی ان کے اس فیصلے کی تائید کرچکی ہے۔

ہفتۂ کشمیر

☆17 اگست بھارتی فوج کی مظاہرین پر فائرنگ 6 شہید، علیگڑھ یونیورسٹی کے طلباء کا کشمیریوں سے اظہار یکجہتی☆18 اگست برہان وانی کے چلم میں ہزاروں افراد کی شرکت، فوجی قافلے پر حملے میں 3اہلکار ہلاک☆19 اگست تحریک آزادی کچلنے کے لئے 40 ہزار اضافی فوج تعینات☆20 اگست احتجاجی جلوس روکنے کے لئے سڑکوں پر ناکے، علی گیلانی اور میرواعظ پھر نظر بند☆21 اگست وادی میں کرفیو مزید سخت، زندگی مفلوج، مارچ روکنے کیلئے سڑکیں سیل☆22 اگست قابض فوج نے 3 کشمیریوں کو شہید کردیا، سرینگر میں 7 سالہ بچے پر پیلٹ گن سے فائرنگ☆23 اگست مقبوضہ کشمیر میں 45 روز بھی کرفیو، غذائی ناکہ بندی سے اشیاء کی قلت پیدا ہوگئی۔

ہفتۂ فلسطین

☆17 اگست اسرائیلی جنگی طیاروں کی غزہ میں متعدد مقامات پر بمباری، 4 افراد زخمی☆18 اگست غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فوج نے وسیع پیمانے پر زمینی اور فضائی حملے شروع کر دیے ہیں☆19 اگست غرب اردن میں فوجی چوکی پر فلسطینی لڑکی اور لڑکا گرفتار☆20 اگست فلسطینی شہروں میں اسرائیلی فورسز کا کریک ڈاون، متعدد فلسطینی گرفتار☆21 اگست اسرائیلی پولیس نے فلسطینی نوجوان گاڑی تلے کچل کر شہید کردیا☆22 اگست بیت المقدس میں مساجد کے خلاف نئی صیہونی مہم، لاؤڈ اسپیکر اتار لیے گئے☆23 اگست اسرائیلی فوجیوں کے غرب اردن میں گھروں پر چھاپے، خواتین بچوں پر تشدد

ہفتۂ عراق؛ شام

☆17 اگست شام کی جیلوں میں 4 برس میں 18 ہزار افراد ہلاک ہوئے، ایمنسٹی انٹرنیشنل☆18 اگست روسی طیاروں کی ایرانی اڈوں سے بمباری، ایران نے اڈے دینے کی تصدیق کردی☆19 اگست ادلب میں روسی بمباری سے 125 افراد شہید، سینکڑوں زخمی☆20 اگست کرکوک میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ پھٹ گئی، ایک شہری زخمی☆21 اگست حلب میں روس کی جانب سے کروز میزائل حملے☆22 اگست شامی فورسز کے حسکا پر حملے، امریکی طیاروں کی نچلی پروازیں، شہریوں میں خوف☆23 اگست عراق میں 36 افراد کو پھانسی، 1700 اہلکاروں کے قتل کا الزام تھا۔

ہفتۂ افغانستان

☆17 اگست اسرائیلی جنگی طیاروں کی غزہ میں متعدد مقامات پر بمباری، 4افراد زخمی☆18 اگست غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فوج نے وسیع پیمانے پر زمینی اور فضائی حملے شروع کردیے ہیں☆19 اگست غرب اردن میں فوجی چوکی پر فلسطینی لڑکی اور لڑکا گرفتار کرلئے گئے☆20 اگست فلسطینی شہروں میں اسرائیلی فورسز کا کریک ڈاون، متعدد فلسطینی گرفتار☆21 اگست اسرائیلی پولیس نے فلسطینی نوجوان گاڑی تلے کچل کر شہید کردیا☆22 اگست بیت المقدس میں مساجد کے خلاف نئی صیہونی مہم، لاؤڈ اسپیکر اتار لیے گئے☆23 اگست اسرائیلی فوجیوں کے غرب اردن میں گھروں پر چھاپے، خواتین بچوں پر وحشیانہ تشدد، کئی زخمی۔

بقیہ 1 قلم

مطابق افغانستان کے شمالی صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد اور ننگرہار کے ضلع حصارک پر طالبان نے کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ قندوز میں حکام نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ضلع خان آباد طالبان کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ خان آباد کے ضلعی سربراہ حیات اللہ امیری نے بی بی سی پشتو سروس کو بتایا کہ ہم نے کئی بار مرکز اور صوبہ تخار سے مدد طلب کی تاہم کسی نے امداد فراہم نہ کی بالآخر ضلع ہمارے ہاتھوں سے چلا گیا علاقائی فورسز نے بھی تعاون نہیں کیا۔ امیری نے بتایا کہ طالبان نے ہر طرف بارودی سرنگ بچھائے ہیں اسلئے ہماری افواج دلجمعی سے کام نہیں کرسکے اگر کمک نہ پہنچی تو تخار کے ضلع بانگی اور دیگر علاقوں کا طالبان کے ہاتھوں میں جانے کا خدشہ ہے۔ افغانستان کے شمالی صوبہ کے سکیورٹی فورسز کے کمانڈر جنرل شیر عزیز کامہ وال نے بی بی سی پشتو سروس سے گفتگو میں ضلع خان آباد پر طالبان قبضے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع خانی آباد کا بازار، ضلعی ہیڈکوارٹرز، سرکاری دفاتر اور قومی اداروں کے دفاتر پر طالبان کا قبضہ ہوگیا ہے۔ جنرل عزیز نے بتایا کہ سرکاری افواج ضلع کے مرکز سے 2 کلومیٹر پسپا ہوگئی ہیں تاہم طالبان قبضہ ختم کرانے کیلئے تیاریاں کررہی ہیں تاہم انہوں نے کہا ضلع کے مرکز کے قریب پہاڑیوں پر سرکاری افواج کا کنٹرول ہے۔ جنرل کامہ وال نے مزید کہا کہ علاقہ میں بعض غیر ذمہ دار فورسز نے طالبان کا ضلع پر کنٹرول کی راہ ہموار کی جو بظاہر سرکاری افواج کے ہمراہ طالبان کیخلاف لڑ رہی ہیں۔ ان سکیورٹی فورسز کی باہمی اختلافات کے باعث طالبان نے ضلع خان آباد پر قبضہ کرلیا۔ حکام نے طالبان نے شمالی صوبے قندوز کے ایک اہم ضلعے پر قبضہ حاصل کرنے کی تصدیق کر لی ہے۔ دریں اثناء ننگرہار میں ضلعی مرکز محصور، فوجی ہیں، دو چوکیاں فتح کرلی گئیں، اس دوران حملے میں، 28اہلکار ہلاک ہوئے۔ ادھر صوبہ پکتیا کے جانی خیل اور وزی زدران اضلاع میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے فوجی چوکیوں، کیمپ اور کمانڈوز پر حملہ کیا۔ آمدہ رپورٹ کے مطابق ضلع جانی خیل کے مرکز کے قریب مجاہدین نے دفاعی چوکیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2اہلکار ہلاک جبکہ 5 زخمی اور وہاں کھڑی رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق ضلع وزی زدران کے علاقے سرانہ کے علاقے میں مجاہدین نے سپیشل فورس اہلکاروں پر حملہ کیا، جس میں 3 کمانڈوز ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔ افغانستان کے جنوب مشرقی صوبہ ہلمند کے دارالحکومت لشکرگاہ کو طالبان کے کنٹرول میں جانے سے بچانے کیلئے امریکہ نے اتوار کو اپنی میرین کور کے 300 کمانڈوز علاقے میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اتار دیے ہیں جس کے بعد علاقے میں لڑائی مزید شدید ہونے کا خدشہ ہے۔ ہلمند میں پہلے ہی طالبان اور افغان فورسز کے درمیان لڑائی جاری ہے جبکہ قندوز، بادغیس اور قندھار صوبوں میں بھی انتہائی شدت سے جھڑپیں جاری ہیں اور طالبان گزشتہ دنوں میں خاصی پیش قدمی کرچکے ہیں۔ قندوز کے اہم صوبائی مرکز خان آباد کو طالبان نے ایک روز قبل قبضے میں لے لیا تھا جسے اتوار کو افغان فورسز نے چھڑانے کا دعویٰ کیا۔ لیکن نہ تو طالبان اور نہ ہی مقامی آبادی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ افغانستان میں رواں برس ''آپریشن عمری'' کے آغاز کے بعد طالبان کی جانب سے کئی فتوحات سامنے آئی ہیں اور ملک کا مزید حصہ طالبان کے قبضے میں چلا گیا ہے جو پہلے ہی 70 فیصد سے زائد رقبے کو کنٹرول کررہے تھے۔ عمری آپریشن کے سلسلے

افاداتِ اکابر

اسلامی مملکت کی امتیازی خصوصیت

اسلامی مملکت کی سب سے بڑی ممتاز خصوصیت ملک میں محاکم عدلیہ شرعیہ کا قیام اور اسلامی قانون کا اجراء ہے، کوئی مملکت بھی مسلمانوں کی اسلامی مملکت نہیں بن سکتی جب تک کہ اس کے دستور و قانون کا تانا بانا اسلامی احکامِ شرعیہ سے نہ بنا جائے، میں صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسلامی قوانین کا نفاذ اور اسلامی مملکت کے قیام کا خیال ہی حقیقی اسلامی سربراہ کے بغیر بے معنی ہے۔ گویا شرعی نظام کا سنگ بنیاد ہی سچے مسلمان اور عادل حکمران کی ذات ہے کوئی بھی اصلاحی قدم بغیر اس کے نہیں اُٹھایا جاسکتا نہ ہی کسی اور قسم کے حکمران کو رعایا کے جان و مال پر وہ اختیارات حاصل ہیں جو ایک صحیح معنی میں اسلامی حاکم کو حاصل ہیں۔

پاکستان کی سرزمین جب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور ایک ایسی خودمختار مملکت وجود میں آگئی ہے جس کے باشندے اسّی فیصد آج بھی صحیح نظام اسلام کے آرزومند ہیں اور اسے بے چون چرا تسلیم کرنے کے لئے آمادہ ہیں تو آخر کس بات کا انتظار ہے کیوں اسلامی قانون جاری نہیں کیا جاتا؟ اور آخر اس اسلامی دستور کا کیا نتیجہ ہوگا جس کا اول دن عہد کیا گیا تھا، خصوصاً اس ملک میں جب غیر اسلامی نظام کے تمام تجربے ناکام ہو چکے اور تمام دنیوی نظام جاری کرنے کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا بلکہ دن بدن قوم قعرِ مذلت میں گرتی جارہی ہے، دین بھی تباہ دنیا بھی تباہ، اخلاق بھی برباد ملک کا امن وامان بھی برباد، آخر ایک مرتبہ اسلامی قوانین جاری کرکے اسلامی نظام کو کیوں نہیں آزمایا جاتا؟؟

(بصائر وعبر: ص۴۲ تا ۴۳)

معارفِ جہاد

اسلام اور یہودیت میں فرق

اسلام اور یہودیت آپس میں ذرہ برابر بھی میل نہیں کھاتے...... کیونکہ اسلام توحید کا علمبردار ہے جبکہ یہودیت شرک کی داعی ہے...... اسلام میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے، جب کہ یہودیت بزدلی اور خودغرضی کا دوسرا نام ہے...... اسلام کا منشور محبت ہے، یہودیت کا منشور تجارت ہے...... اسلام صداقت اور اکل حلال کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ یہودیت جھوٹ اور حرام خوری سکھاتی ہے...... اسلام حکومت کا حقدار اللہ تعالیٰ کو سمجھتا ہے جبکہ یہودیت یہ حق عوام کو دیتی ہے...... اسلام ادب سکھاتا ہے جبکہ یہودیت گستاخی کا دوسرا نام ہے...... اسلام حیا اور پاکدامنی کی دعوت دیتا ہے، یہودیت جنسی بے راہ روی اور فحاشی کی علمبردار ہے...... اسلام عورت کو مقدس امانت قرار دیتا ہے، جبکہ یہودیت عورت کو نفع بخش تجارت سمجھتی ہے...... اسلام فکرِ آخرت کا نام ہے جبکہ یہودیت دنیا کو مقصود بنانے کی دعوت دیتی ہے...... اسلام غیرت اور شرافت کا نام ہے، یہودیت بے شرمی اور خباثت سے مرکب ہے خلاصہ یہ کہ اسلام اور یہودیت دو بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص۳۹)

رستا ہوا کینسر

یہودی پوری انسانیت کے درمیان رستا ہوا کینسر ہے...... جو خود تو گل سڑ چکا ہے مگر اب اس کے اثرات ہر طرف پھیل رہے ہیں...... اور اگر اس کینسر کو نہ کاٹا گیا یا اس کا راستہ نہ روکا گیا تو پوری انسانیت گل سڑ جائیگی اور تباہ ہو جائے گی۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص۳۷)

عہدِ زریں

سبیطلہ شہر کے کچھ مناظر

تحریر: عثمان بن عفان

سبیطلہ کی جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بیس ہزار جبکہ رومیوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی، مسلمانوں کے لشکر میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جیسی عظیم شخصیات بھی شریک تھیں۔ حتی کہ رومی لشکر کے سپہ سالار اور بادشاہ جرجیر کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہی قتل کیا اور اس کا سر کاٹ کر لشکر میں لہرایا، جس سے رومیوں کے حوصلے پست ہوگئے اور یوں ان کا لشکر شکست کھا کر قفصہ اور حصن الجم کی طرف بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے وہاں بھی ان کا تعاقب کیا اور وہ علاقے بھی فتح کر لئے۔

ذیل کے نقشے میں حصن الجم کے کچھ مناظر دکھائے گئے ہیں۔

تابندہ ستارے

47

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

ادھر یروشلم کا صلیبی فرمانروا اموری (امالرک) مدت سے مصر پر نظریں جمائے بیٹھا تھا اور بڑی دلچسپی اور مسرت سے اس بدقسمت ملک کے مسلمانوں کی باہمی آویزشوں کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ گزشتہ چند سال کی وزارت گردی نے مصر کے قوائے حکومت کو مفلوج بنا کر رکھ دیا تھا۔ زریک بن صالح اور شاور اور ضرغام کے مابین جنگ اقتدار نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی اور اموری ایک جرار فوج لے کر مصر پر چڑھ دوڑا۔

ضرغام نے اپنے بھائی ناصر الدین ملہم کو اس کے مقابلے کے لیے بھیجا لیکن وہ شکست کھا کر نہایت بری حالت میں قاہرہ واپس آگیا اور صلیبیوں نے بلبیس کے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔

دوسری طرف نور الدین محمود بھی مصر کے حالات پر کڑی نگاہ رکھ رہا تھا اور عیسائیوں کی ریشہ دوانیوں اور بد عزائم کی اطلاعات اس کو برابر مل رہی تھیں۔ مصر عیسائیوں کے نزدیک جس قدر اہم تھا نور الدین کے نزدیک اس سے کہیں زیادہ اہم تھا۔ اس نے مصر کے داخلی معاملات میں دخل دینے سے ہمیشہ گریز کیا تھا لیکن وہ یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا تھا کہ عیسائی مصر پر قابض ہو کر نہ صرف یروشلم کے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی تاریخ کو دہرائیں بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے ایک عظیم خطرہ بن جائیں۔ مصر میں صلیبیوں کی پیش قدمی کی اطلاع اس کے لیے بڑی تشویش کا باعث ہوئی اور وہ فوراً اس خطرے کا تدارک کرنے کی تدبیروں میں مصروف ہوگیا۔ عین اسی زمانے میں شاور بحالِ تباہ فریادی بن کر اس کے دربار میں پہنچا۔

شاور کی فریاد

شاور سلطان کی خدمت میں پیش ہوا تو اس کی حالت بڑی دردناک تھی۔ اس کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا، کپڑے تار تار ہو چکے تھے اور راستے کی صعوبتوں سے جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا تھا۔ حکومت، دولت، اولاد غرض ہر متاع عزیز اس سے چھن چکی تھی اور دنیا اس کی نظروں میں اندھیر ہو رہی تھی۔ اب سلطان نور الدین ہی اس کی اُمیدوں کا آخری سہارا تھا۔ شاور نے روتے ہوئے جب اپنی مظلومی اور ضرغام کی چیرہ دستیوں کی تڑپا دینے والی داستان سنائی تو رحم دل سلطان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

اس کے بعد جب اس نے مصر میں صلیبیوں کی ریشہ دوانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور سلطان کو بتایا کہ ضرغام کو اس کے خلاف اُبھارنے میں صلیبیوں کا ہاتھ تھا اور اب وہ اس کو مغلوب کر کے یا اپنے دامِ تزویر میں پھنسا کر مصر پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں تو حمیت اسلامی نے سلطان کے خون کو گرما دیا اور اس نے شاور سے کہا کہ میں مصر کو کفار کے تسلط سے بچانے کے لیے تمہیں مدد دینے کو تیار ہوں لیکن اس کے عوض تمہیں بھی کچھ ذمہ داری قبول کرنی ہوگی۔

سلطان کے یہ الفاظ شاور کے لیے آبِ حیات ثابت ہوئے، اس نے فوراً حلف اُٹھا کر کہا: ہر ذمہ داری کرنے کو تیار ہوں۔ سلطان نے اعیانِ دولت سے مشورہ کرنے کے بعد شاور کو بتایا کہ فتح کے بعد اس کو سارے مصارف جنگ کے علاوہ مصر کی آمدنی کا تیسرا حصہ (ایک ثلث) بھی ہر سال فوجی مصارف کے لیے حکومت دمشق کو ادا کرنا ہوگا اور شامی فوج جب تک ضروری ہوا مصر میں قیام کرے گی۔ شاور نے جب یہ شرطیں بغیر کسی حیل وحجت کے تسلیم کرلیں تو سلطان نے اسد الدین شیرکوہ کو حکم دیا کہ وہ ضروری تیاری کے بعد شاور کے ساتھ مصر کو روانہ ہوجائے۔

مصر کی پہلی مہم

اسد الدین شیرکوہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۵۵۹ء کو ایک مختصر لیکن مضبوط فوج کے ساتھ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ اس مہم میں اس کا بھتیجا صلاح الدین یوسف بھی شریک تھا۔

شیرکوہ نے اس کو اپنے مقدمۃ الجیش کا افسر اور علم بردار مقرر کیا تھا۔ ضرغام نے اس لشکر کی آمد کی خبر سنی تو کمال بے غیرتی سے اموری شاہِ یروشلم سے مدد مانگ بھیجی، حالانکہ چند دن پہلے وہ اس سے شکست کھا چکا تھا۔ اموری اس کو مدد دینے پر تیار ہوگیا مگر پیشتر اس کے کہ اس کی فوج مصر پہنچے، شیرکوہ کا سرفروش لشکر منزلیں طے کرتا ہوا ۲۹ جمادی الاولیٰ ۵۵۹ء کو مصر میں داخل ہوگیا۔ ضرغام نے اپنے بھائی ناصر الدین ملہم کی سرکردگی میں ایک بڑی فوج شیرکوہ کی مزاحمت کے لیے روانہ کی، خوش قسمتی سے اس فوج کی اکثریت ناتربیت یافتہ سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ جب بلبیس کے قریب تل بسط کے مقام پر دونوں فوجوں میں ٹکر ہوئی تو شیرکوہ نے بڑی آسانی سے مصری فوج کو روند ڈالا اور اس کا تعاقب کرتا ہوا سیدھا قاہرہ میں جا داخل ہوا۔ ضرغام فاتح فوج کے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مشہد سیدہ نفیسہ کے قریب قتل ہوگیا۔ شاور نے اس کے بھائی ناصر الدین ملہم کو بھی قتل کرا دیا اور خود وزارت پر قابض ہوکر کاروبارِ حکومت اپنی مرضی کے مطابق چلانے لگا۔

چند دن کے بعد شیرکوہ نے شاور سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق مصارف جنگ اور مصر کی آمدنی کا ایک ثلث اس کو ادا کرے۔ شاور ایک بدفطرت آدمی تھا ایوانِ وزارت پر قبضہ کرتے ہی اس کی نیت میں فتور آگیا تھا اور وہ شیرکوہ سے نجات کرنے کی فکر میں تھا۔ پہلے تو اس نے حیلہ حوالہ سے کام لیا لیکن جب شیرکوہ نے آنکھیں دکھائیں تو بمشکل تیس ہزار دینار دینے پر رضامند ہوا۔

☆......☆......☆

سوانح حضرت امیرِ شریعتؒ

(قسط۲)

پٹنہ سے پنجاب منتقل ہوئے تو راجووال میں قاضی عطا محمد صاحب کے مدرسہ میں پڑھتے رہے اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں شاہ جی امرتسر آگئے اور وہاں الحاج مولانا نور احمد صاحبؒ سے قرآن پاک کی تفسیر پڑھی اور اصول فقہ کی تعلیم شاہ صاحب نے حضرت الحاج مولانا غلام مصطفیٰ صاحب قاسمی قدس سرہ سے حاصل کی، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ (بانی جامعہ اشرفیہ لاہور) سے حدیث پڑھی، شاہ جی نے اپنے ابتدائی زمانہ ہی میں نانی مرحومہ سے اردو بول چال میں صحت پیدا کرلی تھی اور وہ ان مجالس میں شرکت فرمایا کرتے تھے جو ان کے نانا کے مکان پر منعقد ہوتی تھیں شعر و ادب کی ان مجالس میں میر سید علی محمد شاد عظیم آبادی مرحوم جیسے عظیم المرتبت شاعر بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ شاہ صاحب نے ان کی صحبت سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ امرتسر میں مولانا محمد دین غریب امرتسری سے تلمذ اختیار کیا۔ میانوالی جیل میں مولانا عبدالمجید سالک مرحوم سے مشورہ سخن فرمایا۔

مسلک و مشرب

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ مذہباً بڑے پکے اور سچے مسلمان اور بہ لحاظ مسلک حنفی اور مدرسہ عربیہ دیوبند کے مدرسہ فکر کے پیرو تھے۔ دیوبند کے علماء حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہم اللہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

مرزائیوں اور انگریزوں کو دشمن اسلام سمجھتے تھے اور حقیقت میں جس قدر نقصان مسلمانوں اور اسلام کو ان دونوں گروہوں نے پہنچایا ہے اس کی مثال سے تاریخ قاصر ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ صوفیاء اور اولیاء کا بیحد احترام فرماتے اور مزے میں آکر فرماتے کہ بھئی میں تو چشتی بھی ہوں، نقشبندی بھی، قادری بھی، صابری اور سہروردی بھی۔

حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی رحمہ اللہ چاچڑاں سابق ریاست بہاولپور والوں کی منقبت میں ایک پوری نظم تحریر فرمائی جس کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں:

سرمۂ چشم شد بخاری را
خاک پائے غلامِ خواجہ فرید

ہر کہ بدگفت خواجۂ مارا
ہست او بے گماں یزید پلید

بیعت

سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ گولڑہ والوں سے بیعت ہوئے، پیر صاحب نے قرآنی وظائف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

شاہ جی نے عرض کیا کہ حضرت اکثر قصیدہ غوثیہ پڑھنے کی ہدایت فرماتے ہیں مجھے نہیں بتایا؟

حضرت پیر صاحبؒ نے تبسم فرمایا اور کہا: شاہ صاحب میں نے آپ کو وہ چیز بتائی ہے جسے پڑھ کر غوث غوث ہوگئے۔ پھر فرمایا: شاہ جی قدرت نے آپ کو لسان پیدا فرمایا آپ اس میدان میں کبھی پیچھے نہیں رہیں گے۔

حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کی وفات سے پہلے ایک موقعہ پر جب شاہ جی رحمہ اللہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: حضرت! کوئی نصیحت فرمائیے۔ عالم جذب میں تھے فرمایا:

"اتباع شریعت"

ان کے وصال کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ العزیز کے خلیفہ اور جانشین حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمہ اللہ سے دوبارہ بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب قدس سرہ العزیز شاہ جی سے بہت محبت فرماتے تھے جب شاہ جی کے انتقال کی خبر شیخ کو پہنچی تو بے اختیار رو پڑے اور رونے میں آوازیں تک نکل گئیں۔ بہ الفاظ قاری محمد طیب صاحب:

"جس کا شیخ اپنے مرید کی وفات پر پھوٹ پھوٹ کر روئے اس کی محبوبیت کی کیا انتہا ہوسکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ کی شیفتگی مرید کی اعلیٰ قابلیت کا نشان ہوتی ہے، اس لئے ماننا پڑے گا کہ حضرت امیر شریعت بے مثال صاحب لسان خطیب ہی نہ تھے بلکہ ایک بے نظیر صاحب دل عارف بھی تھے۔"

خطیبانہ زندگی کا آغاز

شاہ جی رحمہ اللہ دوران تعلیم ہی امرتسر کے ایک محلہ کوچہ جیل خانہ کی چھوٹی سی مسجد میں امام ہوگئے تھے۔ خوش الحان تو تھے ہی رفتہ رفتہ وعظ کہنے لگے اور شروع شروع اصلاحِ رسوم پر توجہ دی، تھوڑے ہی دنوں میں سارے شہر میں آپ کی دھاک بیٹھ گئی، لوگ گرویدہ ہوگئے۔ وعظ و تبلیغ کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی۔ جب سیاست میں شرکت فرمائی تو تعلیم منقطع ہوگئی۔

سیاسی زندگی کا آغاز

۱۹۲۰ء میں پہلی جنگ عظیم کے اختتام کے بعد ہندوستان میں رولٹ ایکٹ، جلیانوالہ باغ کے خونی واقعات اور پہلی جنگ عظیم کے بعد ممالک اسلامیہ کی تقسیم و تفریق نے شاہ جی رحمہ اللہ کی حساس طبیعت کو بہت متاثر کیا اور انگریزوں کے خلاف انتقامی جذبات بھڑک اُٹھے اور آپ ایک مذہبی واعظ سے سیاسی مقرر بن گئے۔ آپ مشہور اہلحدیث عالم حضرت مولانا داؤد غزنویؒ کی تحریک پر خلافت کی تحریک میں شامل ہوگئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے رسالہ "الہلال" اور مولانا ظفر علی خاں کی کتاب "ستارۂ صبح" کے مطالعہ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے دل پر گہرا اثر کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے شاہ جی رحمہ اللہ ملک کے سب سے بڑے خطیب اور لسان بن گئے۔

دینی کارنامے

شاہ جیؒ نے مسلمانوں کی دینی خدمات کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا کہ اس سے ایک دفتر تیار ہوسکتا ہے۔ آپ نے چالیس برس تک تنہا شرک و بدعات، رسومات اور تمام سماجی برائیوں کے خلاف مسلسل جہاد کیا۔ انگریزوں کو ناک چنے چبوائے، مرزائیت کو شکست فاش دی، دریدہ دہن آریہ سماجیوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا اور شیعوں کو نصیحت فرمائی۔

اس مسلسل کوشش میں انہوں نے نہ کبھی سردی کی پرواہ کی اور نہ کبھی گرمی اور برسات کی۔ اگر سواری مل گئی تو خیر ورنہ پیادہ پا سفر کیا۔ انہیں سمجھایا جب تک لوگ سمجھ نہ گئے وہاں سے نہ ٹلے اور سمجھا کر ہی رخصت ہوئے۔ بعض بعض جگہ اسی سلسلے میں ایک ایک مہینہ بھی رکنا پڑا مگر پھر بھی ذرا تنگ دل نہ ہوئے۔

☆......☆......☆

خواتینِ اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

نکاحوں میں تاخیر کرنے کے اسباب:

تیسری نصیحت حدیث بالا میں یہ فرمائی کہ جب اولاد بالغ ہوجائے تو اس کا نکاح کردیا جائے۔ آج کل اس نصیحت سے بہت غفلت ہو رہی ہے۔ انگریزی پڑھنے اور امتحان دینے کی جو مصیبت سوار ہوگئی ہے اس نے اس نصیحت کو پس پشت ڈلوا دیا ہے۔ تیس پینتیس سال کی لڑکیاں ہوجاتی ہیں ان کی شادی نہیں ہوتی۔ ایک تو اس وجہ سے کہ لڑکیاں بھی ڈگریوں کی دوڑ دھوپ میں لڑکوں کے ساتھ شریک ہیں۔ شادی کریں تو کالج اور یونیورسٹی کیسے جائیں۔ شادی شدہ ہو کر تو گھر لے کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ دوسرے جب ڈگریاں حاصل کرلیتی ہیں تو اپنی برابر کا جوڑ (جسے اسی طرح کی ڈگریاں حاصل ہوں) نہیں ملتا اگر ملتا ہے تو وہ یورپ اور امریکہ کی لیڈی پر نظر ڈالتا ہے۔ مشرق کی عورت کو پوچھتا ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ ڈگریاں لینے سے نفس امارہ نہیں مر جاتا۔ شرعی نکاح ہوتا نہیں اور فلمیں دیکھ دیکھ کر خواہشات کو اُبھار ہوتا رہتا ہے۔ پھر ان خواہشات کے پورا کرنے کے لیے حلال نہ ہونے پر حرام ہی کو اختیار کیا جاتا ہے اور غیر شادی شدہ عورتیں مائیں بن جاتی ہیں اور بے باپ کی اولاد سڑکوں پر پڑی ملتی ہے۔ اس گناہ کا وبال کرنے والوں پر تو ہے ہی ماں باپ بھی اس گناہ میں شریک ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی مؤخر کرتے ہیں اور اگر ماں باپ شادی کرنا چاہتے ہیں، لڑکا لڑکی شادی پر راضی نہیں اور گناہ کرتے ہیں تو ماں باپ گناہ سے بچ جاتے ہیں۔ وہی تنہا گناہ کے ذمہ دار ہوں گے۔

عورتوں کو بی اے، ایم اے، پی ایچ ڈی اور ڈاکٹر بننے کی کوئی ضرورت نہیں، اسلام نے بیوی کا خرچ مرد پر رکھ دیا ہے۔ بالغ ہونے پر شادی کرے، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں گھومنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ گھر میں پردہ کے ساتھ قرآن مجید، دینی تعلیم اور حساب و کتاب بقدر ضرورت پڑھ لینا کافی ہے۔

اوپر مذکور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جس کی لڑکی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس کا نکاح نہ کیا، جس کی وجہ سے وہ گناہ کر بیٹھی تو وہ باپ پر ہوگا۔ بارہ سال کی عمر میں چونکہ لڑکیاں عموماً بالغ ہوجاتی ہیں اس لیے اس عمر کا ذکر کردیا گیا۔ اگر دین دار خوش خلق جوڑا ملنے میں کچھ دیر لگ جائے تو اور بات ہے، ورنہ بالغ ہونے پر جلد از جلد نکاح کردینا لازم ہے۔ دورِ حاضر کے گمراہ لوگوں کو ہماری باتیں ناگوار تو معلوم ہوتی ہوں گی اور یہ پرانی بات ہے کہ حق کڑوا ہوتا ہے۔ پس جیسے مریض کو کڑوی دوا پینی پڑتی ہے اور آپریشن کرانا پڑتا ہے، اسی طرح جو حق پر عمل پیرا نہ ہوا اسے حق سن کر کان دبا لینا چاہیے اور کڑوی دوا کا گھونٹ سمجھ کر حق کو حلق سے نیچے اُتار لے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو۔

محبت کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر تم نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (مشکوٰۃ: ص۲۶۸ بحوالہ ابن ماجہ)

دنیا میں محبت کی ادائیں بھی ہیں اور بغض کی فضائیں بھی، ان کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: محبت کا جوڑ لگانے والی چیزوں میں نکاح کا جوڑ سب سے زیادہ مضبوط ہے اور محبت کے بڑھانے اور باقی رکھنے میں نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ کسی خاندان کا مرد اور کسی خاندان کی عورت ایک عربی دوسرا عجمی ایک ایشیائی دوسرا افریقی، جب شرعی نکاح ہوجاتا ہے تو ایک دوسرے پر نثار ہوتا ہے اور اُلفت ومحبت وہ رنگ لاتی ہے کہ عمر بھر ساتھ نہیں چھوٹتا۔ نکاح کے علاوہ بھی بعض مرد وعورت نفسانیت کے لیے نام نہاد محبت کرلیتے ہیں مگر یہ محبت نہیں ہوتی بلکہ نفس کی مطلب برآری کے لیے ایک جوڑ ہوتا ہے، جس کا نام محبت رکھ دیا جاتا ہے۔ جب مطلب نکل جاتا ہے یا مقصد میں ناکامی ہوجاتی ہے تو پھر یہ کہاں اور وہ کہاں؟ کیسی محبت اور کیسی اُلفت؟ سب بھاڑ میں ڈال دی جاتی ہے۔ نکاح کے ذریعہ جو تعلق پیدا ہوتا ہے وقتی نہیں ہوتا بلکہ زندگی بھر نباہنے کی نیت سے ایجاب وقبول ہوتا ہے۔ اسی لیے طلاق کو حدیث شریف میں بغض والی چیز بتایا ہے۔ نکاح کا مقصد خواہش نفس کا تقاضا پورا کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعہ مرد کی حیثیت بڑھ جاتی ہے، وہ آل اولاد اور گھر بار والا ہوجاتا ہے لوگ اسے بھاری بھرکم آدمی سمجھتے ہیں۔ عورت بھی ایک گھر کی ملکہ بن جاتی ہے۔

طبِ نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

162

یہ ایک ردی متعفن خون ہوتا ہے اور بسا اوقات اس سے خون اور پیپ بہنے لگتا ہے اس کی سمیت دل میں ردی کیفیات پیدا کردیتی ہیں جس سے قے، خفقان اور بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں اور سب سے ہلکا طاعون سرخ رنگ کا ہوتا ہے، اس کے بعد زرد رنگ کا درجہ ہے۔ سب سے زیادہ جان لیوا طاعون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اس سے کوئی بچ نہیں پاتا اور یہ وباء میں اکثر ہوتا ہے۔

حضور ﷺ نے طاعون زدہ علاقہ میں جانے سے جو منع فرمایا ہے، اس کے دو فائدے ہیں:

۱) تاکہ متعفن اور فاسد ہوا لگ کر وہ بھی بیمار نہ پڑ جائیں۔

۲) بیماروں کی مصاحبت سے کہیں مصیبت میں اضافہ نہ ہوجائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وبا کے قریب آنا ہلاکت ہے۔"

ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حدیث میں مذکور لفظ "القرف" کا معنی ہے وبا سے بیماروں کی قربت۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ: "اس جگہ سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو۔" اللہ پر توکل اور تفویض کو ثابت کرنے کے لیے ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے طاعون زدہ علاقہ میں جانے سے اس لیے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ وہاں جانے سے مزاج میں تغیر آئے گا اور قویٰ کمزور ہوں گے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ: "جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہوگیا۔" (الحدیث)

لہٰذا مزاج کے تغیر اور قویٰ کے ضعف سے وبائی ہوا کی تاثیر زیادہ تیز ہوگی۔ آنحضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ: "جب طاعون ایسی جگہ پر آئے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔" اس کی وجہ یہ ہے کہ ہلاکت خیز مرض جب کسی جگہ پر نمودار ہوتا ہے تو ابدان کو کمزور کردیتا ہے اور ان میں اثر انداز ہوتا ہے، اس طرح وہاں منتقل ہونے سے مصیبت میں اضافہ ہوگا۔ اسی لیے اس سے منع فرمایا گیا۔

☆......☆......☆

الادب و الادیب

چل چلاؤ

ہر ایک شخص یہاں عمر کے بہاؤ میں ہے
اُسے اُترنا ہے جو زندگی کی ناؤ میں ہے
ٹھہر سکے گا بھلا کب یہ کاروانِ صبا
نئی جو موج ہے وہ بھی تو چل چلاؤ میں ہے

وصال و ہجر کی لے پر سرود ساز حیات
گل نصیب تو سب کا ہی دھوپ چھاؤں میں ہے
صلیب ضبط پہ رکھے ہوئے ہیں جام وسبو
یہ میکدہ بھی کسی جبر کے کساؤ میں ہے
فریب رنگ چمن پر نمود رقص بہار
یہاں کا موسم گل بھی عجیب داؤ میں ہے
کسے ہے فکر گلستان خزاں رسیدہ کی
ہر ایک ذہن تو حالات کے دباؤ میں ہے
کسی کی یاد ہی رنج والم بھلائے گی
رگ حیات تو ورنہ بڑے تناؤ میں ہے
کسے سناتے ہو انور پیامِ صبر وسکوں
یہ انجمن ابھی جذبات کے الاؤ میں ہے

(انور جمیل)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ کے گراں قدر ہفت روزہ القلم کا ابتداء ہی سے قاری ہوں۔ اللہ رب العزت القلم کے جملہ کالم نگاروں وارکین ادارہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ (آمین) عاشق رسول غازی ممتاز قادری شہیدؒ کی شہادت سے متعلق القلم نے فروعی ومسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر جس خوبصورت انداز کے ساتھ موصوف شہید کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس پر دلی طور سے ہدیہ تبریک قبول کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں سے دور رکھے جو مسلمانوں کو فروعی مسائل میں اُلجھا کر افتراق وانتشار کی فضاء پیدا کرکے اپنے مفادات ومذموم عزائم کے لیے مصروف عمل ہیں۔ خالق کائنات مسلمانانِ پاکستان کو اسلام کی سربلندی (جو نظریہ پاکستان) وناموس رسالت کے لیے ایک ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پھر ہوں بحال عظمت رفتہ کی رونقیں
عارفؔ جہاں میں پھر سے ہوں معدوم ظلمتیں

والسلام......

(عبدالرحمٰن اچکزئی، کلاچی)

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

قربانی

ملت ابراہیمی کے پیروکاروں کے لئے سال کے افضل ترین ایام عشرہ ذی الحجہ کمائی اور قربانی کا موسم ہیں۔

وہ ایام آیا ہی چاہتے ہیں جنہیں افضل ایام الدنیا قرار دیا گیا اسلئے پہلے ان کے لئے کمر کس لی جائے جس طرح استقبال رمضان کی تیاری دو ماہ قبل شروع کر دی جاتی ہے ان ایام کیلئے ایک عشرہ پہلے تو کمر کس لینا چاہئے۔

ان ایام میں کیے جانے والے اعمال محبوب ترین اور یہ راتیں مقبول ترین ہیں۔ اور ان اعمال میں سب سے محبوب ترین عمل قربانی ہے۔ عاشقانہ عبادت حج کی ادائیگی بھی انہی مخصوص ایام میں ہوتی ہے۔

گویا یہ ایام قربانی ہی قربانی ہیں۔

اعمال میں محنت اور سبقت یعنی خواہشات کی قربانی

راتوں کی عبادت یعنی آرام کی قربانی

اُضحیہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مال سے خریدے گئے جانور کی قربانی

حج کے لئے سفر گھر بار کی قربانی

پھر حج میں قربانی ہی قربانی

اچھے لباس کی قربانی خوشبو کی قربانی نزاکت کی قربانی، عیش وعشرت کی قربانی

پس جو انسان ان ایام میں قربانی کے عمل کو جس قدر اپناتا چلا جائے گا اسی قدر قرب پاتا چلا جائے گا۔

اسی قدر کامیابی کے قریب آتا چلا جائے گا

دیکھئے!

ہمیں یہ تقرب کا موسم کن کی اتباع میں ملا؟

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ان سے کیا کیا قربانی مانگی گئی؟

باپ کے تعلق کی قربانی بخوشی پیش کر دی

علاقے اور قوم کے تعلق کی قربانی وہ سب چھوڑ چھاڑ کر چل دیئے

بڑھاپے کی اولاد اور بیوی سے بُعد کی قربانی

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر شیر خوار بچے اور بے سہارا اکیلی عورت کو لق و دق صحراء میں چھوڑا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا

اپنی جان کی قربانی وہ دیوانہ وار بے خطر آتش نمرود میں کود پڑے

اولاد کی جان کی قربانی انہوں نے بڑھاپے کے سہارے کی گردن پر چھری چلا دی

وہ جب یہ ساری قربانیاں پیش کر چکے تو انہیں قرب کا ایک خاص انعام ملا

وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل یعنی خالص دوست کہلائے وہ ہزاروں انبیاء کرام کے مقتدیٰ و پیشوا بنے اور سب سے افضل امت کو ان کی نسبت سے ملت ابراہیم کا اعزاز بخشا گیا۔ انہوں نے اپنی ہر متاع اپنے محبوب حقیقی اپنے رب کے لئے قربان کر دی۔ بدلے میں ہر بلندی اور رفعت کا ہر مقام انہیں نصیب ہوا۔ یہ کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو جو درود شریف سکھایا اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام مبارک اپنے نام کے ساتھ لینے کا حکم فرمایا۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

اور یہ درود پاک مشہور ہی درود ابراہیمی کے نام سے ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لانے والے بہت کم تھے۔ بعد میں بھی ان کی امت باقی نہ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی وہ عمل ہے جس کا بدلہ بہت بڑا اور بہت اونچا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی، سب سے آخری اور سب سے خیر امت کو ان کے لئے درود وسلام پر لگا دیا تاکہ ان کا نام قیامت تک لیا جاتا رہے، اور انہی کے صدقے قربانی کے عمل کو یہ خاصیت عطاء فرمائی کہ جو بھی اس عمل کو اپنائے گا رفعت وبلندی پائے گا اور اس کا نام باقی رہے گا۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل قرار دیے گئے۔ انہیں معیار حق بنا دیا گیا۔ ان کی محبت ایمان کی علامت اور ان کا بغض نفاق کا شعار ٹھہرا۔ جو ان سے محبت کرے گا خوش نصیب ہوگا، جو ان کے راستے پر چلے گا یقینی کامیابی پائے گا، جو ان پر زبان چلائے گا نفاق کا شکار ہوگا، جو ان کا بغض دل میں رکھے گا ایمان سے محروم ہوگا۔ لیکن یہ مقامات دے کر ان سے جو قربانیاں لی گئیں ہم اور آپ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت جس قوم کو محبوب رکھتے ہیں ان سے قربانی لیتے ہیں۔ جو لوگ آج بھی صحابہ کرام کی طرح دین کی خاطر قربانیاں دے رہے ہیں، گھر بار چھوڑ رہے ہیں، جانیں اور اموال قربان کر رہے ہیں، اپنے جسموں کے ٹکڑے پیش کر رہے ہیں، ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنے جوان بیٹوں کی لاشیں اٹھا رہے ہیں، جن کے جسموں کو چھیدا جا رہا ہے اور ان پر آسمان سے آگ برسائی جا رہی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں اس لئے قربانی جیسے ابراہیمی عمل کے لئے منتخب کئے گئے ہیں، امن وسلامتی میں رہنے والے ان پر زبانیں تو چلا سکتے ہیں، ان کے بارے میں شکوک وشبہات تو پھیلا سکتے ہیں لیکن ان کے مقام کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ وہ بہت اونچے لوگ ہیں بڑے اونچے مقامات پر فائز ہیں۔ یہ اہل عزیمت ہیں جنہوں نے آرام طلبی اور عیش کوشی کا راستہ ٹھکرا کر یہ بلندی والا راستہ چنا ہے۔ یہ ان پر حالات کا جبر نہیں ان کا اپنا انتخاب ہے۔ آپ بتائیے! کہ کشمیر کے تعلیم یافتہ نوجوان کے لئے دنیا طلبی کا کون سا راستہ بند ہے؟

ہندوستان مراعات دینے پر آمادہ ہے

یورپی ممالک کے ویزے فراوانی سے دستیاب ہیں

اپنی تعلیمی قابلیت اور خداداد ذہانت کی بنیاد پر یہ قوم ہر میدان میں سبقت حاصل کر سکتی ہے

لیکن نہیں

انہوں نے اپنے لئے خود ابراہیمی راستہ چن لیا ہے

انہوں نے غلامی کو مسترد کر دیا ہے

ہر باطل نظام کو لا کہہ دیا ہے

اسلام اور مکمل آزادی کے علاوہ ہر نظام کو ٹھکرا دیا ہے اور اس کی خاطر آنے والی ہر تکلیف کو ابراہیمی شان کے ساتھ بخوشی قبول کر لیا ہے

اب دیکھ لیجئے گا۔ یہ وقت گذر جائے گا۔ آج کا دن کل کے لئے تاریخ بن جائے گا اور تاریخ اپنے سینے میں صرف چند قربانی دینے والوں کو یاد رکھ کر باقی سب کچھ مٹا دیتی ہے۔ تاریخ اس زمانے کے ان سارے کرداروں کو یا تو فراموش کر دے گی یا اگر یاد رکھا تو برے الفاظ سے یاد کرے گی جنہوں نے وقتی سلامتی کو عزیمت و قربانی پر ترجیح دے دی، تاویل وتلبیس کا طریقہ اپنایا، ہر آنے والی تبدیلی اور وقت کے ہر جبر کے آگے سرنگوں ہونے کی پالیسی کو ذہانت اور مصلحت قرار دے کر اپنایا۔ تاریخ اگر نہ بھلا سکی تو ملا عمر کو نہ بھلا پائے گی۔ اسامہ بن لادن کو فراموش نہ کر سکے گی۔ ان اہل عزیمت کو یاد رکھنے پر مجبور ہوگی جنہوں نے ہر جبر کو جوتے کی نوک پر رکھا اور اپنی قدامت کو ہی اپنا مایہ افتخار بنائے رکھا۔ یہ ہوا ہر زمانے میں چلتی ہے، اس کے زیر اثر اہل مصلحت معتزز ہو جاتے ہیں اور اہل عزیمت بدنام۔ لیکن تاریخ گواہ ہے وقت نے اپنا فیصلہ ہمیشہ اہل عزیمت کے حق میں سنایا اگرچہ ان کی قربانی بہت لگی۔ یہ وقت بھی گذر جائے گا اور تاریخ اپنا وہی فیصلہ سنانے پر مجبور ہوگی جو اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ سے لکھ دیا گیا ہے۔

بات قربانی کی چل رہی تھی اس کے ایک خاص پہلو کی نذر ہو گئی۔ عشرہ ذی الحجہ قربانی کا موسم ہے اور اس میں ہم سے ہمارے خالق ومالک اللہ عزوجل نے کچھ مال خرچ کر کے جانور ذبح کرنے کی قربانی مانگی ہے۔ کامیابی اسی میں ہے کہ بخوشی یہ قربانی مالک کے حضور پیش کر دی جائے۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کا عمل واجب قربانی کے ساتھ نفل قربانی پیش کرنے کا تھا۔ یعنی جتنی قربانی مانگی گئی ہے اس سے بڑھ کر پیش کی جاتی تھی۔ ہمارے لئے بھی اسوہ حسنہ یہی ہے۔ تو اپنی واجب قربانی اہتمام سے اداء کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور نفل قربانی ان لوگوں کے نام کر دیں جو زمانے کے نمرودوں کے مقابل ابراہیمی کردار کو زندہ کر رہے ہیں، یوں قربانیوں کا موسم ہمارے لئے مزید خاص بن جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اپنی واجب قربانی گھر پر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جس قدر نفل قربانیوں کی استطاعت ہو وہ الرحمت کے حوالے کر دیں، یہ بڑی اونچی جگہوں پر پہنچائی جائے گی، یہ اللہ تعالیٰ کے راستے کے غازیوں کی ضیافت ہوگی۔ محاذوں پر برسر پیکار مجاہدین انکا گوشت کھائیں گے۔ یہ شہداء کے اہل خانہ کو بھیجی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے وہ لاڈلے مہمان جو اس دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ گئے ان کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خاص ترغیب ارشاد فرمائی اور خود اسے اپنا عمل بنا کر عزت بخشی۔ یہ قربانیاں گذشتہ تقریباً بارہ سال سے بالالتزام شہداء کے مستحق گھرانوں کو پہنچا کر انہیں عید کی خوشیوں میں شریک کیا جاتا ہے۔ یہ قربانیاں درجنوں مدارس کو بھیجی جاتی ہیں جہاں دین اسلام کی تعلیم وتعلم میں مشغول طلبہ وعلماء اس ضیافت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ مراکز میں دینی خدمات کے مختلف شعبوں میں مشغول مہمان ان قربانیوں سے عید مناتے ہیں۔ غرضیکہ یہ نفل قربانی آپ کے لئے رحمتوں اور فضیلتوں کے عظیم دروازے کھول دیتی ہے اور ان کے لئے بھی جن کو ایصال ثواب کیلئے آپ یہ قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ تو پھر دیر کیسی؟ عید تو قریب آ چکی۔

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ — 13 اگست، ۲ — 27 اگست

دورہ تربیہ: ۱ — 05 اگست، ۲ — 19 اگست

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ — 12 تا 18 اگست

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر ٹینکی، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ — 26 اگست تا 01 ستمبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

فتنوں کی پہچان

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

ہم جس طرح اپنے لباس کو گندگی سے بچانے کا اہتمام کرتے ہیں، دھواں زیادہ ہو جائے تو منہ پر کپڑا لپیٹ کر اس سے بچاؤ کرتے ہیں، اسی طرح اپنے ایمان اور دین کی بچانے کے لیے ان فتنوں کو پہچاننا ضروری ہے جو ہمارے ایمان اور دین کو گندا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

ایک حدیث مبارک میں جس کے راوی حضرت حذیفہ بن یمانؓ ہیں، حضور اقدس ﷺ نے فتنہ کے دور کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، ہم جب ان نشانیوں کو پڑھتے ہیں اور پھر اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیتے ہیں تو بے انتہاء حیرت ہوتی ہے کہ اس وقت ہمارے معاشرے میں وہ سب نشانیاں ظاہر ہیں مگر ان سے بچاؤ کا کچھ خاص اہتمام نظر نہیں آتا، ان میں ملوث ہونے والوں پر ندامت اور شرمندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے اور ان فتنوں کو پھیلانے والے شب وروز اپنے کام میں مگن ہیں اور نہایت چالاکی سے یہ باور کراتے ہیں کہ وہ تو انسانیت کے بہت بڑے خدمت گزار ہیں، گویا خود تو فریب خوردہ ہیں ہی، دوسروں کو بھی اس فریب کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ لیجئے اب اس حدیث میں سے چالیس نشانیوں کو ملاحظہ فرمائیے، کہ شاید ہمارا احساس جاگ جائے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۱) لوگ نمازیں ضائع کرنے لگیں گے

یعنی نمازوں کے بارے میں سستی شروع ہو جائے، انکا اہتمام ختم ہو جائے، کثرت سے لوگ نماز کے تارک بن جائیں۔ آج دیکھ لیں مسلمانوں کی اکثریت نماز کی پابند نہیں، نمازوں کے اہتمام سے بالکل عاری ہو چکی ہے۔ العیاذ باللہ یہ بات آپ ﷺ اس وقت ارشاد فرما رہے ہیں جبکہ نماز چھوڑنا تو دور کی بات جماعت کا ترک بھی تصور سے باہر تھا۔ مسلمان جتنا بھی برا ہو، نماز چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ نماز کے ترک کو کفر اور اسلام کے درمیان حد فاصل سمجھا جاتا تھا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں اس چیز کا سوچنا بھی محال تھا، اس وقت آپ فرما رہے ہیں کہ لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں گے تو حیرانی ہوتی ہوگی ان قرن اول کے مسلمانوں کو کہ مسلمان بھی ہونگے اور پھر نمازوں کو غارت کرینگے۔ یہ کیسے ہوگا؟ لیکن آج ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ (آمین)

(۲) امانت ضائع ہونے لگے گی:

یعنی لوگ جو امانتیں ایک دوسرے کے پاس رکھوائیں گے تو ان میں خیانت ہونے لگے گی اس کا تصور بھی اس دور میں جبکہ آپؐ یہ بات ارشاد فرما رہے ہیں محال تھا، بلکہ آنحضرت ﷺ نے اس کو منافق کی علامتوں میں بیان فرمایا ہے۔

(۳) سود کھانے لگیں گے:

آج دیکھ لیں کس طرح وباء کی شکل میں سود کی لعنت نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور سودی نظام نے کس طرح معیشت کو جکڑا ہوا ہے اور کیسے ڈھٹائی سے نہ صرف یہ کہ اس کو استعمال کیا جا رہا ہے بلکہ اس کو حلال قرار دینے کیلئے باقاعدہ وکالتیں ہو رہی ہیں۔ العیاذ باللہ۔

(۴) جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں گے:

یعنی جھوٹ کو ایک فن اور بہترین سیاست سمجھا جائیگا۔ دیکھ لیں آج جو جتنا بڑا جھوٹا ہے اسکو اتنا ہی بڑا عقلمند سمجھا جاتا ہے، اتنا ہی زیادہ اسکو چالاک، ہوشیار اور کامیاب سیاستدان سمجھا جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

(۵) چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل وغارت گری کریں گے:

یعنی معمولی باتوں پر ایک دوسرے کی جانیں لیں گے اسکا بھی آج کھلے عام مشاہدہ ہو رہا ہے۔ اخبارات قتل کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر دوسروں کو راستے سے ہٹانے کی فکر میں قتل کر دیا جاتا ہے۔

(۶) اونچی اونچی عمارات اور بلڈنگیں بنائیں گے:

چاروں طرف اسکا مشاہدہ بھی عام ہے۔

(۷) دین بیچ کر دنیا جمع کریں گے:

اس کا جائزہ بھی لیں تو آپ کو ایسے علمائے سوء اور دین فروشوں کی کمی نظر نہیں آئیگی جو دنیا کی خاطر دین کا سودا کر رہے ہیں۔ اور دنیاوی مفاد میں دین بیچ رہے ہیں۔ العیاذ باللہ

(۸) قطع رحمی:

یعنی رشتہ داروں سے قطع تعلقی اور بدسلوکی عام ہو جائیگی۔

(۹) انصاف نایاب ہو جائے گا:

انصاف کے حصول کیلئے لوگ دربدر ٹھوکریں کھائیں گے لیکن کہیں بھی انکو میسر نہ ہوگا۔

(۱۰) جھوٹ سچ بن جائے گا:

آج دیکھ لیں جھوٹے پروپیگنڈے اتنے زور و شور اور مؤثر طریقے سے ہوتے ہیں کہ لوگ اس کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھ لیتے ہیں۔ پوری دنیا کے امن کو تباہ کرنے والے امن پسند اور پوری دنیا میں مار کھانے والے پٹنے والے مظلوم مسلمان دہشت گرد، کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جسے عام پروپیگنڈے کے زور پر سچ ثابت کیا جا رہا ہے۔ ملک کے اندر محبِ وطن اور مخلص لوگوں کو انتہا پسند اور بنیاد پرستی کا طعنہ دیکر ان پر عرصہ حیات تنگ اور ان کو سیکورٹی رسک قرار دیا جا رہا ہے۔ اور ملک دشمنوں اور بدخواہوں کو کھلی چھٹی ہے۔ وہ ملک کے امن اور فلاح کی علامت سمجھے جاتے ہیں، اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے جسے سچ کہا جا رہا ہے۔

(۱۱) لباس ریشم کا پہنا جائیگا۔

(۱۲) ظلم عام ہو جائیگا۔

(۱۳) طلاقوں کی کثرت ہو جائے گی۔

(۱۴) اچانک موتیں عام ہو جائیں گی:

یعنی ناگہانی اموات جن کا پہلے سے کوئی پتہ نہیں چلے گا۔ اچانک اطلاع ملے گی کہ فلاں شخص ابھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھا لیکن اب فوت ہو گیا۔

(۱۵) خائن یعنی خیانت کرنے والے کو امین سمجھا جائے گا۔

(۱۶) امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا:

یعنی امین آدمی پر تہمت لگائی جائیگی کہ یہ خائن ہے اور جو واقعی خائن ہے اسے امین سمجھا جائیگا۔

(۱۷) جھوٹے کو سچا کہا جائیگا:

(۱۸) سچے کو جھوٹا کہا جائے گا:

(۱۹) تہمت درازی عام ہو جائے گی: یعنی لوگ ایک دوسرے پر عام تہمتیں لگائیں گے۔ اور یہ ایک قسم کا مشغلہ اور وقت گزاری کا ذریعہ بن جائے گا۔

(۲۰) بارش کے باوجود گرمی ہوگی۔

(۲۱) لوگ اولاد کی خواہش کے بجائے اولاد سے کراہت کرینگے: یعنی جس طرح لوگ اولاد کے ہونے کی دعائیں کرتے ہیں اسکے بجائے لوگ یہ دعا کریں گے کہ اولاد نہ ہو اور کوشش بھی کرینگے۔ آج خاندانی منصوبہ بندی کے عنوان سے یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اور یہ نعرہ لگایا جا رہا ہے بچے دو ہی اچھے۔

(۲۲) کمینے لوگ بڑی ٹھاٹھ باٹھ اور عیش و عشرت سے زندگی گزاریں گے:

(۲۳) شرفاء کی زندگی اجیرن بنا دی جائیگی: اسکا مشاہدہ بھی گرد و پیش میں عام کیا جا سکتا ہے۔

(۲۴) امراء اور وزراء جھوٹ کے عادی بن جائیں گے: یعنی سربراہ حکومت اور اسکے وزراء اور مشراء اور اعوان وانصار جھوٹ کے عادی بن جائیں گے اور صبح وشام جھوٹ بولیں گے۔

(۲۵) امین خیانت کرنے لگیں گے۔

(۲۶) سردار اور وڈیرے ظالم ہو جائیں گے۔

(۲۷) عالم اور قاری بدکار ہونگے۔ یعنی عالم اور قاری بھی ہونگے اور ساتھ ساتھ بدکار فاسق اور فاجر بھی ہونگے۔ العیاذ باللہ۔

(۲۸) لوگ جانوروں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے۔

(۲۹) مگر ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہونگے: یعنی لوگ جانور کی کھالوں سے بنے ہوئے اعلیٰ درجے کے لباس پہنیں گے لیکن ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہونگے۔

(۳۰) اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے

(۳۱) سونا عام ہو جائے گا

(۳۲) چاندی کی مانگ بڑھ جائے گی

(۳۳) گناہ زیادہ ہو جائیں گے

(۳۴) امن کم ہو جائے گا

(۳۵) قرآن کریم کے نسخوں کو آراستہ کیا جائے گا اور اس پر خوب نقش ونگار کر کے اس کو مزین کیا جائے گا

(۳۶) مساجد میں بھی نقش ونگار اور زیب وزینت خوب کی جائے گی

(۳۷) اونچے اونچے مینار بنیں گے

(۳۸) لیکن دل ویران ہوں گے

(۳۹) شراب پی جائے گی

(۴۰) شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا۔

(دُرِ منثور: ج ۶ ص ۵۲)

سعادت مند انسان ہے وہ جس فتنوں سے بچا لیا جائے اور وہ بھی سعادت مند ہے جسے فتنوں میں مبتلا ہو جانے کے بعد توبہ کی توفیق مل جائے اور وہ حسب استطاعت خود بھی فتنوں سے بچے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش بھی کرے۔ اے کاش! کہ ہم سعادت مند بننے والوں میں شامل ہو جائیں!!

مرے حاکموں کا کمال ہے

تن کارواں جو نڈھال ہے، مرے حاکموں کا کمال ہے
یہاں دست عیش میں رہبروں کے ہوس کی تیز کدال ہے

تری سوچ میں، مری سوچ میں، یہی فرق ہے مرے مہرباں!
تجھے فکر اپنے عروج کی، مجھے سب کی فکرِ زوال ہے

مجھے حریت کی ہے آرزو، تو غلام بننے کے شوق میں
اسی رنج و غم سے ہوں مضطرب، یہی درد وجہ ملال ہے

چلیں جبر و قہر کی آندھیاں ترے عہد خاص میں اس قدر
مرے طائران فگار کی یہاں زندگی بھی محال ہے

تجھے میشکوں کی خبر نہیں جو ہیں تشنہ لب، جو ہیں جاں بلب
تجھے ہے نشاط سے واسطہ کہاں غمزدوں کا خیال ہے

ترے میکدے کے نظام میں، ہے دخیل کیوں وہ حریفِ جاں
ترے اختیار سے ساقیا، مری چشم و لب کا سوال ہے

تھا جو زندگی میں جہاد تو ترے زیر دست تھا اک جہاں
چھنی تیرے ہاتھ سے تیغ تو یہ ستمگروں کی ہی چال ہے

تھا جو فقر و زہد تو ہر جگہ ترا رعب تھا تری بات تھی
تو جو آج رسوا ہے اس قدر، وجہ اس کی یہ زر و مال ہے

ہو گلہ کسی سے تو کس لئے؟ کہ سبب خدا سے ہے سرکشی
یہ جو آج انور زوال ہے تری معصیت کا وبال ہے

پروفیسر انور جمیل

گائے کے پتر

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

سرینگر کے ہسپتال زخمیوں سے بھر چکے ہیں... ایک بیڈ پر دو، دو، تین، تین زخمی، صرف 48 دنوں میں سات ہزار کے لگ بھگ زخمی... زخمی بھی ایسے کہ کسی کے پیٹ میں گولی لگی ہے، کسی کی کمر پہ گولیاں لگی ہیں... کسی کے بازو اور سر پر گہرے زخم آئے ہوئے ہیں... اور کسی کا سینہ ہی گولیوں سے چھلنی ہے... زخمیوں میں اسی سال کے بوڑھوں سے لیکر 8 برس کے بچے سب شامل ہیں... زخمیوں میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ عفت مآب کشمیری خواتین بھی شامل ہیں... بھارتی فوج کشمیر کی نسلوں کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے...

کشمیر میں 48 روز سے کرفیو لگا ہوا ہے... کرفیو کی وجہ سے زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی، گھروں سے کھانے پینے کی اشیاء ختم ہو چکی ہیں... کشمیر کے معصوم بچے دودھ کی ایک ایک بوند کے لئے بلک رہے ہیں... بلکتے بچوں کو دیکھ کر ان کی مائیں تڑپ رہی ہیں... بھوک کی شدت کی وجہ سے بہنیں اپنے بھائیوں کی دیکھتی آنکھوں کے سامنے مرجھا رہی ہیں... بھارتی فوج نے گھروں کو قید خانوں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے...

کسی کو گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں دی جا رہی... بھارتی فوج نے درندگی کی انتہاء کرتے ہوئے پیلٹ گن کا استعمال کر کے ساڑھے چار سو سے زائد کشمیری بچوں اور عورتوں کو ان آنکھوں میں چھرے لگنے کی وجہ سے زخمی کر دیا ہے، جن میں سے درجنوں نابینا ہو چکے ہیں...

کشمیر کے مسلمانوں کے گھروں میں چھاپے مارے جا رہے ہیں... چھاپوں کے دوران بھارتی فوج کے غنڈے اہل خانہ سے ایسی ایسی بدتمیزیاں اور شیطانی حرکتیں کرتے ہیں کہ جن کو لکھتے ہوئے قلم بھی شرمسار ہو جاتے...

کشمیر کے پہاڑ خون اگل رہے ہیں... کشمیر کی وادیاں، اپنے پیاروں کے جنازے دیکھ کر سوگوار ہیں... کشمیر کے چنار اپنے بچوں کے زخموں کو دیکھ کر اداس ہیں...

روش، روش ...... چمن چمن
یہاں لہو ...... وہاں لہو
بتاؤں کیا ...... یہ حادثہ
کہاں، کہاں ...... گزر گیا

کشمیر میں بہنوں کی ردائیں خون آلود ہو رہی ہیں... ماؤں کے دوپٹے کھینچے جا رہے ہیں... جوانوں کو گولیوں سے چھلنی کیا جا رہا ہے، کشمیر کے بوڑھے اپنے بچوں کے لاشے اٹھا کر بھی... گرجتے ہیں، "آزادی" "آزادی"

"بیٹی" اپنے بابا کے لاشے سے لپٹ کر بھی صدا دیتی ہے "آزادی" دولہن اپنے مجازی خدا کے جسم کے ٹکڑوں کو دیکھ کر بھی دُہائی دیتی ہے "آزادی" آزادی، آزادی، آزادی، ہے حق ہمارا آزادی... ہم چھین کے لیں گے آزادی...

خزاں کے پہلو میں توڑتی دم
حسیں بہاروں کو میں نے دیکھا
تڑپتے بچوں کو میں نے دیکھا
سسکتی ماؤں کی گودیوں میں

یہ "آزادی" کیسی عظیم نعمت ہے کہ جس کے لئے مائیں اپنے جگر گوشے قربان کر دیتی ہیں... اس "آزادی" میں کیسی مٹھاس ہے کہ جس کے لئے بہنیں اپنے بھائیوں کے خون آلود لاشے فخر سے اٹھاتی ہیں... کشمیری قوم بھارت سے یا دنیا سے سونا، چاندی نہیں مانگ رہی... ہیرے جواہرات نہیں مانگ رہی... بلکہ کشمیری قوم آزادی مانگ رہی ہے... "آزادی" "آزادی"... آزادی بھی زکوٰۃ یا خیرات میں نہیں... بلکہ سروں کی لہلہاتی ہوئی فصل کٹوا کر... خون کی ندیاں بہا کر... چادر عصمت کو تار تار کروا کر... ہندو دہشت گرد فوج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر "آزادی" حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے... جبکہ دوسری طرف بھارت کا بدنام دہشت گرد وزیراعظم نریندر مودی بلوچستان، آزاد کشمیر اور گلگت کی بات کر رہا ہے، کیوں، کیوں، آخر کیوں؟

کیا گائے کو ماتا قرار دیکر اس کا پیشاب پینے والا بدنام زمانہ دہشت گرد مودی اور اس کی مشرک فوج راتوں رات بہت بہادر ہو چکی ہے؟ یا پھر پاکستانی وزیراعظم کے گوڈوں، گٹوں پر ورم آ چکے ہیں؟ "مشرک" اور بہادری دو متضاد چیزیں ہیں... ہاں البتہ ہمارے حکمرانوں، سیاست دانوں اور میڈیا کے پنڈتوں کے گوڈوں، گٹوں پر بھارتی دباؤ ضرور پڑ چکا ہے

بھارت کے سامنے مسلسل معذرت خواہانہ طرز عمل کی وجہ سے ہمیں یہ دن بھی دیکھنا پڑے کہ نریندر مودی جیسا ہٹیا، خبیث اور لعنتی منہ، منتھے بغیر ہی ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے... آنکھیں دکھا رہا ہے، کیا اب بھی حکمران، سیاست دان اور میڈیا جہاد مقدس کی عبادت سے انکاری رہے گا؟ کیا ابھی بھی جہاد وقتال والی عبادت کی فیوض وبرکات اور ثمرات سمجھ میں نہیں آ رہے؟

اب بھارتی ریاست جھارکھنڈ کے شدت پسند ہندو وزیراعلیٰ کو پڑھ لیجئے... جھارکھنڈ کا وزیراعلیٰ رگھو برداس کہتا ہے کہ "جو شخص بھارت کو اپنا ملک تصور کرتا ہے... اسے گائے کو اپنی ماں کے طور پر دیکھنا چاہئے" شیطان رگھو داس کو کوئی بتائے کہ جیسے کھوتی دے پتر کو کھوتا کہتے ہیں، کتیا دے پتر کو کتا کہتے ہیں، ایسے ہی گائے کے پتر کو "وچھا" کہا جاتا ہے... انڈیا کے شدت پسند ہندو تو اتنے پلید، ناپاک، نجس، دجال، لعنتی، کمینے اور شیطان سے بڑے جہنمی ہیں کہ انہیں اگر "وچھا" کہا گیا... تو حقیقی "گائیاں" اور "وچھے" جانور ہونے کے باوجود احتجاجی "دھرنے" پہ چلے جائیں گے...

مودی نے بلوچستان میں مداخلت کا جو اعتراف کیا ہے، اس پر شور کرنے کی بجائے... حکمرانوں کے گوڈوں گٹوں کا سانس بحال کرنا چاہئے، جس دن حکمرانوں کے گوڈے مضبوط ہو گئے... وہ دن گائے کے پتروں کی شکست کا دن ہوگا...

اسلامی تعاون تنظیم کے سیکرٹری جنرل ایاد امین مدنی نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "دنیا مقبوضہ کشمیر میں تشدد کے خلاف آواز اٹھائے... کشمیر بھارت کا اندرونی معاملہ نہیں" او آئی سی کے سیکرٹری جنرل کا یہ بیان خوش آئند ہے... لیکن اسے بیان کی حد تک محدود نہیں رہنا چاہئے اگر بھارت کشمیر میں ظلم وستم سے باز نہیں آتا... کشمیر کے مسلمانوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت نہیں دیتا تو او آئی سی کو بھارت کے خلاف مزید سخت عملی اقدامات اٹھانے سے گریز نہیں کرنا چاہئے...

☆......☆......☆

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (18.08.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ایک ہے.. اللہ احد، اللہ الصمد. آج کی ڈاک میں ایک خط تھا. لکھا ہے "اللہ احد" کے مضمون اور ورد سے بہت فائدہ ہوا.. جب اعمال میں سستی اور غفلت ہونے لگتی ہے تو یہ ورد کام آتا ہے.. اللہ احد، اللہ احد، اللہ احد.. ہاں بھائی بڑا اونچا ورد ہے.. خالص قرآنی.. اور ساتھ "بلالی" بھی.. حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنے مشرک آقا اُمیہ کا تشدد جھیلتے ہوئے فرمایا کرتے تھے احد، احد.. بے شک اللہ احد.. بلالؓ کے اس نعرے نے اُمیہ کو کمزور اور بلالؓ کو طاقتور بنا دیا.. اور ایک دن وہ آیا جب حضرات صحابہ کرام.. حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اُمیہ کے قتل پر مبارکبادیں دے رہے تھے.. روایت بخاری شریف میں موجود ہے.. اور یہ کوٹ بھلوال جیل میں ہمارا بخاری کا آخری سبق تھا.. آج کشمیر میں پھر وہی بلال اور اُمیہ والی کہانی ہے.. تشدد ہے اور اَحد اَحد کے نعرے.. اختتام ان شاء اللہ مبارک ہوگا.. مودی جو خود سر سے پاؤں تک دہشت اور غلاظت کا پتلا ہے وہ دھمکیاں دے رہا ہے.. اس کی دھمکیوں میں اس کا خوف واضح نظر آ رہا ہے..

آج مغرب سے جمعہ شریف آ رہے ہیں.. درود وسلام کا عمل موت کے وقت بڑا فائدہ دیتا ہے.. بڑا فائدہ.. ایسے ایسے واقعات ہوئے کہ ان کو پڑھ کر دل جھومتا ہے.. اور سخت مجبوری اور تھکاوٹ میں بھی درود وسلام کا عمل چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا.. بھائیو اور بہنو! درود وسلام بڑی نعمت ہے، بڑی نعمت!......

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ